جادوگر

یا

جادو نظر

CHECKED

ایک بیکس بچی کی تکلیف۔ تماشہ گاہ کی سیر۔ [illegible] ناخوشگوار نتائج

[illegible] اور جادو بھری آنکھیں [illegible]

[illegible] کا انکشاف [illegible]

[illegible] عاشق و معشوق کا [illegible]

[illegible]

جسکو

منشی احمد الدین صاحب بی اے نے

فصیح و دلکش اردو زبان کے قالب میں ڈھالا

اور

حکیم رام کشن [illegible] تاجر کتب [illegible] نے شائع کیا

لوہاری دروازہ لاہور

[illegible] میں

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا

عجیب کتب

مکمل علاج اسپان با تصویر: اگر آپ
گھوڑوں کی سواری کا مزہ لوٹنا چاہتے ہیں اور
اپنے گھر میں گھوڑے رکھنا اعلیٰ شان سمجھتے ہیں
تو ضرور اس نایاب تحفہ کتاب ہذا کو خرید کر
اپنے پاس رکھیں۔ یہ ایک ہی کتاب ہے جس کی
تعریف میں ہی ایک علیحدہ کتاب بنائی جائے
تو ممکن ہے۔ اسمیں معلومات خرید و فروخت اسپان
شناخت۔ عمر و تند مزاجی گھوڑے کو چلانا۔
ہدایات متعلقہ شہسواری و علامات صحت و
بیماری۔ معہ تشخیص۔ تمام اندرونی بیرونی امراض
کے اسباب۔ علامات مشرح طور پر درج ہیں۔
حوادث و صدمات ناگہانی شناخت اور علاج
غرضیکہ گھوڑوں کے متعلق تمام گر بالتشریح درج
کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا خریدنا گویا ایک
چابک سوار یا سوداگر اسپان کا دماغ خرید لینا
ہے کسی کا بھی محتاج ہونا نہیں پڑتا۔ قیمت ۲ روپیہ

ہر فن مولا: یہ کتاب روپیہ بنانیکی مشین ہے۔
ہر فن مولا کا جسقدر شہرہ ہوا ہے۔ کہ اسکا کوئی
نمبر ایسا نہیں۔ کہ جس سے انسان اپنی روزی
نہ کما سکتا ہو۔ اسمیں مشہور و معروف نسخہ جات بیلا
بھی لکھا گیا ہے۔ فہرست ہزاروں ترکیبوں جن میں سے

چند حسب ذیل ہیں: بال عمر بھر سیاہ نہ ہونے
مجرب نسخہ بال اڑانیکا اصلی ولایتی صابون
بال اڑانیکا پوڈر۔ عرق۔ پانچ منٹ میں بال
سیاہ کرنیکا نسخہ۔ ربڑ کی مہریں۔ کھانے پکانے
کی ترکیبیں۔ اچار۔ مربہ۔ چٹنیاں۔ ربڑ کی اشیاء
وغیرہ۔ دیسی و انگریزی صابون۔ موم کی
موم بتیاں۔ بیسیوں قسم کی سیاہی۔ پریس
کرنے کی وغیرہ۔ ریشم و کپڑا رنگنا۔ عطر و روح
لیمونیڈ۔ خوشبودار تیل۔ اور نقلی جواہرات
وغیرہ وغیرہ بنانا۔ غرضیکہ ہزاروں ترکیبیں
درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ روپیہ

سونیکا بٹیرا: یعنی ہر فن مولا حصہ دوم
یہ عجیب و غریب اور مفید عالم کتاب ہے جسمیں
جاپان کی بہت سی صنعتوں کے مکمل بیان
علاوہ جو جاپانی زبان سے ترجمہ کی گئیں
انگریزی کتابوں سے مدد لیکر یورپ کی نئی
صنعتوں کا مکمل بیان کیا گیا ہے اور علاوہ
اسمیں ہندوستان کی اُن بیشمار صنعتوں کا
کاریگروں سے دریافت کر کے درج کیا
جنکو آجکل مردہ صنعت خیال کیا جاتا
اس نادر و لاثانی کتاب کی قیمت ۲ روپیہ

حکیم رام کشن بک مرچنٹ کٹڑہ تار کشان اندرون لوہاری دروازہ

جادو نظر

تمہید

عفا

چاندنی

پیشتر اس کے کہ میں اپنی زندگی کے عجیب و غریب واقعات قلمبند کروں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بچپن کے حالات پر سرسری نظر ڈالی جائے۔ مجھے مکتب کے زمانہ سے پیشتر کے واقعات کا یونہی سا خیال ہے۔ اس مکتب کا مہتمم ایک پادری ادیدیہ پوائٹر تھا اور اس مکتب میں قریباً نصف درجن لڑکے پڑھتے تھے

بظاہر یہ پادری زہد و اتقا کا بہت پابند تھا لیکن اس کی شکل و صورت کچھ ایسی تھی کہ دیکھنے والے کو اس کے زہد اور پارسائی کا خیال ہوتا۔ مجھے بچپن کے زمانہ میں حیرت ہوا کرتی تھی کہ یہ شخص جو علم کے ابتدائی اصولوں سے بھی واقفیت نہیں رکھتا۔ معلم کس طرح ہو گیا اور لڑکوں کے والدین اور

دوستوں کو اپنے بچے اس شخص کے سپرد کرنے کو رغبت کس طرح ہوتی ہے۔ اصل میں یہ شخص کفش دوز تھا اور اس کے کھردرے ہاتھوں پر کفش دوزی کے نشانات موجود تھے۔ اس کا سر گولی کی طرح تھا اور اس پر موٹے موٹے سیاہ بال تھے۔ اس کی پیشانی تنگ تھی۔ اور باوجودیکہ وہ بالوں کو کنگھی کے ذریعہ پیچھے ہٹایا کرتا تھا مگر وہ بار بار ماتھے پر گرتے تھے۔

اسکے آبرو گچھے دار اور آنکھیں سانپ کیطرح چھوٹی چھوٹی تھیں ناک لمبی اور چپٹی تھی۔ منہ بڑا سا۔ لب موٹے موٹے۔ اور صورت بہت مکروہ ہوتی تھی۔ اسکا قد بہت چھوٹا۔ گردن بیل سی۔ بازو بہت لمبے پاؤں پھاوڑے سے اور ٹانگیں بہت بے ڈھب تھیں۔ اور یہ پوسٹر رنڈوا تھا۔ اور اسکی ایک اکلوتی بیٹی تھی۔ اس عورت کی شکل و صورت مابعد کے خوفناک واقعات کی وجہ سے میرے لوح دماغ پر اس طرح منقش ہو گئی ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ ابتدا میں اس کی صورت کیسی تھی میں نے جب اسکو اول اول دیکھا اس کی عمر پندرہ سولہ سال تھی اور میری عمر چودہ سال کے قریب ہو گی۔ اس کے والد اور اس کی صورت میں ذرا مشابہت نہ تھی۔ وہ دراز قد لاغر تھی اسکے بال سرخ اور چمکدار تھے۔ اس کا رنگ زرد۔ آنکھیں بہت بڑی بڑی۔ خط و خال نازک تھے۔ یہ عورت اپنے والد کے شاگردوں کو پڑھایا کرتی تھی اس مکتب میں ہم کو ابتدا کی کتابیں پڑھائی جاتی تھی۔ اور جغرافیہ بھی شد بود پڑھایا جاتا تھا۔ گو ہم کو مفید کتب کم پڑھائی جاتی تھیں۔ مگر مذہبی تعلیم میں بہت کوشش ہوتی تھی۔ ہمکو ہر روز کتاب مقدس کی تلاوت کرنی پڑتی اور راگ گانے پڑتے تھے۔ اتوار کو ہم تین مرتبہ گرجا جاتے تھے۔ اور ہفتہ کے اور دنوں میں بھی پادری صاحب ایک گھنٹہ سے کم وقت میں خطبہ ختم نہ کرتے تھے:

میرے سوا پانچ لڑکے اور تھے۔ کسی کو اپنے والدین کا حال معلوم نہ تھا کسی کی خالہ۔ کسی کی چچی اور دادی تھی۔ مگر یہ نہ سنا کہ کسی کا ماں باپ

بھی ہے۔ بلکہ ایک لڑکے نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ ہمارا کوئی ماں باپ نہیں۔ لیکن دوسرے لڑکے اس بات پہ یقین نہ کرتے تھے

مسٹر لوریٹراں لڑکوں کو جن کے والدین ہوتے تھے۔ اپنے مدرسے میں داخل نہ کرتا تھا۔ وہ لڑکوں کی تعلیم پر بہت زور دیتا تھا اور مدرسے میں چھٹی کبھی نہ ہوتی تھی۔ ہماری زندگی میں کسی قسم کی دلچسپی نہ تھی میں اپنی زندگی کے تفصیلی واقعات بیان نہ کروں گا البتہ اشخاص اور واقعات کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جنہوں نے میری آیندہ زندگی پہ اثر ڈالا۔

مدرسے کے ملحق پادری صاحب کا مکان تھا۔ اور تھوڑے سے فاصلہ پر گرجا تھا۔ یہ مکان پرانی طرز پہ بنا تھا۔ مگر عمدہ نفیس تھا۔ اس کا بڑا دروازہ محرابدار تھا۔ اور کمروں میں بڑی بڑی کھڑکیاں لگی تھیں۔ مکان کے مقابل اور عقب میں باغ تھا۔ باغ کے چاروں طرف بلند دیوار تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی باہر کی طرف سڑک تھی۔ اس مکان کا کرایہ بہت تھوڑا تھا۔ مدرسے میں جو لڑکے رہتے تھے۔ ان کی نگرانی کے معاوضہ میں مسٹر لوریٹر کو معقول رقم ملتی تھی۔ اس کے گرجے میں جو بڑی سینٹ اینڈ منسٹر میں واقع تھا۔ کے تمام مزدور زن آتے تھے۔ اور ایک لیڈی مسز ہوسفریز بھی نماز میں شریک ہوتی تھیں۔ جو اس مکان کی مالک تھی جس میں مسٹر لوریٹر کا مکتب اور مسکن تھا۔

کچھ عرصہ بعد مکتب میں تغیر شروع ہوا۔ بعض لڑکوں کو ان کے ولی یا سرپرست لے جاتے تھے۔ اور ان کی جگہ اور لڑکے آتے تھے۔ لیکن سوائے ایک لڑکے کے ہم کو معلوم نہ تھا۔ کہ جو لڑکے مدرسے جاتے تھے وہ کدھر گئے۔

اس لڑکے کا نام جوشیا لگ تھا جس کو مسٹر لوریٹر کے قصبہ میں ایک چھاپے خانہ میں ملازم کروایا تھا۔ میں نہ جانتا تھا۔ کہ لگ کے میں جانے سے میری زندگی پر نمایاں اور اہم اثر ہوگا۔

مکان کی دوسری منزل پر ایک کمرہ تھا جس میں تین چار پائیوں پر ہم چھ لڑکے سویا کرتے تھے۔ ٹک اور میں ایک چارپائی پر سویا کرتے تھے۔ اور ہم چار غار تھے۔ وہ بہت دلیر اور بہادر لڑکا تھا۔ اس نے رخصت کی رات کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ میں کسی روز رات کو تمہاری ملاقات کرنے آؤنگا اور نکلو نمی زندگی کے حالات بتاؤں گا۔

اس نے کہا کہ میں باغ کی دیوار پر سہولیت سے چڑھ سکتا ہوں۔ پس اگر رات کو تمہاری کھڑکی کے پاس پتھر اینٹ گرنے کی آواز آئے سمجھ لینا کہ میں ہوں۔

چھ ماہ گذر گئے اور ہم نے ٹک کی کچھ خبر نہ سنی۔ ہم سوتے تھے۔ تو اکثر اسکا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور حیران تھے۔ کہ وہ کیا کرتا ہوگا۔ اور آیا ہمارے سے ملاقات کرنے آئیگا۔ وہ ایک دو مرتبہ گرجا میں آیا۔ لیکن مسٹر لوپر ٹر نے ہم کو اپنے ہم مکتب سے گفتگو کرنے کی ممانعت کر رکھی تھی۔

۱۸۔ اکتوبر کو رات ہمارے کمرے کی کھڑکی میں ایک کنکر لگا۔ اسوقت ۹ بجے تھے۔ اور ہم سونے کی تیاری کر رہے تھے۔ پھر دوسرا کنکر گرا۔ تو کمرے کے تمام لڑکے کہنے لگے کیا یہ ٹک ہی ہے۔

کھڑکی کھولی گئی تو دیکھا کہ باغ میں چاندنی میں ٹک کھڑا ہے۔ ہمارے کمرے کے ساتھ ہی ناشپاتی کا ایک درخت تھا۔ اسکی شاخیں کیلوں کے ذریعے دیوار سے لگائی گئی تھیں۔ اور معمولی وزن سہار سکتی تھیں ٹک اس درخت پر گلہری کی طرح تڑت پھرت چڑھنے لگا۔ اور آخر ایک شاخ کے ذریعے کمرے میں چلا آیا۔ ہم سب اس کے گرد جمع ہو گئے۔

مسٹر لوپرٹر اور اسکی لڑکی جو مکان کے مخالف کی طرف رہتے تھے۔ اس کے آنے کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ ہم اسکو کسی اور دنیا کا باشندہ تصور کر رہے تھے اور دراصل بات بھی یہ تھی کہ ہمارا بیرونی دنیا سے کو تعلق نہ تھا۔

ٹک کی شکل میں بہت تغیر پیدا ہو گیا تھا۔ ہم سب گنگ ملاحظہ ہوتے تھے۔

اور جب ہم گرجا میں جایا کرتے تھے۔ دنیا دار لوگ کے بقول مسٹر پورٹر ہم کو تمسخر کیا کرتے تھے۔ مگر گک کی شکل معمولی لڑکوں کی تھی۔ تو اس کے کپڑے نفیس نہ تھے۔ ہم اس سے اس کی نئی زندگی کے متعلق طرح طرح کے سوال کرتے تھے۔ اس نے ہمارے تمام سوالوں کا آزادانہ جواب دیا۔ مگر بہت باتیں جھوٹ موٹ کہہ دیں۔

گک۔ لڑکو کیا تم بتا سکتے ہو آج رات میں یہاں کیوں آیا ہوں"؟

ہم سب۔ ہمارے سے ملاقات کرنے۔

گک۔ بیشک۔ لیکن میں تم کو اپنی دلچسپ زندگی کے حالات کبھی نہ سناؤں گا۔ تاوقتیکہ مجھے ان باتوں کے دکھا دینے کے وسائل نہ حاصل ہوتے۔

ہم سب۔ وہ کیا بات ہے۔ تمہاری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔

پھر اس نے تماشہ گاہ کے حالات نہایت مبالغہ آمیز پیرایہ میں سنانے شروع کئے۔ اور کہنے لگا کہ جس پرنٹر کے پاس میں ملازم ہوں وہ تماشے والوں کے اشتہار چھاپتا ہے۔ اور میں اشتہاروں کے پروف لینے جاتا ہوں۔ اور تماشہ گاہ کے تمام حالات دیکھ آتا ہوں۔ کبھی کبھی تماشہ گاہ کا کھیل دیکھنے کا ٹکٹ بھی مل جاتا ہے۔ آج رات میرے پاس دو ٹکٹ ہیں۔ ایک ٹکٹ میں تم کو دے دونگا۔

ہم۔ قرعہ اندازی سے فیصلہ کر لیں گے کہ تمہارے میں سے کون جائے۔ پورٹر یہ خیال کرے گا کہ تم سوئے ہوئے ہو۔ تم اس درخت پر سے اتر باغ کی دیوار پھاند دوڑ دو۔ اور تماشہ گاہ پہنچ جاؤ۔

ہم نے تماشہ گاہ کا نام مسٹر پورٹر سے سنا تھا۔ جس نے کہا تھا کہ یہ شیطان کا گھر ہے۔ اور ہم نے گک کو یہ بات یاد دلائی۔

گک۔ تم بھی عجیب آدمی ہو کہ اس ریاکار کی باتوں پر یقین کرتے ہو۔ تماشہ گاہ دنیا میں نہایت دل خوش کن اور دلچسپ و دلکش مقام ہے۔ شیطان کا گھر نہیں فرشتوں کا گھر ہے۔ یا فردوس بریں وہاں حور سی حسین عورتیں نظر آتی ہیں۔ جس نے مسٹر پورٹر کی سرخ سرخ آنکھیں

دیکھی ہوں۔ اسکو ان پریزادوں کی دلفریب آنکھیں دیکھکر عجب لطف حاصل ہوتا ہے۔

ہم مسٹر لوریٹر سے بہت ڈرتے تھے لیکن کک نے ہم کو ایسے سنہر باغ دکھلائے کہ ہم سب نے اسکی تجویز منظور کر لی۔ اس نے ایک شلنگ اپنی جیب سے نکالا اور قرعہ اندازی کے لئے اس کو زمین پر پھینک دیا۔ قسمت سے میری یادرہی لیجئے نگاہ کی ٹکٹ میرے حصے میں آئی۔ میں ہر چند چاہتا تھا۔ کہ وہاں نہ جاؤں۔ مگر کک نے مجھے اس بات پر راضی کر لیا کہ جس رات کھڑکی سے کنکر گرے فی الفور درخت پر سے اتر باغ کی دیوار پھاند کر چلے آؤ ہم شہر بزی کے شاہی تماشہ گاہ میں چلیں گے۔

دس بجے کو کک کہنے لگا "اب میرے جانے کا وقت ہے ہم صبح کے روز تماشہ گاہ میں جائینگے۔ آج بدھ ہے۔ لو اب میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے کک ہم سب سے مصافحہ کر کے کھڑکی سے نکل درخت پر چڑھ زمین پر جا گرا۔ اور یہ جا وہ جا باغ سے نکل گیا۔

جمعہ کی رات آئی۔ اس روز نہ معلوم کیا وجہ تھی مسٹر لوریٹر ہم کو آٹھ بجے پہلے کمرے میں چھوڑ چلا گیا۔ لیکن ہم نے کپڑے نہ اتارے۔ چراغ گل کر دیا۔ اور کھڑکی کھول باغ کیطرف دیکھنے لگے ہم انتظار کی وجہ سے اس قدر بے چین تھے۔ کہ ایک دوسرے کی بات نہ کر سکتے تھے۔

اس حالت میں کھڑکی سے ایک پتھر آ گرا۔ ہم سمجھ گئے کہ کک آیا ہے میں نے باہر جھانکا تو وہ آہستہ سے کہنے لگا "دو آ دیا میں۔ بہت اچھا۔ مارے خوف کے میرے ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں مگر میں جوں توں کر کے درخت سے اترا۔

اگر مجھے زمانہ مستقبل کے حالات معلوم ہوتے اور اپنے اس فعل کے نتائج معلوم ہوتے تو میرے خیالات کچھ اور ہوتے۔

شاید ناظرین یہ خیال کریں کہ جو شاید کک کی سازش کا ہمارے ایسے

مجھے لڑکوں میں مخفی رہنا ممکن نہ تھا۔ اور مسٹر پورٹر کو ضرور خبر ہو جاتی۔ لیکن اس راز کے منکشف نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر پورٹر اور اس کی بیٹی ہمارے سے بالکل دلچسپی نہ لیتے تھے۔ وہ کسی لڑکے کی رعایت نہ کرتے تھے۔ انکے ہاں خوشامد کی دال نہ گلتی تھی۔ چنانچہ ہمارے درمیان۔ ایک طرح کی ہمدردی پیدا ہو گئی تھی۔ اور ہم اپنا راز ظاہر کرنا چاہتے تھے جب میں زمین پر پہنچا تو بوجہ خوف کے بیہوش سا ہو گیا۔ اور ٹک کو چند منٹ تک سہارا دینا پڑا۔ آخر میں نے حوصلہ کیا۔ اور دیوار پر چڑھ گیا۔ ٹک میرے سے پہلے اتر گیا تھا ہم دونوں شہر ہی کی طرف بہت جلد روانہ ہو گئے ؛

راستہ میں ٹک لگاتار باتیں کرتا چلا جاتا تھا لیکن میں اپنے خیالات میں محو تھا۔ اور میں نے اس کی باتوں کا چنداں خیال نہ کیا۔ جب وہ کہنے لگا ہم پہنچ گئے ہیں میں نے چونک کر دیکھا تو ایک تاریک منظر مکان نذر آیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ مکان کیسا ہے۔ اس نے جواب دیا اور یہ روشنی کا محل ہے۔ اس نے ایک شخص کو اپنا اور میرا ٹکٹ دے دیا اور ہم مکان کے اندر داخل ہوئے۔ چاروں طرف لمپ اور جھاڑ فانوس آویزاں تھے۔ اور مکان کے بقعہ نور بن رہا تھا۔ بیشک یہ روشنی کا محل کہلانے کا مستحق تھا؛

اس روز شیکسپیر کا ناٹک رومیو اور جولیٹ ہو رہا تھا۔ گو ہم دیر سے پہنچے۔ لیکن ناٹک کا اکثر حصہ دیکھا۔ تعجب ہے۔ کہ مجھے اول ہی اول عشق کی نہایت دردانگیز داستان سننے کا اتفاق ہوا۔ بعض اوقات خیالی اور واقعی دنیا کے واقعات عجیب وغریب طور پر یکجا نظر آتے ہیں۔ اس دیہاتی تماشہ گاہ میں میری آنکھیں کھلیں۔ اور دنیا کے عجیب وغریب واقعات کی خبر ہوئی۔ مشہور آفاق ناٹک نویس کی شاعری اور دلکش کھیل سے مجھے نہایت خوشی ہوئی۔ جب ناٹک کے عاشق ومعشوق رازونیاز کی باتیں کرتے تھے تو میرے دل میں عجیب ولولے پیدا ہوتے

تھے۔ جب عاشق و معشوق ایک دوسرے سے بغلگیر جان بحق ہونے میں سچ مچ رونے لگا۔ میں اس واقعہ کو سچا خیال کرتا تھا۔ بالکل مجھے انکی دردانگیز موت سے نہایت قلق ہوا۔ مجھے دنیا و مافیہا کی بالکل خبر نہ تھی۔ میں ناٹک نویس کی عجیب و غریب خیالی دنیا کی سیر کر رہا تھا۔

جب ناٹک ختم ہوا۔ میں نے شکر گذاری کے طور پر لک کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اسکو بہت فیاض خیال کرتا تھا۔ گو میری نظروں میں یہ ناٹک نہایت عجیب معلوم ہوا تھا۔ مگر شہروں کے لڑکے ایسی باتوں کا بالکل معمولی خیال کرتے ہیں۔ اور لک اس امر کو بخوبی جانتا تھا۔

میں اب تماشہ گاہ سے جاتا اور جو واقعات دیکھے تھے انپر غور کرتا جاتا تھا۔ لک نے آئندہ شب کا اشتہار لینا تھا۔ وہ اشتہار کا پروف لیکر آیا اور کہنے لگا۔

سیلاس دیکھو۔ میں تمہارے ساتھ واپس نہیں جا سکتا۔ میرا مالک خود یہاں آیا ہوا ہے۔ مجھے یہ حال معلوم نہ تھا۔ میں تم کو راستہ بتا دیتا ہوں۔ اور تم خود واپس چلے جانا۔

وہ میرے ہمراہ بازار میں آیا اور راستہ بتا کر چلدیا۔ میں بازار میں تنہا رہ گیا۔ تو بہت پریشان ہوا۔ کیونکہ مجھے پہلے اکیلے چلنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ اور میں شہر کے بیرونی حصہ میں تھا۔ چاندنی خوب نکھری تھی۔ مطلع پر بادل کا نام تک نہ تھا۔ مجھے راستہ کا جو لک نے بتایا تھا۔ کچھ خیال نہ تھا۔ آخر اضطراب کی حالت میں چل پڑا۔ راستہ میں مجھے رومیو اور جولیٹ کے تماشے کے خواب آتے تھے۔

میں اسی حالت میں چلا جا رہا تھا۔ کہ ایک کتا بھونکا۔ اس سے میں چونک اٹھا۔ جب ادھر ادھر دیکھا زمانہ وسطی کی عمارات نظر آئیں۔ ان میں اکثر منہدم تھیں۔ بعدازاں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سینٹ ایڈمنڈ کا قبرستان تھا۔ میں ایک قدیم طرز کے برج کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

اور چاند کی روشنی میں اس کے مکانات کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔
اس وقت مجھے کپڑے کے سراسراہٹ اور تنفس کی آواز سنائی دی۔
میں خوف سے دم بخود کھڑا رہا۔ برج کی ایک دیوار سے روشنی نکل رہی تھی۔ مجھے ایک حسین ماہ جبین لڑکی کا سر اور منہ نظر آیا۔ مگر اس کا رنگ فق تھا۔ جس سے مجھے شبہ ہوا کہ یہ سنگ مرمر کا بت ہے۔ مگر اسکے لبوں کی جنبش۔ آنکھوں کی چمک اور سنہری بالوں سے مجھے خیال ہوا کہ یہ لڑکی ہے۔ اس حالت میں میں اس لڑکی کو دیکھکر بہت حیران اور خائف ہوا میں اس شخص کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا جس پر جادو کا اثر ہو۔ مگر اس لڑکی نے مہر سکوت کو توڑا۔ وہ میری طرف بڑھی۔ میرے بازو پر اپنا سفید ننھا سا ہاتھ رکھدیا۔ اس کے مس کرتے ہی میرے تمام بدن پر برقی اثر پیدا ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لڑکی انسان زاد ہے۔
لڑکی (منت کرتی ہوئی) تم مجھے ایذا نہ پہنچاؤ گے۔
اس لڑکی کی عمر میرے برابر تھی۔ اور میرے جتنا ہی قد تھا۔ اس نے ایک سیاہ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس خط و خال اس قدر نازک تھے کہ وہ موم کی گڑیا معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آنکھیں بہت عجیب تھیں۔ میں نے اس سے پہلے یا بعد میں اس قسم کی آنکھیں کبھی نہیں دیکھیں۔
میں۔ تمکو ایذا نہ پہنچاؤنگا۔
لڑکی۔ (میری آواز سے مطمئن ہو کر) تم مجھے لنڈن کی سڑک بتا سکتے ہو
میں۔ مجھے معلوم نہیں میں خود رستہ بھول گیا ہوں۔
لڑکی۔ تم کہاں جانا چاہتے ہو۔
میں۔ میں بیت العلم کے گرجا میں جانا چاہتا ہوں۔
لڑکی۔ کیا تم اس گرجا کے حالات سے واقف ہو۔
میں۔ مسٹر اورٹر میرا استاد ہے۔ تم اس کو بتاؤ گی کہ تم نے مجھے یہاں دیکھا تھا
لڑکی۔ تعجب ہے ہماری یہاں ملاقات ہوئی ہے۔ میں تمکو رستہ بتا سکتی ہوں میں تم کو وہاں لیجاؤں لیکن مجھے حوصلہ نہیں پڑتا۔ اچھا دیکھو تو سڑک پر کوئی

آدمی تو نہیں۔

میں سڑک پر جا کر نظر کی تو کسی طرف کوئی آدمی دکھائی نہ دیا۔ میں نے اس کو اشارے سے اپنی طرف بلایا اور وہ میری طرف چلی آئی۔ اس نے مجھے راستہ بتایا اور پھر کہنے لگی میرا راستہ یہ ہے۔ کسی کو نہ بتانا کہ تم نے مجھے دیکھا تھا۔"

میں۔ "ہرگز نہیں"

ہم سڑک پر ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑے رہے۔ میں حیرت کی وجہ سے بول نہ سکتا تھا۔

لڑکی۔ "مجھے حیرت ہے کہ ہم پھر ملینگے۔ ہماری پھر ملاقات ہونی ممکن نہیں اچھا وسّالوداع۔"

میں نے جاتے جاتے اس کا بوسہ لیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ مگر اس نے مجھے منع نہیں کیا آخری نظر ڈالکر ہم اپنے اپنے راستہ پر چلے وہ سڑک کے ایک موڑ سے پھر گئی۔ اور میری نظروں سے غائب ہو گئی۔ اس وقت میں اپنے خواب سے بیدار ہوا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اس سے نام اور پتہ پوچھ لینا چاہئیے تھا۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ وہ میری نظروں سے غائب ہو گئی تھی

میں اپنی منزل مقصود کی طرف چلا۔ اور نصف گھنٹہ میں مقام بیت حلم کے باغ میں پہنچ گیا۔ اس وقت رات کے بارہ بج رہے۔ مجھے میرے ہم ملتبوں نے میرے سے بہت سے سوالات پوچھے۔ اب مجھے یاد نہیں۔ میں نے انکو کیا جواب دیا۔ میں اپنے خواب میں محو ہو رہا تھا اور میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس رات مجھے نیند آئی تھی یا نہیں۔ مجھے اس رات کا نازک اور دل خوش کن واقعہ بار بار یاد آتا تھا۔ میں اپنے آپ کو ریمبو اور اس پر اسرار لڑکی کو جس سے میری ملاقات ہوئی تھی جولیٹ خیال کرتا تھا۔ میں گویا اس سے راز و نیاز میں مشغول تھا۔ مجھے اس حالت میں جو چیزیں نظر آتی تھیں۔ انہیں جوڑ کر پورٹر کی شکل بھی تھی۔ یہ خیال میرے دماغ میں پھرتے رہتے اور آخر چلیں جیسے خط و خال مرحم کی آرایش کیطرح مجھے میری گود میں

مردہ پڑی نظر آتی تھی۔

آغاز داستان

پہلا حصہ سحری اثر

پہلا باب

پادری میرے سے سوال کرتا ہے

اکتوبر کی شب کے واصت کے بعد تین سال گذر چکے ہیں ۔ اور اس وقت میری عمر اٹھارہ سال ہے ۔ میرے قدیم ہم مکتبوں میں سے کوئی نہیں رہا۔ انکو ان کے مہیب صورت سرپرست یا رشتہ دار یکے بعد دیگرے لے گئے ہیں۔ اور انکی بجائے اور لڑکے آئے ہیں۔ چند سال سے مجھے تعجب ہو رہا ہے ۔ کیا میری خالہ ۔ یا سرپرست ہے ۔ میں نے اب تک اپنے کسی رشتہ دار کا تذکرہ نہ سنا تھا ۔ اور نہ ہی مجھے یہ معلوم تھا کہ میرا سالانہ خرچ کون بھیجتا ہے ۔ میری تعلیم اب قطعاً موقوف ہو گئی ہے ۔ دو سال سے میں لڑکوں سے علیحدہ ایک کمرہ میں رہتا ہوں ۔ مجھے اپنی زندگی بالکل بے مزہ معلوم ہوتی ہے مجھے بچپن سے زیادہ آزادی حاصل نہیں ہوئی ۔

میں غمگین ۔ اداس اور طرح طرح کے خیالات میں محو رہتا ہوں ۔ میں چند نیم کتابوں کے سوا کسی کا مطالعہ نہیں کرتا مجھے شکیسپیر کے ناٹکوں کے دیکھنے کا از حد شوق تھا لیکن مجھے ایک پیسہ کبھی جیب

چرچ نہیں ملتا اور مسٹر پورٹر اس قسم کی کتاب اپنے مکان میں لائے جانیکا ہرگز روادار نہیں۔ میری زندگی میں جو عجیب و غریب ایک واقعہ ہوا تھا۔ اس کا اثر میرے صفحہ دماغ سے زائل نہیں ہوا۔ بلکہ یہ واقعہ ناقابل محو طور پر منقش ہو گیا ہے ؛

قدیم برج کے سامنے مجھے جو لڑکی ملی تھی میں اس کو اب تک جونیٹ خیال کرتا ہوں۔ اس کی شکل میرے دل پر منقش ہے۔ رات بھر مجھے اسی کے خواب آتے ہیں۔ بار بار میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے ؛

کیا اس سے پھر میری ملاقات ہو گی؟ ہاں مجھے یقین ہے کہ وہ ملیگی اسکو میری قسمت سے بہت کچھ تعلق ہے۔

اس کے بعد جو شیا اسی کمپنی کے ساتھ جس کا ہم نے تماشا دیکھا تھا چلا گیا۔ اور پھر اس کی خبر نہ ملی۔ پادری صاحب نے اسکو کافر مذہبی قرار دیا گویا اس کے فتوے کی کوئی اور عدالت فیصلہ کرنیوالی تھی ؛

دو اور شخصوں کے مختصر حالات بیان کرنے مناسب معلوم ہوتے ہیں جنکا میری زندگی پر بہت بھاری اثر ہوا۔

ان میں سے ایک منکسر مزاج خادمہ ہے۔ پہلے ایک بوڑھیا پورٹر کے ہاں خادمہ تھی۔ لیکن اس زمانہ سے جسکا میں اب تذکرہ کر رہا ہوں کئی بار پیشتر یہ بدمزاج بوڑھیا چلی گئی۔ اور اس کی بجائے ایک بیس سالہ نوجوان عورت آئی تھی۔ جب میرا مکتب سے قطع تعلق کر دیا گیا۔ مجھے باورچی خانہ اور گھر کے کاروبار میں مدد کرنے پر لگایا گیا۔ میں چھری اور بوٹ صاف کیا کرتا تھا۔ اس خادمہ کا نام مارتھا۔ میری اسکی بہت جلد دوستی ہو گئی ؛

اس کا مزاج بہت شگفتہ اور عمدہ تھا۔ گو پادری اس کی مزاج پر ہر طرح سے دباؤ ڈالتا تھا۔ اسکے اثر سے وہ بہت پژمردہ ہو گئی۔ مگر اس میں پادری کی سی ریاکاری پیدا نہ ہوئی دکھتی تھی۔ کہ اگر تم

میں۔ یہاں نہ رہو۔ تو میں ایک مہینہ بھی یہاں نہ رہوں۔ اور میرا بھی یہی خیال تھا۔

شاید ہماری گہری دوستی کی وجہ یہ تھی کہ ہماری خصلتیں بالکل مختلف تھیں میں خیالی اور بادِ ہوائی تصورات میں محو رہتا تھا۔ وہ ایک کاروباری عورت تھی مگر اسمیں قدرتی ہمدردی ضرور تھی جو عورت ذات کا خاصہ ہے۔ اسکو بوجہ رحم کے میرے سے دلچسپی تھی۔ اسکو میرے سے دنیا کا زیادہ علم تھا اور میری مشکل حالت کا میرے سے بہتر اندازہ کیا کر سکتی تھی جتنے امکان وہ میرے سے ہمدردی کرتی تھی سردی کے موسم میں جب مسٹر لوپرٹ نے بلایا تھا یا گرجا میں نہ جانا پڑتا تھا ہم شام کو آگ کے پاس بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ اس عورت نے بہت کم تعلیم پائی تھی مگر اسکی سمجھ اچھی تھی اور دنیا کے معمولی کاروبار اور حالات سے بخوبی واقفیت تھی۔ اس وجہ سے وہ مجھے خیال آتا تھا کہ یہ امر کسی کو نہ بتاؤں گا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اسوقت اس امر کے انکشاف سے لڑکی کو کچھ نقصان ہوگا۔ مگر میں اس راز کو مقدس سمجھ کر خاموش ہو رہا۔ دنیا میں یہ خیالی بات تھی۔ اور میں دل ہی دل میں اس سے لذت و لطف اٹھانا چاہتا تھا۔

دوسرے شخص کے خیال سے جس کا ذکر کرنا چاہیئے۔ بالکل مختلف تصورات پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے اول مرتبہ اس شخص پر نظر ڈالی تو مجھے اس طرف نفرت پیدا ہوئی۔ میرے دل پر اسرار باتوں کا شروع سے ہی بہت اثر ہوا کرتا تھا جس شخص سے میں ملتا ہوں اسکی طرف خودبخود کشش یا نفرت ہوتی تھی اور میرے دل میں اسطرح کسی شخص کی نسبت جو خیال پیدا ہوتا تھا کبھی غلط نہیں تھا۔ اس سے میری ملاقات تماشہ دیکھنے سے ایک روز بعد میں ہوئی۔ ہم نماز میں مشغول تھے۔ کہ مکان کے بیرونی دروازہ پر زور سے دستک دینے کی آواز آئی۔ پادری نے دعا ختم کر دی اور نوکر کو اشارہ کیا کہ دروازہ کھولدو ایک منٹ بعد ایک طویل قامت خوش پوش کمرے میں آیا اسکا رنگ بہت زرد تھا۔ اسکی سیاہ داڑھی مع گھونگریالے بال اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں تھیں۔

میں نے اس شخص کیطرف دیکھا تو میرا جسم تھرا اٹھا۔ اس نے دروازے میں کھڑے ہو کر حاضرین کو بہت حقارت کی نظر سے دیکھا۔

ڈوا یو پادری سے حقارت آمیز لہجہ میں۔ جب دعا سے فراغت پا لو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

پادری۔ (تردد کے بعد) آج رات ہم حاضرین کیلئے دعا خیر کرنے کے سوا اور عبادت نہ کریں گے۔

یہ شخص حقارت اور بے صبری کی حالت میں ایک پلنگ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب کو کمرے سے نکال دیا گیا اور پادری اور اس کی بیٹی بے ادب ملاقاتی کے ساتھ رہے۔

اس کے بعد وہ ایک سال گذر گیا پھر آہستہ آہستہ کثرت سے آنے لگا مس مارگریٹ یعنی پادری کی بیٹی اور وہ اکثر تخلیہ میں بہت دیر تک بیٹھے رہتے تھے۔ وہ اکثر باغ میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہلا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مس مارگریٹ اسکی منتظر رہتی تھی۔ اور جب وہ دروازہ پر دستک دیتا تھا وہ بہت خوش و خرم نظر آتی تھی۔

مارتھا اس زمانہ میں پادری کے گھر ملازم ہوئی تھی۔ وہ فی الفور معاملہ کی تہ کو پہنچ گئی۔

مارتھا۔ میں مسٹر راڈوبل کو پسند نہیں کرتی۔ اور مجھے یقین ہے کہ مس جوڈتھ کا خیر خواہ نہیں۔ اگر وہ میرے سے متکبرانہ سلوک کرتی تو میں اسکو یہ بات صاف صاف یہ بات کہدیتی۔ لنڈن کے نفیس خوش پوش شرفا اس پادری کی ایسی لڑکیوں سے شادیاں نہیں کرتے۔

مجھے ان باتوں کی کیا خبر تھی۔ مگر یہ نظر آتا تھا کہ مس جوڈتھ مسٹر راڈوبل کی بہت مشتاق ہے۔

اس شخص کو میرے سے از حد نفرت تھی۔ وہ مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور جب میرے سے کوئی بات کرتا تھا۔

تو ظفر ہے۔

اب میں اسوقت کیطرف رجوع کرتا ہوں جس سے میں نے یہ باب شروع کیا تھا یعنی اپنی زندگی کے اٹھارہویں سال کیطرف۔ اس سال میں میری حالت میں ایک نمایاں تغیر واقعہ ہوا۔

ایک روز مسٹر پورٹر نے مجھے اپنے مطالعہ کے کمرہ میں بلوایا۔ یہ ایک چھوٹا سا عقبی کمرہ تھا جس میں خیال کیا جاتا تھا کہ معزز پادری غور کرنے اور سچ کی دعا مانگنے جاتا تھا۔ ماریا کہتی تھی۔ کہ پادری اس خلوت خانہ میں بادہ پرستی کرتا تھا اور یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنے خلوت خانے سے نکلا کرتا تھا اس کا چہرہ سرخ ہوا کرتا تھا۔ میں اس کمرہ میں گیا۔ تو اس نے کہا۔ دروازہ بند کر کے کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ میں حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

پادری۔ (اپنی چھوٹی تیز آنکھیں میری طرف لگا کر) سیلاس کیا تمکو اپنی زندگی کا وہ زمانہ یاد ہے جب تم میرے پاس نہ آتے تھے؟

میں خاموش رہا۔ اس سے پادری کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔

پادری۔ جھوٹ نہ کہنا اور یونس کی قسمت کا خیال کرو۔

میں۔ جناب مجھے یہاں آنے سے پیشتر کی زندگی کے حالات معلوم نہیں۔

خیال تو کریں کہ جب میں آپکے ہاں آیا تھا اس وقت میری عمر بہت کم ہوگی اور پادری ٹال مٹول نہ کرو تم نے میرے سے کوئی بات چھپا رکھی ہے۔ میں یہ باتیں تمہاری بہبودی کے خیال سے پوچھتا ہوں۔ ان سحقوانی باتوں کی خاطر جن سے اس دنیا میں ہمیں سابقہ پڑتا ہے۔

پھر وہ اپنے دل میں کوئی تجویز سوچنے لگا۔

پادری۔ (اہمیت کے لہجے سے) سیلاس قریب آؤ۔

میں نے حیرت اور خوف سے اس کے حکم کی تعمیل کی۔

پادری۔ (میز پر جھک کر) تیرہ سال گذرے کہ ایک خادمہ صورت عورت یہاں آئی اور کہنے لگی۔ ایک پانچ سالہ لڑکے کی پرورش اور تعلیم کا کیا معاوضہ لوگے اس نے میرا اشتہار دیکھا تھا۔ اور خیال کرتی تھی کہ بات بن جاوے گی۔ اس نے

بہت تاکید کی تھی کہ تمہاری پرورش نہایت خیال سے مذہبی پابندی کا رکھا جائے۔ دو روز بعد وہ تم کو لیکر آئی۔ اور اس نے تمہارا نام کارسٹن بتایا تھا۔ اور کہنے لگی کہ ششماہی کے اختتام پر مسٹر فاگل اور کوک دکیل گرلیے ان مقیم لنڈن سے مقررہ اخراجات کا روپیہ وصول کر لیا کرنا۔ میں نے تمہارے مزید حالات دریافت کرنے چاہے مگر وہ بہت تو اور سے درجہ کی درشت مزاج تھی اس لئے مجھے اپنا پتہ تک نہ بتایا۔ بندرجہ بالا وکیلوں کے دفتر میں گیا۔ مگر وہ پرلے درجہ کے بدمشتد اور سنگدل آدمی نکلے۔ دو سال ہوئے میں نے لکھا۔ کیونکہ تمہاری عمر بچپن کی حالت سے تجاوز کر گئی ہے۔ تمہارے اخراجات کے لئے اور رقم ملنی چاہیئے۔ انہوں نے کچھ رقم اور دینی منظور کی اور لکھا کہ لڑکے کو کوئی مفید کام بھی سکھلایا کرو۔ مجھے اس سے زیادہ تمہارے حالات معلوم نہیں۔

وہ کچھ دیر تک خاموش رہا۔ اور میں نے کچھ نہ جواب دیا۔

پادری (میز پر مکا مار کر) سیلاس تم کچھ کیوں نہیں کہتے۔

میں۔ جناب میں کیا کہوں۔

پادری۔ جو تمکو معلوم ہے سچ سچ کہدو۔

میں۔ مجھے اپنی نسبت کچھ معلوم نہیں۔

وہ بہت خفا ہوا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسکا غصہ ہوا تو اس نے اپنی ڈسک سے ایک چھوٹی طلائی ڈبیا نکالی جب تم آئے تھے۔ یہ تمہارے کوٹ کے اندر ٹانگی ہوئی تھی۔ میرے خیال میں وہ عورت جو تم کو لائی تھی اسکا حال نہ جانتی تھی۔

اس ڈبیا میں ایک نہایت حسین و نوجوان عورت کی ایک چھوٹی سی تصویر تھی۔ اور اسکی پشت پر حروف۔ ف۔ ب۔ اور سی۔ م کندہ تھے۔ اور یہ حروف اس طرح سے تھے کہ دونوں شخص جن کے نام کے حروف تھے عاشق و معشوق تھے۔

پادری۔ جو عورت تمکو یہاں لائی وہ دراز قامت بڑی بڑی ہڈیوں والی عورت تھی۔ اسکے ہونٹ سفید تھے اس کی ناک طوطے کی چونچ کیطرح تھی۔ اس کی آنکھیں خاکی اور اس سے سرپر بھی منتر تشیخ تھی۔ اسکے سامنے کے بال کھچڑی تھے۔ اور گھونگر یلے تھے۔ اور اس نے ان بالوں کو مخمل کے ایک فیتے سے پیشانی پر باندھا ہوا تھا۔ اسکے کپڑے سیاہ ریشم کے تھے اور اسکی چھاتی پر ململ کا ایک سفید رومال تھا۔

اس عورت کا حلیہ سنا تو میرا دل دھڑکنے لگا۔ اور مجھے یہ عورت یاد آگئی بچپن میں میں اسکو دیکھکر کانپنا کرتا تھا۔ وہ تصویر میری والدہ کی شکل سے ملتی ہے۔ اور سب مجھے یاد آیا کہ وہ مجھے گود ہی لیا کرتی تھی۔ میں نے ان خیالات کا پادری سے اظہار کیا۔

پادری۔ لیکن تم کو یاد نہیں کہ تمہاری۔ بتلا میں کہاں پرورش ہوئی تھی کوئی ایسی بات معلوم نہیں جس سے ان لوگوں کا پتہ مل جاوے۔

میں نے طبیعت پر ہر چند زور ڈالا مگر حسین اور درشت دو چہروں کے سوا کچھ یاد نہ آیا۔ پادری کو اس سے بہت مایوسی ہوئی۔ اور اس نے تصویر میرے ہاتھ میں چھین لی۔ اور ڈسک میں رکھدی۔ کاش یہ تصویر مجھے مل جاتی ہے۔

پادری۔ خیر یاد نہیں پڑتا تو نہ سہی۔ تنہائی میں پھر سوچنا۔ شاید تم کسی مالدار آدمی کے بیٹے ہو۔ اگر تم کو یہ امر معلوم ہو جائے تو تمہیں تمہارا بہت فائدہ ہوگا۔ اب ہم اس امر کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور بالفعل میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔

رکرسی کو میری طرف سرکا کر) مجھے افسوس ہے کہ تمہارا ایسا نوجوان جسکو شائد کبھی بہت سی دولت مل جائے محنت و مشقت کرے۔ میں نے اپنی بیٹی سے اس بارے میں مشورہ کیا تھا۔ اور میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ تم اسکو بچوں کی تعلیم میں مدد دیا کرو۔

اس کو امید تھی کہ اس خبر سے میں نہایت خوش ہونگا۔ مگر اسکو سچ ٹی

پادری ۔ ایک ناتجربہ کار کو لڑکوں کی تعلیم سپرد کرنی مناسب نہیں مگر تم نے ہمیشہ سلامت روی مدنظر رکھی ہے میں نے تمہیں کا جو تیج اوپا تھا تھا۔
حالت میں خس و خاک میر نہیں آیا۔

پھر اس نے کہا کہ کل صبح سے تم معلم کے فرائض انجام دینے میں مشغول ہو جاؤ میں نے اس کی اس ظاہرا مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ میں باورچی خانہ میں اس امر کا تذکرہ مارتھا سے کیا۔

مارتھا مجھے شکر گزاری کی وجہ کوئی نظر نہیں آتی ۔ یقین جانو کہ مالک اپنی غرض نکالنا چاہتا ہے ۔ مس جو شخص اپنے سامنے آتا گئی ہے ۔ اگر وہ چلی جائے تو وہ کیا کرے گا ۔ وہ کسی اجنبی کو اپنے مکان میں رکھنا نہیں چاہتا ۔ تم اس کے مفید مطلب ہو ۔ اس لئے تم کو معلمی سپرد کی ہے۔

مارتھا کی ان باتوں سے میری شکر گزاری کم ہو گئی ۔ تاہم میری حالت میں جو تغیر ہوا تھا ۔ اس سے میں بہت خوش تھا۔

دوسرا باب

میں ایک خوفناک راز سنتا ہوں

ایک ہفتہ کے اندر پادری صاحب کے تمام طلبا کی تعلیم میرے سپرد ہو گئی مس جوڈتھ اس کام سے بہت اکتا گئی تھی۔ اور جب میں نے لڑکوں کو پڑھانا شروع کیا۔ اس نے تعلیم و تدریس بالکل ترک کر دی۔ گو تعلیم کی ذمہ واری بہت خفی مگر مس جوڈتھ کے اس کام سے دستکش ہونے سے مجھے بہت اطمینان ہوا۔ وہ لڑکوں سے بہت حقارت اور نفرت سے سلوک کیا کرتی تھی۔

میں نے بیان کیا کہ کسی لڑکے سے خاص رعایت نہیں کیجاتی تھی۔ البتہ اتنا ضرور تھا۔ کہ بہ نسبت دوسروں کے وہ میرے ساتھ زیادہ نخوت اور درشتی سے پیش آتی تھی۔ جب میں معلم ہو گیا تو اس نے میرے ساتھ سلوک کرنے میں نرمی مدنظر نہ رکھی۔ گو وہ بھی بدستور پڑھایا کرتی میرا طالب علموں پہ کچھ رعب قایم نہ ہو سکتا۔ کیونکہ وہ مجھے بہت ذلیل کرتی ۔

صبح کا کھانا میں بیٹھک میں تناول کرنے لگا۔ اور شام کا کھانا حسب معمول باورچی خانہ میں۔ مارتھا نے مجھے بتایا کہ مس جوڈتھ میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے اور وہ غمگین معلوم ہوتی ہے۔ وہ کھانے کے سوا کسی وقت اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتی۔ اس اثنا میں مسٹر لوپرڈ ڈیل پہلے سے کم آنے لگے اور آخر اس کی آمد و رفت قطعی موقوف ہو گئی۔

مارتھا۔ کھانا کھاتے ہوئے شام کو میں نے جو یہ کہا تھا کہ مسٹر لاڈ ڈیل اس سے شادی کرنا نہیں چاہتا۔ آخر سچ نکلا۔

آخر یہ معلوم ہو گیا۔ کہ پادری کے گھرانے میں کوئی واقعہ ہوا ہے۔ مس ایبرڈیتھ آئے دن نحیف و نزار ہونے لگیں۔ اس کا والد اپنے خلوت خانہ میں کثرت سے رہنے لگا۔ جب وہ باہر آتا تھا۔ اسکے چہرہ سے خفگی اور غصہ کے آثار ہویدا ہوتے تھے۔ اور وہ بڑبڑاتا تھا۔ اور گالیاں دیا کرتا تھا۔ وہ گھر میں وجاہت کم رکھنے لگا لیکن گرجا میں عبادت کرانے جاتا تھا۔ تو اپنے اندرونی خیالات حاضرین پر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا۔

مارتھا ان دنوں عجیب باتیں کرتی تھی۔ جو میری سمجھ میں نہ آتی تھیں ایک روز مسٹر ایورٹ نے مجھے اطلاع دی کہ میں چند روز کے لیے لنڈن جاتا ہوں پہلے میرے سامنے وہ کبھی شہر نہ گیا تھا۔ اور میں اس واقعہ کو نیز عظیم خیال کرنے لگا۔

پادری۔ میں طالب علموں کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ اور گھر کے انتظام کا خیال بھی رکھنا۔ کیونکہ میری بیٹی کی صحت اچھی نہیں۔ یہ ذمہ داری بہت بھاری ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ تم اس کو بخوبی انجام دو گے۔ اور جب میں تمہارے سے اس ذمہ واری کا محاسبہ لونگا۔ تم کو ٹھیک ٹھیک محاسبہ دینا ہو گا۔ تم میرے بیٹے کی جا بجا ہو۔

آخر جملہ بولنے کے وقت وہ رک گیا۔ اور اسکے بشرے کی صورت بہت عجیب معلوم ہوتی تھی۔ اس نے میرے سے مصافحہ لیا۔ لیکن مجھے اس سے نفرت ہو رہی تھی۔ کہ شرمندگی ہوئی تھی۔

پادری۔ کاش میرا تمہارے ایسا بیٹا ہوتا۔ بیٹا نہایت سالی میں بوڑھے کا سہارا ہوتا ہے۔ سیلاس الوداع۔ خدا تم کو برکت دے

وہ چلا گیا۔ مگر اپنا سایہ پیچھے چھوڑ گیا۔ کیونکہ میں اس قدر اداس اور غمگین تھا کہ عمر بھر میری یہ حالت نہ ہوئی تھی۔

پادری کی غیر حاضری کے اثناء میں مس جوڈتھ اپنے کمرے میں کھانا تناول کرتی تھی۔ گھر کا انتظام میرے اور مارتھا کے سپرد تھا۔ گرجا میں ایک اور پادری نماز اور دعا پڑھایا کرتا تھا۔

روانگی کے پانچویں روز شام کے پانچ بجے مسٹر پورٹر واپس آیا میں اسوقت اس باغ میں تھا جو مکان کے محاذ میں تھا۔ پہلے اس حصہ باغ میں پادری اور اس کی بیٹی کے سوا کوئی غیر نہ آتا تھا مجھے پھولوں سے بہت محبت تھی۔ مجھے چمنستان اور پھولوں کے درست کرنے اور پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنیکا حق حاصل ہوگیا تھا۔ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ باغ کے گرد سڑک کے قریب ایک بلند دیوار تھی جو آٹھ فٹ اونچی تھی جب مسٹر پورٹر مکان کے پھاٹک میں داخل ہوا۔ میں ایک پھول کے پودے کے مرجھائے ہوئے پھول کاٹ رہا تھا۔ مگر پادری نے مجھے نہیں دیکھا۔ اسکے سامنے ایک کمرہ تھا جس کی کھڑکی کھلی تھی۔ مگر پودے کیوجہ سے میں اندر والے آدمیوں کو نظر نہ آسکتا تھا۔ پادری اس کمرے میں داخل ہوا۔ اور اسکی بیٹی بھی یہاں آئی اور پوچھنے لگی۔ کیا تم کو کامیابی ہوئی ہے؟

مجھے ان کی گفتگو بخوبی سنائی دیتی تھی۔ گو میں ارادتاً اس کو سننا نہ چاہتا تھا۔ میں بدستور سابق مرجھائے ہوئے پھول اور پتے کاٹتا رہا چند منٹ بعد مجھے خیال آیا کہ ان کی گفتگو سننے کا مجھے کوئی حق حاصل نہیں۔ میں وہاں سے جانا چاہتا تھا کہ چند الفاظ ایسے سنے جنکی وجہ سے مجھے ان کی گفتگو سننے کی تشویق ہوئی۔ میں اس گفتگو کو یہانتک مجھے یاد ہے۔ صحت سے قلمبند کرتا ہوں؟

مسٹر پورٹر نے اپنی بیٹی کے ایک سوال کا جواب یہ دیا تھا۔ کچھ نہیں وہ پیرس چلا گیا ہے؟

جوڈتھ۔ اُف پیرس کو چلا گیا ہے۔ میری کیا حالت ہوگی۔ مجھے اس سے نہایت محبت ہوگئی تھی۔ مگر وہ مجھے چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا کہ

پادری۔ مگر وہ چھوڑ گیا ہے۔ اس آخری چھٹی سے یہ بات صاف نظر آتی تھی۔ اور اب وہ تمہاری ملاقاتوں سے بچنے کیلئے پیرس چلا گیا ہے۔

جوڈتھ۔ خواہ دنیا کے دوسرے سرے تک چلا جائے وہ میرے انتقام سے بچ نہیں سکتا؟

مگر تم کو کس طرح معلوم ہوا کہ وہ چلا گیا ہے۔ تم کو کس نے بتایا۔ شاید تم کو اردا تا دھوکہ دیا گیا ہے۔

پادری۔ میں احمق نہیں کہ ایسے دم میں آجاتا۔ میں نے خود اس کے حالات دریافت نہیں کئے۔ میرے ایک دوست نے جن پر کوئی شبہ نہیں ہو سکتا یہ حالات معلوم کئے تھے۔ وہ دس روز سے لنڈن سے چلا گیا ہے۔

جوڈتھ۔ میں کیا کروں۔

پادری۔ اور میں کیا کروں۔ اس کو اس کا بدلہ دینا پڑیگا۔ میرے پر ہاتھ مارا ہے اور دانت پیستا ہے تم۔ اب یہ سوچنا چاہئے کہ اس وقت کیا کرنا چاہئے۔ تمہاری ساتھ سخت بیوفائی کی گئی ہے۔ لیکن مجھے ایک تجویز سوجھی ہے۔ جس سے تمہاری قدرے تلافی ہو جائیگی۔ ہم مکان میں آرام سے رہتے ہیں۔ اور اسکو چھوڑنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اگر گرجا کی خدمت چھوڑدوں۔ ملکیت بھی بند ہو جائیگی۔ تو لڑکوں کے دوست اور رشتہ دار اپنی سوت کی خبر سن کر بہت خوش ہونگے لیکن موقعہ موجودہ صورت میں وہ یہ نہیں چاہتے کہ وہ کسی بدچلن استاد کے زیر تعلیم رہیں۔ جس روز میں لنڈن روانہ ہوا تھا میرے دل میں اسوقت ایک خیال آیا تھا جس کو ایک اتفاقی واقعہ سے تقویت ہو گئی ہے یہ بات تمہارے اختیار میں ہے۔ کہ تم اس پر عمل کروگے یا نہیں۔

پادری اپنی بیٹی سے کوئی جواب نہ پاکر۔ تم حیران ہوگی۔ کہ یہ کیا بات ہے تمہارے اطمینان کی خاطر میں بتا دیتا ہوں۔ بہتر ہے۔ کہ تمہاری شادی ہو جائے۔

جوڈتھ۔ شادی۔ مگر کس سے ہم

پادری۔ مجھے تمہارے مناسب ایک خاوند مل گیا۔ سیلاس کارسٹن کی نسبت تم کیا کہتی ہو۔

میں اپنا نام سن کر حیران ہوا۔ اور بمشکل اپنی چیخ ضبط کی۔

جوڈتھ۔ میں اس حقیر لونڈے سے شادی کروں۔ تم دیوانے ہو۔

پادری۔ وہ بہت اچھا خاوند ثابت ہوگا۔

جوڈتھ - بیشک بہت عجیب رہیگا -

پادری - گو وہ حقیقت معلوم ہوتا ہے - مگر وہ تمہارا عمدہ جوڑ ثابت ہوگا میں لندن میں فائل اور کوک کے دفتر کے قریب گیا - تو وہاں سے وہی بڑھیا عورت نکلی - جو اس لڑکے کو یہاں لائی تھی - میں نے اس کو کھٹ پہچان لیا - اس کا وہی لباس تھا جو بیس سال پیشتر تھا - میں کسی قدر فاصلے کے پیچھے چلا -

اس وقت پر دو گاڑیاں جا رہی تھیں - ان پر بہت سے لوگ سوار تھے جو بیحد شور کر رہے تھے - پادری اور اس کی بیٹی کی گفتگو شور کی وجہ سے مجھے سنائی نہ دی نامعلوم اسی اثنا میں انہوں نے کیا باتیں کیں اس کے بعد یہ باتیں سنائی دیں -

جوڈتھ - شاید وہ میرے ساتھ شادی نہ کرے -

پادری - لیکن اگر میں اس بات پر آمادہ ہو جاؤں - تو وہ انکار نہ کرے گا - تم خود اس کو کٹھ پتلی بنا سکتی ہو -

جوڈتھ - اب اور باتیں نہ کرنی چاہئیں -

پادری - اچھا - مارتھا کھانا لائی ہے -

مارتھا نے کھانا میز پر رکھ دیا - اور کھڑکی بند کر دی - ابھی وقت شام ہو گئی تھی میں اس مقام سے عقبی باغ میں چلا گیا - میرا تمام بدن کانپ رہا تھا معلوم ہوتا تھا میرے گرد آگ کا دائرہ ہے - اور میرے خلاف بڑی بھاری سازش ہو رہی ہے - مگر میں جانتا تھا کہ وہ سازش کیا ہے *

تیزاب

مسٹر پورٹر میرے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہے۔ جس کو میں منظور نہیں کرتا۔

دوسرے روز صبح کی دعا کے وقت میری اور پادری کی ملاقات ہو گئی مندرجہ بالا واقعہ سے اس کی ریاکاری کا حال مجھے بخوبی معلوم ہو گیا تھا اس کی دعاؤں کو اب میں محض دھوکے کی ٹٹی خیال کرتا تھا۔ جو ڈیتھ دعا میں شریک نہ ہوئی اس کے باپ نے کہا وہ بیمار ہے۔ اور اپنے کمرہ میں ہی دعا پڑیگی۔

دعا کبھی ایک ہی کہی۔ میں بہت پریشان تھا۔ اور میں پادری کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا:

پادری۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔

میں۔ مجھے دردسر ہے۔ رات مجھے نیند نہیں آئی۔

پادری: اوہو اسکا علاج سہل ہے۔ صبح کا ناشتہ میرے ساتھ کھانا ہم عمدہ سی چاء کا پیالہ پلائینگے۔ تو دردسر دور ہو جائیگا۔

میں بخوبی جانتا تھا کہ یہ سب باتیں میرے پھانسنے کی خاطر ہیں لیکن میں اس سازش سے نکل نہیں سکتا تھا:

کھانے کا وقت آیا۔ میز پر بیٹھے تو پادری نے میرے ساتھ مہمانوں کی طرح سلوک کیا۔ وہ خود مجھے عمدہ لذیز کھانے دیتا تھا۔ اور تمام چیزوں کے کھانے اور پینے کی ترغیب دیتا تھا۔ مارتھا بھی موجود تھی۔ اور پادری کے میرے ساتھ اس طرح پیش آنے پر حیران تھی۔

پادری۔ میری غیر حاضری میں تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ مجھے اس امر سے واقفیت نہ تھی:

نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ میں نے جو تخم بویا تھا وہ ضائع نہیں ہوا میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور مجھے ایک مددگار اور عصائے پیری کی ضرورت ہے۔ کاش میرا تمہارا ایسا بیٹا ہوتا۔ مگر مجھے خدا سے شکایت نہیں۔ میری بیٹی نہایت سعادتمند ہے تم دونوں کو پہلے سے زیادہ احتیاط رکھنا چاہیئے۔ تمہارا جوڑا خوب ہو۔

یہ تقریر کرکے اس نے اپنی کرسی میرے نزدیک سرکائی۔ اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اسوقت ہم اکیلے تھے۔ اس نے مارتھا کو کمرے سے باہر بھیجدیا تھا۔ پادری۔ سیلاس کیا تم نے کبھی جوڈتھ کو دیکھا ہے۔ وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور وہ شکل کے لحاظ سے حسین ہے۔ نوجوانوں کو روحانی خوبیوں سے حسن زیادہ دلکش معلوم ہوتا ہے۔ اگر وہ دنیا میں جہاں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ جائے تو اس کے سینکڑوں عاشق نکل آئیں۔ اور دنیا داروں کے لڑکے اس سے شادی کی تمنا ظاہر کریں۔ لیکن نہ میری اور نہ میری لڑکی کی خواہش ہے میں اس کی کسی نیک بخت اور صوفی منش آدمی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے۔ اپنے داماد سے دولت اور اپنی بیٹی کے لئے ململ ریشم وغیرہ کے نفیس کپڑے نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں اطمینان قلبی کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس مکار کی ان اور اس قسم کی باتوں کا کیا جواب دیا آخر اس نے مجھے بہت سی دعائیں دیں۔ جو مجھے اس کے منہ سے نفرت معلوم ہوتی تھیں۔ اور رخصت کر دیا۔ اس کے گھر سے باہر آیا تو میری جان میں جان آئی۔ وہ اس روز شام تک اپنے اس کام کے نپٹنے میں مشغول رہا اور باہر نہ آیا۔

شام کو میں باغ میں ٹہل رہا تھا۔ کہ مارتھا نے مجھے چاء پینے کے لئے بلایا۔

مارتھا۔ سیلاس تمہارا کیا حال ہے۔ تمہارا رنگ فق ہو رہا ہے۔ کیا تم بیمار ہو۔

میں۔ نہیں مجھے دردسر ہے۔

میں چاء پینے گیا۔ لیکن مجھے کھانے اور چاء کی مطلق اشتہا نہ تھی۔

مارتھا مجھے غور سے دیکھتی رہی۔ اسکو میرے سے بہت ہمدردی تھی میں اس سے اپنا دلی راز ظاہر کرتا۔ لیکن میرے میں یہ عجیب تھا کہ بوجہ غرور کے خاموش رہتا۔ اور کسی سے دل کا حال نہ کہتا۔ شاید اس عادت کو عیب نہ کہنا چاہیئے کیونکہ میری یہ حالت اس وقت ہوتی تھی جب میں کوئی حقیر یا زبون فعل کرتا تھا۔ میں بوجہ اس غرور کے یہ بیان نہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ میں نے اتفاق سے پادری اور اسکی بیٹی کی باتیں سنی ہیں۔ لیکن مجھے یہ خیال بھی تھا کہ اس طرح کی باتیں سنانے کا مجھے کوئی حق حاصل نہیں۔ مارتھا کے سامنے میں بہت بے چین رہا۔ میں نے جلد جلد چائے پی۔ اور باورچی خانہ سے جانیکے خیال سے اٹھا۔

مارتھا۔ (میرے راستہ میں کھڑی ہوکر) سیلاس تمہاری مزاج درست نہیں تمہارے دل میں کچھ تشویش ضرور ہے۔ آج پادری تمہارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا۔ اور تم کو تمام چیزیں کھانے پینے کی دیتا تھا۔ گو وہ تمہاری خوشامد کرتا تھا۔ یہ خیال نہ کرو کہ یہ باتیں محض رازجوئی کے خیال سے پوچھتی ہوں۔ ماسٹر سیلاس تم بالکل بے گناہ ہو۔ یہ آدمی خواہ کوئی اور تم کو ہر طرح کی تکلیف دے سکتا ہے۔ میری بات یاد رکھو وہ بڑا خراب آدمی ہے۔ اسکے پھندوں میں نہ آنا۔ وہ تمہارے یا کسی اور بھلائی کرنا نہیں چاہتا۔

میں۔ مارتھا میرے سے اس قسم کی باتیں نہ کرو۔

مارتھا۔ افسوس انہوں نے تمہارے ساتھ کیا بدسلوکی کی ہے۔ میں تمہارا راز پوچھنا نہیں چاہتی۔ لیکن اگر تم کو مدد یا مشورہ کی ضرورت ہو تو میرے سے جھوٹ کہہ دینا۔

میں۔ بہتر یہ راز میرا نہیں ورنہ میں سب حال بیان کر دیتا۔

اس نے میرا بوسہ لیا اور زار زار رونے لگی۔ اس رات میں سونے لگا۔ تو یہ سوچنے لگا کہ اس مشکل میں کیا کارروائی اختیار کرنی چاہیئے۔ کبھی یہ خیال آتا تھا۔ یہاں سے بھاگ نکلوں۔ لیکن میں دنیا سے محض ناواقف تھا اور یہ جانتا تھا کہ اس چار دیواری سے باہر جاکر کیا کروں گا۔ میں بہت بے چین

اور مضطرب تھا۔ آخر میں نے خیال کیا۔ کہ مجھے اپنی مرضی کے خلاف شادی کرنے پر مجبور نہ کیا جائیگا۔ اگر میں انکار کر رہا ہونگا۔ تو وہ کیا کر سکے گا۔ غمگین ہے کہ وہ میرے ساتھ درشتی سے پیش آئے۔ لیکن اس قسم کا سلوک مجھے برداشت کرنا پڑیگا۔ پھر اس گھر میں بار تھا میری دوست ہے ؛

جن لوگوں کو دنیا کا تجربہ ہے۔ وہ کہیں گے کہ انیس سال کے نوجوان کا ایک عورت کی مدد پر بھروسہ کہ اپنی مردانگی پر بھروسہ کرنا کیا لغو ہے۔ مگر مجھے اس عورت کی مدد کا اتنا سہارا ہو گیا۔ کہ مجھے بہت اطمینان ہوا۔ اور آخر اس قسم کے خیالات میں محو سو گیا ؛

دوسرے روز جوڈتھ جو کئی ہفتوں تک خلوت گذریں رہتی تھی کھانے میں۔ اسے ساتھ شریک ہوئی۔ وہ بہت علیل معلوم ہوتی تھی۔ قاعدے کی بات ہے۔ کہ جو لوگ ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں وہ ایکدوسرے کی لیاقت اور برائیوں کا اس وقت تک بخوبی اندازہ نہیں کر سکتے تا وقتیکہ کوئی ایسا واقع پیش آئے جس سے ان کی قابلیت یا عدم قابلیت کے بارہ میں رائے قایم کرنے کا موقع ملے۔ اس وقت ہم اپنے دل سے یہ سوال کرتے ہیں۔ فلاں شخص میں کیا خوبیاں اور کیا برائیاں ہیں ؟۔ آیا فلاں شخص حسین ہے یا بدصورت خوش خلق ہے۔ یا اسکے برعکس۔ جوڈتھ کے معاملہ میں بہ ایسی ہی خیال تھا میں اسکو مدت سے سخت گیر اور ناپسندا ستانی خیال کر رکھا تھا۔ اسی لئے وہ مجھے ناپسند تھی۔ اور شائد میں نے اس کو بدصورت اور مکروہ خیال کر رکھا تھا۔ اب چونکہ مجھے اس سے ایک طرح کی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ رائے شائد غلط ہو۔

اور میں نے عمر میں اسکو پہلی مرتبہ شوق سے نظر جما کر دیکھنا شروع کیا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ بدصورت نہ تھی۔ وہ دراز قامت لاغر تھی اس کے اعضا متناسب اور سڈول تھے۔ اور اس کا انداز دلربا تھا۔ اگر وہ عمدہ پوشاک پہنے تو حسین معلوم ہو۔ اسکے بال سنہرے بالوں کا لوازمہ ہے۔ اس کی ناک سیدھی اور خوبصورت تھی۔ اس کے ہونٹ بھرے ہوئے اور خوبصورت تھے اور اسکے

دانت بہت سفید اور خوش نما تھے۔ اسکا ماتھا بہت بلند تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی نیلی خاکی اور چمک دار تھیں۔ ان سے سرد مہری اور بے اعتنائی مترشح تھی۔ گویا فولاد سے کاٹ کر بنائی گئی تھیں۔ ان میں ایک خصوصیت عجیب تھی۔ جس کو میں آگے چلکر بیان کرونگا۔

اسوقت تک اسکی اور میری نظر کبھی نہ ملی تھی۔ اور مجھے اس کی آنکھوں کی عجیب طاقت محسوس نہ ہوئی تھی۔

اس کا والد میرے سے چاپلوسی کرنے لگا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ گرگ کی طرح ڈبے شکار کو کھٹ میں لیجاکر گوشت کھانا چاہتا ہے۔ اس نے اپنی بیٹی کو بھی میرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنے کی ترغیب دی۔ اس نے نفرت سے مشورہ پر عمل کیا۔

جب کھانے سے فراغت ہوئی مسٹر پور شراب کی ایک بوتل لایا اور اس نے مجھے شراب پینے کی زبائش کی۔ اس سے پہلے یہ اعزاز بخشا تھا۔ جوڈتھ اس وقت اپنے والد کی مرضی کے خلاف کرسے سے چلی گئی پادری۔ سیلاس یہ عزت کی ایک خزانہ ہے۔ اس کی والدہ مرحوم نے یہ مقدس محبت کا نشان چھوڑ کر عاق بحق ہوئی تھی۔

اس نے رومال سے آنکھیں پونچھیں۔ اسکو یہ خیال نہ تھا کہ میں نے اسکی اور جوڈتھ کی گفتگو سنی ہے۔

پادری (شراب گلاس عنایت چڑھا کر) نوجوان کو ایسا دل بہلنے اور کیا چاہیئے۔

میں۔ بیشک اور کیا چاہیئے۔

پادری۔ بہشت میں جانے سے پیشتر اسکو ایک چیز چاہیئے۔ یہ کہ دو در بے بہا حاصل ہو۔ تم نے دیکھا کہ وہ کیسی روز عصیار ہے۔

میں۔ ہاں اس کا رنگ بہت اترا ہوا ہے۔

پادری۔ اسکے دل کچھ بات ہے۔ جو مجھ سے اب معلوم ہو گئی ہے۔

سیلاس تم شراب کیوں نہیں پیتے

یہ تم کو ایذا نہ پہنچائیگی۔

اگر میں نے شراب کم پی پادری نے اسکی کسر نکالدی۔ چونکہ میں نے کبھی شراب نہ پی تھی میرا دماغ چکر کھانے لگا۔

پادری۔ (رازدانہ لہجہ میں) جیسا کہ میں پہلے کہہ رہا تھا۔ میں نے اس کی علالت کا باعث بھانپ لیا ہے۔ لڑکیاں آخر لڑکیاں ہیں۔ کئی نوجوانوں کو تمہاری حالت سے رشک ہے۔ میں بھی خوش ہوں اور بھی خوش ہے۔ اسی لئے اس معاملہ کا جس قدر جلد فیصلہ ہو جائے بہتر ہے ؛

اس کی باتوں سے میں نے بمشکل یہ نتیجہ نکالا کہ وہ مجھے یہ یقین دلانا چاہتا ہے۔ کہ جوڈتھ میرے پر عاشق ہے۔ اس نے مجھے احمق خیال کیا ہوگا میں اس کی مکاری اور ریاکاری سے سخت متنفر ہو رہا تھا۔

اس نے اپنے بال ماتھے پر سے ہٹائے اور ہنس کر ایک اور گلاس چڑھا گیا۔ اور میرے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ ہوں اور کیا ہوں یہ سوال میرے دل میں بار بار پیدا ہوتے تھے۔ اگر اسکو معلوم ہوتا کہ مجھے اس کے راز معلوم ہیں۔ تو اگر اسکا بس چلتا وہ مجھے قید کر دیتا یا مار ڈالتا۔ میں نے اس وقت ایک ایسی بات کہی جو اسوقت کہنی بالکل نامناسب تھی۔

میں۔ جب آپ لنڈن میں تھے آپ نے میرے دوستوں کی بابت کچھ نہ

یہ سنکر وہ چونک اٹھا۔ گویا اس پر بجلی گری۔ وہ نہایت خفا ہوا۔ مجھے خیال ہوا کہ وہ مجھے اسی وقت مار ڈالے گا ؛

پادری۔ (غصہ سے) اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔

میں۔ آپ نے کہا تھا کہ جب آپ لنڈن میں پھر جائینگے۔ تو اس کی بابت دریافت کرینگے ؛

پادری۔ میں نے تم سے نہیں کہا تھا۔ کیا تم ہماری گفتگو سنتے رہے تھے میں۔ جب سے آپ نے میرے پاس ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔ میں اسی مضمون میں محو رہا ہوں۔

اس طرح بات ٹالدینے کے سوائے اور کوئی بہتر تجویز نہ سوجھی

وہ نخوت اور عظمت سے میری طرف دیکھتا رہا۔
پادری۔ ماسٹر اسیلاس دیکھو تمہارے اس شیوہ سے کیا مدعا ہے۔ کوئی بات ضرور ہے۔ تمہارے طرز سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ مجھے دم نہ دو۔ میں دم میں آنیوالا نہیں۔ یا تم الو ہو کہ میرے سر اپیہ کو سمجھ نہیں سکتے میں اسکا کبھی ذکر نہ کرونگا۔ اب ایک بات صاف کہے دیتا ہوں میں چاہتا ہوں۔ کہ تم میری بیٹی سے شادی کر لو۔ اس پر تم کوئی اعتراض نہیں کرسکتے کیونکہ اس معاملہ میں مجھے اور میری بیٹی ہی کو امتیاز کرنا پڑیگا کہو اس کا کیا جواب دیتے ہو۔
میں۔ ہاں میں کس مپرسی کی حالت میں ہوں۔ لیکن ابھی تیسری عمر شادی کرنے کی نہیں۔
پادری۔ اس امر کا فیصلہ میں خود کرسکتا ہوں۔
میں۔ لیکن میری شادی کرنے کی خواہش نہیں۔
پادری۔ میں۔ کیا تم ایسے بیباک اور گستاخ ہو کہ میری بیٹی سے شادی کرنے سے انکار کرتے ہو۔
پادری۔ (لعنت اور ملامت کرنیکے بعد) میری اس طرح ہتک کرنے کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑیگا۔ اور احسان فراموش! تم کو ذلیل ہو کر میرے سے معافی مانگنی پڑیگی۔ اور جس بات سے تم نے اب انکار کیا ہے۔ اس کی دل و جان سے تمنا کروگے۔
یہ کہکر قہر آلودہ نگاہ سے دیکھتا ہوا کمرہ سے باہر چلا گیا۔
میں حیران اور ششدر ایک آرام چوکی پر گر پڑا گو میں نے خفیف مزاحمت کی تھی مجھے اپنے آپ پر کسی قدر اعتماد ہو گیا ہے مجھے معلوم ہوتا تھا میں نوجوان طالب علم نہیں۔ بلکہ میں مرد ہو گیا ہوں۔ یہ کہ اس قسم کے آدمی کی بات مان لینا بزدلی ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ یہ سب باتیں مارگریٹا کو سنا دونگا اور تجربہ کار عورت سے صلاح لونگا۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ یہ سوچکر میں مکتب میں لڑکوں کو پڑھانے لگا۔

چوتھا باب

میں ایک اور اہم گفتگو سنتا اور قید کیا جاتا ہوں

دن بھر کا کام ختم کر کے میں باورچی خانہ میں گیا۔ چاء پینے اور مارتھا کے ساتھ رازداری کی باتیں کرنے لگا۔ مگر آخری ارادہ میں مجھے ناکامی ہوئی وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے بڑی جلدی چلی گئی میں اکیلا رہ گیا۔ مجھے لڑکوں سے میل جول رکھنے کی ازحد خواہش تھی۔ لیکن جب سے میں معلم ہوا تھا۔ مسٹر لیوراڈ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ زیادہ اختلاط سے استاد کا لڑکوں پر رعب نہیں رہتا۔

کھانا اور چاء سے فراغت پا کر میں کتاب مقدس ہاتھ لے کر باغیچہ میں چلا گیا۔ اس وقت شام تھی۔ اور نظارہ بہت دلچسپ تھا۔ آسمان پہ بادل کا نام نہ تھا۔ ہوا خوشبودار گھاس کی وجہ سے دماغ کو معطر کر رہی تھی۔ ایک گھنٹہ تک مطالعہ کرنے کے بعد میں نے کتاب رکھدی اور قدرت کے دلکش نظارہ پر غور کرنے لگا۔ پرندے شام کی راگنیاں گا رہے تھے۔

مکھیاں شہد سے لدی ہوئی تھیں۔ اپنے چھتوں کو واپس جا رہی تھیں۔ سبزہ زاروں سے بھیڑوں کے ممیانے اور بیلوں کے ڈکارنے کی آواز آ رہی تھی۔

میرے سر کے اوپر ایک درخت پر ایک چنڈول گا رہا تھا۔ بچے تھوڑی دور کھیلنے اور شور کرتے تھے۔ اس حالت میں اپنے تفکرات اور وسوسوں کو بھول گیا۔ گو میری زبان سے کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا مگر میرا دل خدا تعالےٰ کی جناب میں دعا کر رہا تھا۔

میرے عقب میں ایک بلند باڑ تھی۔ اور اسکے متصل محافظ والا باغیچہ تھا جس میں مسٹر پورٹر اور اسکی بیٹی کے سوائے کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ میں غور و خوض میں مصروف تھا کہ ان دونوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس مرتبہ پھر ان کی گفتگو سننے کا اتفاق ہوا۔ مگر اب میں نے گفتگو سازش میں مصروف ہیں۔ اور چونکہ اب میرے اور انکے درمیان خلاف عداوت تھی۔ میں نے ان کے خیالات معلوم کرنے کے موقع کو غنیمت سمجھا تاکہ ان کی تجاویز پر پانی پھیرنے کے لئے کوئی تدبیر کر سکوں۔

میں زمین پر جھٹ لیٹ گیا۔ اور ان کی بات چیت سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو گیا۔

اس وقت چنڈول اور دیگر پرندوں کی راگنیاں بند ہو گئی تھیں لڑکوں کی آوازیں بھی فاصلہ پر سنائی دیتی تھیں۔ اس لئے مجھ کو ان کی گفتگو لفظ بلفظ سنائی دیتی تھی۔

پورٹر۔ جوڈتھ میں کہے دیتا ہوں۔ اسکو کچھ معلوم ہے۔ میرے خیال میں وہ ہماری باتیں سنتا رہا ہے۔

جوڈتھ۔ اس میں اتنی عقل اور حوصلہ کہاں۔ وہ تو کاٹھ کا الو ہے۔

پورٹر۔ پھر اس نے ٹ سے ایسا سوال کیوں کیا تھا۔ میں نے اسکو یہ بات نہ بتائی تھی۔ کہ جانے سے پہلے تغیر واقع ہوا ہے۔ حسب عادت وہ چند روز سے اس کی حالت میں اسکو بتا دوں۔ علاوہ بریں برا سٹگر آئز لز حسب عادت وصیرا اسٹکر لگا بہنیں۔ اگر اس سے نسی کی جلتے تو اٹے ڈرتا ہے۔ جس رات میں آیا وہ کہاں تھا۔

ہم نے بیٹھک میں گفتگو کی تھی۔ اور کھڑکی کھلی تھی۔

ضروری ہے کہ بعد ازاں میری زندگی پر اسکا کیا اثر ہوا۔

مسٹر لوپر ٹر نے جو دھمکی دی تھی۔ وہ ایسی ویسی نہ تھی۔ میرے جسم و روح اس کی بیٹی نے بالکل مسخر کر لیا تھا۔ اور میں اس طرح پادری کے ارادوں کا بالکل مطیع و منقاد ہو گیا تھا۔ مجھے خیال ہو گیا تھا کہ جوڈتھ کی غیبت میں زندہ نہ رہوں گا۔ میں اس کے پیچھے کتے کی طرح پھرتا تھا۔ میں اس کی نظر میں نظر ملانے کی کوشش کرتا تھا۔ جب میں اسکی طرف چند منٹ دیکھ لیتا تھا میرے پر غنودگی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اس وقت میری روح اسکے قبضے میں ہوتی تھی۔ جب کبھی مجھے نیند آتی تھی تو مجھے بہت کم نیند آتی تھی۔ مجھے عجیب طرح کے خیالات آتے تھے۔

تو میری صحت پر اس سے بہت زبون اثر ہونے لگا۔ میرے چہرے کا رنگ اور گوشت اڑ گیا۔ گویا کوئی سانپ میرا خون چوس رہا تھا۔ اس عورت کی مجھے محبت نہ تھی۔ بلکہ ایک عجیب کشش تھی۔ میں اس کے قدموں پر گر کر منت کیا کرتا تھا کہ میرے پر رحم کرو۔ اور میرے سے محبت کرو۔ اور میری بیوی بنو۔ میں اس سے بھاگ جانے کے لئے دنیا کی دولت بخوشی دیتا۔ میں اس کا غلام تھا۔ گویا اس نے مجھے پابجولاں کر رکھا تھا لیکن یہ قید اس قسم کی تھی۔ جو قیدیوں نے کبھی نہ دیکھی ہو۔

وہ اپنے اقتدار کو میرے پر استعمال کرنے میں بڑی سنگدلی سے کام لیتی تھی۔ وہ میرے سے نفرت۔ حقارت کرتی تھی۔ اور مجھے ہیچ سمجھتی تھی۔ اس نے مجھے زبان سے نہ بتلایا تھا۔ گو میری حس اس قدر تیز ہو گئی تھی کہ میں خود بخود معلوم کر سکتا تھا۔

جوڈتھ۔ (طنز سے) تم کو چاہئے تھا کہ جس وقت میرے باپ نے تم کو کہا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ شادی کر لیتے اب وقت گذر گیا۔

میں جانتا تھا کہ وہ مجھے ستا کر اور خوش ہو کر میرے ساتھ شادی کرے گی مجھے اسکا یہ خیال اسطرح نظر آتا تھا۔ گویا اسکا دل دماغ ایک چھاپہ شدہ کتاب ہی اور میں اسکو پڑھ رہا تھا۔

پورٹر۔ جناب تم کہاں رہے ہو۔ تم نے کسطرح جرأت کی۔

میں نے کمال حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ کیونکہ اب مجھے بھی دل کے خیالات چھپانے میں مہارت ہوگئی تھی۔ میری حیرت سے اس کے طور بدل گئے۔

پورٹر۔ تم یہاں کیا کرتے رہے ہو۔

میں۔ شام کے وقت اکثر میں مطالعہ کرنے آیا کرتا تھا۔ پہلے آپ نے ایسا کرنے پر کبھی اعتراض نہ کیا تھا۔

پورٹر۔ شیرنٹ کو کوٹھی الشیو اندر بلا لاؤ۔

میں۔ بہت اچھا جناب۔

میں نے نوکروں کو بلایا اور مکتب میں لے گیا۔ انکو میں نے نصف گھنٹہ پیشتر سونے کی اجازت دی تھی۔ باورچی خانہ میں جانا چاہتا تھا کہ مسٹر پورٹر نے مجھے روک لیا۔ میں نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ آج رات یہاں سے بھاگ چلوں۔

پورٹر۔ سیلاس میں نے تمہارے لئے کام رکھا ہے۔ ان کاغذات کو لفافوں میں بند کر کے ان پر پتے لکھدو۔ یہ ناموں کی فہرست ہے قلم دوات لیکر اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔

اس نے مجھے کاغذات کا ایک پلندہ میرے حوالہ کیا۔ اور میں یہ اور قلم دوات لیکر اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ میں نے اندر جا کر دروازہ بند کر دیا میں بستر پر بیٹھ گیا۔ اور یہ سوچنے لگا کہ یہاں سے کسطرح بھاگ سکتا ہوں۔ میرے پاس روپیہ نہیں ہے مجھے سڑک معلوم نہیں۔ لیکن جنگل میں بھوکے مرنا اس آدمی کے بس میں رہنے سے بہتر ہے۔ اگر مجھے کسی سے پانچ منٹ تک گفتگو کا موقعہ ملے تو وہ میری مدد کرے مجھے تھوڑا روپیہ دیدے اور راستہ بھی بتا دے۔ میں نے اس وقت یہ نہ خیال کیا کہ جب یہاں سے چلا جاؤنگا۔ دنیا میں کیا کرونگا۔ بلکہ یہ بھی خیال نہ آیا کہ یہاں سے جاؤنگا تمام راستے میرے لئے یکساں ہیں جب میں سفر کے انتظام پر پہنچ جاؤنگا

تمام راستے میرے لئے یکساں ہیں۔ جب سفر کے اختتام پر پہنچ جاؤنگا مجھے کوئی دوست نہ ملیگا۔

دس منٹ بعد میں نے لفافوں پر پتہ لکھنا شروع کیا۔ اور نصف گھنٹہ سے پیشتر کام ختم کر لیا۔ پھر میں نے چپکے سے دروازہ کھولا۔ اور زینہ سے اترنے لگا میں نے خیال کیا تھا کہ کسی کے دیکھنے کے بغیر باورچیخانہ میں پہنچ جاؤنگا لیکن میرا مالک جو کسی نکلا۔ جب آخری سیڑھی پر پہنچا۔ وہ بیٹھک سے باہر نکلا پورٹر۔ اسوقت دیا۔ پاؤں مکان میں کیوں پھرتے ہو۔

میں۔ میں باورچی خانہ میں پانی پینے جا رہا تھا۔ میں نے ختم ختم کر لیا ہے پورٹر۔ ماریھا سوگئی ہوگی۔ تم باورچیخانہ میں جا نہیں سکتی۔ تم کمرے سے پانی پی لو۔

میں اسکے کمرے میں گیا اور پانی پیا کیونکہ مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ اس اثنا میں مسٹر پورٹر میرے کمرے میں چلا گیا تھا۔ جب میں اپنے دروازہ کے قریب پہنچا۔ وہ لفافے لیکر کمرے سے باہر نکلا۔ میں نے اسکو سلام کیا۔ مگر مجھے جواب نہ دیا۔ میں اسکو کھڑے کے قریب کھڑا ہو کر جاتے دیکھتا رہا۔ اس نے مکان کا وہ دروازہ جو بازار کیطرف تھا مقفل کر دیا۔ میں نے خیال کیا کہ میں قیدی ہوں۔ اور یہ مجھے ماریھا سے ملنے کا موقعہ نہ دیگا۔

یکایک مجھے خیال آیا کہ ایک مرتبہ میں کھڑکی کی راہ سے نکل گیا تھا جب سب سو جائینگے میں لڑکوں کے کمرے میں چلا جاؤنگا۔ اور وہاں سے نکل جاؤنگا اسوقت مسٹر پورٹر اور اسکی بیٹی کے زینہ پر چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے خیال کیا کہ اپنے کمرہ کا دروازہ اندر سے مقفل کر دینا چاہیئے۔ مگر قفل ندارد تھا میں حیران تھا قفل کہاں گیا۔ شائد کہیں فرش پر گرا ہو۔ میں ہر چند قفل لا گیا۔ مگر کہیں نظر نہ آیا۔ میرے مالک نے اپنی بیوی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ جبتک تمام حال معلوم نہ ہو جائے۔ کارروائی کی جائیگی۔ اس سے مجھے قدرے اطمینان تھا۔

ان کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا۔

کہ ان میں پراسرار طور پر راز منکشف کرنے کی طاقت ہے۔ اس خیال سے میں تھرا اٹھا۔

جب میں اس قسم کے خیالات میں محو تھا۔ میں نے زینہ پر قدموں کی آہٹ سنی۔ اور خیال کیا کہ وہ مجھے جاگتا نہ دیکھیں۔ میں نے دیا گل کر دیا۔ اور بوٹ اور کوٹ اتار جھٹ بستر پر لیٹ کمبل اوڑھ پڑ گیا۔ قدموں کی چاپ میرے دروازہ کے ساتھ آ کر بند ہو گئی۔ چند منٹ کے بعد دروازہ کھلا۔ اسوقت مجھے نہایت قلق تھا۔ میں نہ ہل سکتا تھا نہ بول سکتا تھا بلکہ پڑا رہا۔ دروازہ سے روشنی کے آگے کھڑا ہو گیا۔ اور اس کا سایہ کمرے میں پڑنے لگا۔ کرنیں اسکے چہرے پر پڑتی تھیں۔ وہ بہت مخمور تھا اسی لیے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے مجھے دیکھا تو چونک کر پیچھے ہٹ گیا۔

پورٹر۔ کیا تم ابھی سوئے نہیں ہو۔

میں۔ نہیں۔ جناب میں آپ کے یہاں آنے سے ڈر گیا ہوں۔ میں مجرم تھا

پورٹر۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ تمہارے دل میں گناہ ہے۔ نیک لوگ کبھی نہیں ڈرتے میں کبھی نہیں ڈرتا۔ دعا مانگ کر سو جاؤ۔

یہ کہکر وہ دروازہ سے باہر نکلا۔ اور دروازہ بند کر کے قفل لگا دیا

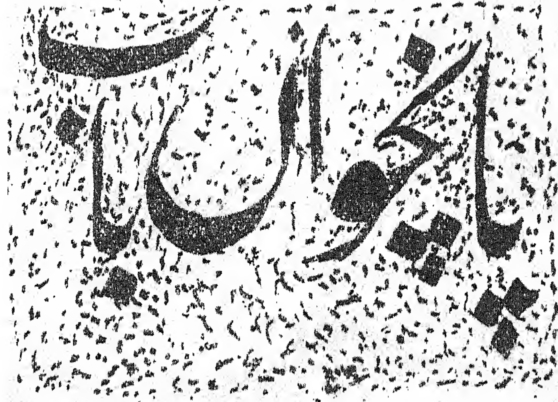
اب میں بالکل بے بس ہو گیا۔ اور میری رہی سہی امید جاتی رہی۔

میں اس آدمی کے قابو آ گیا تھا۔ میں بستر سے اٹھا۔ اور دیا سلائی تلاش کی مگر ایک نہ ملی۔ میں نے کھڑکی کھولی اور باہر دیکھا۔ اندھیرا گھپ تھا۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ پتہ تک کے ہلنے کی آواز نہ آتی تھی سوائے سیاہ بادلوں کے مجھے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ میں ایک ایسی خلیج کیطرف دیکھ رہا تھا جس کی کوئی تھاہ نہ تھی۔

ایک مرتبہ میں نے مایوسی کے عالم میں باہر گرنے کا خیال کیا۔ لیکن بلندی بہت تھی۔ میں نے پھر کھڑکی بند کر دی۔ تاکہ شیطان کے بہکانے سے نہیں گو دنہ پڑوں میں پسینے سے تر بتر ہو رہا تھا۔ مگر مارے سردی کے کانپ رہا تھا

میں مارے خوف کے سخت بیدل ہو رہا تھا۔ میں نہایت غم و اندوہ کی حالت میں بستر پر لیٹ کر اپنی قسمت کا انتظار کرنے لگا۔





جادو

مجھے یاد نہیں کہ میں کب اور کس طرح سو گیا۔ مگر میں سو ضرور ہو گیا یہ بھی یاد نہیں کہ میں کتنی دیر سویا جب میں بستر پر لیٹ گیا اس کے بعد کی کسی بات کا مجھے ٹھیک خیال نہیں۔ میں ان حقیقی اور خیالی باتوں میں اچھی طرح تمیز نہیں کر سکتا۔ اس رات جو واقعات ہوئے ان کو حتے الامکان صحت کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔

پہلے جب میں سو رہا تھا۔ مجھے یہ خواب آیا۔

میں اس زمانہ کی سیر دیکھ رہا تھا۔ جو گذر گیا تھا۔ وہی اکتوبر کی رات تھی جسکو میں تفصیل کے ساتھ بیان کر چکا ہوں۔ میں لڑکوں کے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا ہوا تھا میرے گرد وہ لوگ نظر آتے تھے جو مدتوں پہلے چلے گئے تھے چاندنی کی خوب بہار تھی جیسی اس رات کو تھی میں نے سب کنبہ کا معائنہ کیا۔ اور میں درخت پر سے زمین پر جاتے ڈر رہا تھا میری طرف منہ کر کے وہ لڑکی کھڑی تھی جو مجھے قدیم برج کے قریب ملی تھی

تھی۔ اسکے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ اسکے بال چاند کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ میں درخت سے اترنے لگا جب زمین کے قریب پہنچا میرے تمام اعضا سن ہو گئے۔ میں بے حس کھڑا ہو گیا۔ میرے سر کے اوپر ایک سرخ سانپ لہرا رہا تھا۔ مگر ہمکا سر نہ ہتا تھا۔ اس کی دو سرد آنکھیں نہایت چمک رہی تھیں۔ اور میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ مجھے مجال نہ تھی۔ کہ اسکی آنکھوں سے اپنی آنکھیں ہٹا سکوں۔ اس سانپ کی آنکھیں میں کشش مقناطیسی تھی جس سے میری آنکھیں اسکی طرف لگ رہی تھیں میں ہرچند چاہتا تھا کہ ادھر آنکھیں پھیر لوں مگر میرے میں یہ مجال نہ تھی غیر محسوس حرکت کے بغیر سانپ کی آنکھیں میرے قریب آ رہی تھیں۔ وہ میرے چہرے کے بالکل قریب پہنچ گئیں :

حتےٰ کہ وہ آگ کے گیندوں یا انگاروں کی طرح دہکنے لگیں اسوقت میری طاقت بالکل سلب ہو گئی۔ میرے تمام اعضا اینٹھ گئے۔ میرے ہاتھ سے شاخیں چھوٹ گئیں اور میں زمین پر گر پڑا :

نفس الامری واقع ::

جب میں بیدار ہوا تو یکایک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ گیا۔ گویا کوئی آہنی آلہ نیچے اوپر کیطرف اٹھا رہا تھا۔ میری آنکھیں کھلی تھیں۔ میرا تمام بدن اینٹھا ہوا اور بے حس تھا :

بستر کے پاس ایک ڈیسک پر ایک لیمپ رکھا تھا۔ جسکی روشنی ایک انعکاس کرنے والے آلہ کے ذریعے سے بعید ہو رہی تھی۔ اور یہ روشنی ایک عورت کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ یہ بوڑھی پورسٹ فقی۔ اس نے سیاہ مخمل کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی قمیض گلے تک چڑھی ہوتی تھی میری آنکھوں کی طرح اسکی آنکھیں خلاف معمول پھیلی ہوئی اور میری طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ اس کے اعضا بھی مردہ کی طرح اینٹھے ہوئے تھے۔ اسکے بشرہ سے کسی بات کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ اس کے سرخ بالوں اور منہ کا سایہ ایک پردے پر پڑتا تھا۔ اسکی آنکھیں گویا میری روح نکال کر اپنے میں جذب کر رہی تھیں :

پھر مجھے محسوس ہوا کہ میں بعض سوالات کا جواب دے رہا ہوں۔ مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ میں خود بخود جواب دیتا چلا جاتا تھا۔ یہ کسی پر اسرار طاقت کے ذریعہ میرے دماغ کے نہایت مخفی مقامات سے نکلتے تھے۔ تدریج میں بیدار اور بیہوش اور بے حس و حرکت لیٹا گیا۔

جب میں بیدار ہوا۔ میں اسی طرح پڑا تھا۔ جس طرح سویا تھا۔ یعنی کچھ کپڑے بدن پر تھے اور کچھ اتارے ہوئے تھے۔ روشنی مدہم تھی۔ اور آسمان سے دھڑا دھڑ بارش ہو رہی تھی۔ میرے اعضا سردی سے سن ہو رہے تھے اور میرا سر چکرا رہا تھا۔ تو مجھے سخت غریب لگی تھی کہ اول ہی اول مجھے جوڈکھ کی خوفناک آنکھوں کا خیال آیا۔ اور مجھے توقع تھی کہ مجھے کمرے کے کسی گوشے سے نظر آئیں گی۔ میں اکیلا تھا۔ اور معمولی چیزیں چاروں طرف دکھائی دیتی تھیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھے بہت دیر بعد خیال کرنے کی طاقت ہوئی۔ پھر میں سوچنے لگا۔ کہ یہ واقعہ خواب کا تھا۔ میرے دماغ میں سستی سی تھی وہ اپنا کوئی نشان نہ چھوڑ گیا تھا۔ ہر ایک چیز اسی حالت میں تھی جیسا کہ میں نے سوتے وقت دیکھی تھی۔

میں نے بستر سے اٹھ کر سرد پانی سے منہ دھویا۔ اس سے میری طبیعت کو قدرے فرحت ہوئی۔ لیکن میرے دماغ میں سستی سی تھی جو منہ ہاتھ دھونے سے بھی دور نہ ہوئی۔ جب میرے قوائے دماغ نے کام شروع کیا۔ عجیب و غریب خیالات آنے شروع ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میرے دماغ کی اصلی طاقت سلب ہو گئی ہے۔ ان آنکھوں کے زیر اثر آنے کی مجھے از حد خواہش ہو رہی تھی۔ مگر اس خیال سے میں کانپ رہا تھا۔ گویا میرے پر جادو چل گیا تھا۔ اور یہ جادو مجھے بے اختیار جوڈکھ کی طرف کھینچ رہا ہے۔

باوجودیکہ بہت سا عرصہ گذر گیا ہے۔ میری زندگی کے اس حصہ کی باتیں ایسی ناگوار ہیں کہ مجھے ان کے تذکرہ کی جرأت نہیں۔ البتہ یہ بیان کرنا

ضروری ہے کہ بعد ازاں میری زندگی پر انکا کیا اثر ہوا؛

مسٹر اوپیڈ نے جو دھمکی دی تھی۔ وہ ایسی ویسی نہ تھی۔ میرا جسم و روح اسکی بیٹی نے بالکل مسخر کر لیا تھا مجھے خیال ہو گیا تھا۔ کہ جوڈتھ کی اور میں اسطرح پادری کے ارادوں کا بالکل مطیع ہو گیا تھا، کہ جوڈتھ کی غیر حاضری میں زندہ نہ رہونگا۔ میں اس کے پیچھے کتے کی طرح پھرتا تھا۔

میں اسکی نظر میں نظر ملانے کی کوشش کرتا تھا۔ جب میں اسکی طرف چند منٹ دیکھ لیتا تھا میرے پر غنودگی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اس وقت میری روح اسکے قبضہ میں ہوتی تھی۔ جب کبھی مجھے نیند آتی تھی تو مجھے بہت کم نیند آتی تھی مجھے عجیب طرح کے خیالات آتے تھے؛

میری صحت پر اس سے بہت زبون اثر ہونے لگا۔ میرے چہرے کا رنگ اور گوشت اڑ گیا۔ گویا کوئی سانپ میرا خون چوس رہا ہے۔ اس عورت سے مجھے محبت نہ تھی۔ بلکہ ایک عجیب کشش تھی۔ میں اس کے قدموں پر گر منت کیا کرتا تھا کہ میرے پر رحم کرے۔ اور میرے سے محبت کرے۔ اور میری بیوی بنوں۔ میں اس سے بھاگ جانے کے لئے دنیا کی دولت بخوشی دیتا میں اسکا غلام تھا گویا اس نے مجھے پا بجولان کر رکھا تھا۔ لیکن یہ قید اس قسم کی تھی جو قیدیوں نے کبھی نہ دیکھی ہو۔

وہ اپنے اقتدار کو میرے پر استعمال کرنے میں بڑی سنگ دلی سے کام لیتی تھی۔ وہ میرے سے نفرت و حقارت کرتی تھی۔ اور مجھے ہیچ سمجھتی تھی اس نے مجھے زبان سے نہ بتایا تھا مگر میری حس اسقدر تیز ہو گئی تھی کہ میں خود بخود معلوم کر سکتا تھا۔

جوڈتھ (طنز سے) تم کو چاہیئے تھا کہ جسوقت میرے باپ نے تم کو کہا تھا اسوقت میرے ساتھ شادی کر لیتے اب وقت گذر گیا؛

میں جانتا تھا کہ وہ مجھے ستا کر اور خوش ہو کر میرے ساتھ شادی کرنے لگی مجھے اسکا یہ خیال اسطرح نظر آتا تھا۔ گویا اسکا دماغ ایک چھاپہ شدہ کتاب تھی اور میں اسکو پڑھ رہا تھا؛

میں اس اثنا میں لڑکوں کی نگرانی کا کام بھی کرتا تھا۔ مگر اس حالت زار میں لڑکوں کی نگرانی بخوبی نہ ہو سکتی تھی۔ مسٹر لوپر مدرسہ میں بہت آتا جاتا میرے ساتھ حسب معمول سلوک کرتا تھا۔ مگر ترچھی نظر سے میرے پر فتح پانے کی خوشی کا اظہار ضرور کرتا تھا۔ مدرسہ کے اوقات کے وقت مجھے باورچی خانہ میں داخل ہونے یا مارتھا کے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت نہ تھی۔ بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ مارتھا نے کئی مرتبہ میرے پاس آنے کی کوشش کی تھی۔ بلکہ ایک دفعہ میرے کمرے کے باہر میرے سے باتیں کرنے کے ارادہ سے بھی آئی ہوئی تھی۔ مگر پادری اور اسکی بیٹی بہت چوکس تھی۔ اور اسکے ارادہ کے پورا ہونے کا موقعہ نہ تھا۔ کھانے کی میز پر بیٹھتے تھے تو بھی اس کی بات بات مدنظر رکھتے تھے اور نظر اٹھانے نہ دیتے تھے۔ مبادا کہ وہ میرے ساتھ اشارے کنارے سے کسی طرح کی بات کرتے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ متفکر اور مغشوش نظر آتی ہے۔

میں اس سے ملاقات کرنے کی کوشش یا خواہش نہ کرتا تھا۔ میں زندگی کی ہر ایک چیز سے سوائے ایک شبے کے قطع تعلق کر لیا تھا۔ ایک روز میں بالاخانے میں سونے کے ارادہ سے جا رہا تھا۔ وہ مجھے پہلے زینہ پر ملی اور آہستہ آواز میں کہنے لگی۔ ماسٹر سیلاس یہ لوگ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ تمہاری صورت میں بالکل فرق آگیا ہے۔ تم اس دنیا کے باشندے معلوم نہیں ہوتے۔ کیا میں تمہاری امداد کر سکتی ہوں۔ میرے سے امداد مانگتے ہیں تردد نہ کرو۔ میں ان سے ڈرتی نہیں۔ اگر میری جان بھی جائے میں تمہاری مدد کرنے میں دریغ نہ کروں۔

میں۔ تم میری درد نہیں کر سکتی ہو۔ میں تمہارا مشکور ہوں۔

مارتھا۔ کہ یہ سچ ہے کہ تم مس جوڈتھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔

میں۔ (دل میں ڈر کر) ہاں امید ہے۔

وہ خاموش کھڑی رہی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

مارتھا۔ غریب لونڈے تمہارے پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے مجھے یقین

ہے کہ اس عورت نے تمہارے پر جادو کیا ہے۔

اسوقت ہماری طرف قدموں کی چاپ آتی ہوئی سنائی دی۔ جس سے مجھکو معلوم ہوگیا کہ جاسوس بالکل قریب پہنچ گئے ہیں۔ میں اپنے کمرے کی طرف چلا۔ اور مارتھا۔ یہ کہہ کر میرے پر بھروسہ رکھنا دوسری طرف روانہ ہوئی۔

ایک روز گرجا میں جو معزز لوگ نماز پڑھنے آتے تھے پادری نے کی چاء کی ضیافت کی میں بھی ضیافت میں شریک تھا۔ اور مس جوڈتھ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ میرے ساتھ مہربانی اور الفت سے سلوک کرتی تھی۔

جب کھانے سے فراغت ہو چکی۔ ہم دونوں کمرے کی کھڑکی کے قریب جا بیٹھے۔ مس جوڈتھ اپنی کرسی میرے پاس سرکا لائی۔ وہ کبھی کبھی اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتی تھی۔ اسکے لمبے بال میرے گالوں پر مس کرنے لگے۔ اس نے باغ میں ایک چیز کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کبھی کبھی میری طرف چور نظر سے دیکھتی تھی۔ اسکی نظر میرے جسم میں آگ کے شعلے یا بجلی کے شرارے کا اثر ہوتا تھا۔

کمرے کی دوسری جانب مسٹر پورٹر اپنے دوستوں سے آہستہ آہستہ آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ وہ میرے اور جوڈتھ کے متعلق گفتگو کرتے تھے۔ کبھی کبھی ایک جملہ مجھے بھی سنائی دیتا تھا۔

پورٹر۔ وہ اسپر فدا ہے جس جگہ وہ قدم دھرتی ہے۔ اس پر نثار ہوتا ہے۔ خاکی انسان سے اسطرح محبت کرنا گناہ ہے۔ مگر وہ سونے سے بھی زیادہ قیمتی خزانہ ہے۔

ایک شخص۔ ہاں وہ پرہیزگار اور نایاب چلن لڑکی ہے۔ مگر مسٹر راڈویل کا کیا حال ہے؟ میرے خیال میں اس کی مسٹر راڈویل سے شادی ہونے والی ہے

پادری۔ اگر میں اپنی اکلوتی بیٹی کو اس گنہگار کے سپرد کر سکتا تھا۔ لیکن اسکے دل کو شریر آدمیوں کے راستے سے برگشتہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ بڑا ہی

ہی سنگدل اور شریر آدمی نکلا یہ معلوم ہوا تو میں نے اس سے صاف صاف کہدیا کہ میں اپنی لڑکی کی تمہارے ساتھ شادی نہ کرونگا۔
اس شخص نے جس سے پادری مخاطب تھا اس کے قول کی صحت تسلیم کی۔

پادری۔ (میری طرف اشارہ کرکے) اس نوجوان کے پاس روپیہ نہیں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اسکو شرافت خاندانی پر ناز نہیں۔ مگر میری تعلیم سے اسکے دل میں پارسائی اور انکساری پیدا ہو گئی ہے۔ جن لوگوں نے ان سے بھلائی کی ہے۔ وہ انکی تعظیم کرتا ہے۔ کیا یہ باتیں دنیا کے مال و دولت سے عمدہ نہیں

مسز ہمفری۔ مگر ہمارے لئے جو اس دالعمن میں رہتے ہیں۔ تھوڑی سی دولت کی بھی ضرورت ہے۔

پادری۔ بیشک مگر جو لوگ نیک اور پارسا ہیں۔ انکے لئے روکھی سوکھی روٹی اور پانی کا ایک پیالہ کافی ہے۔

ان کے درمیان اس قسم کی اور گفتگو بھی ہوتی رہی۔ بتدریج تمام حاضرین رخصت ہو گئے آخر ہم اکیلے رہ گئے۔ میں اور جوڈتھ بدستور کھڑکی میں بیٹھے رہے۔ ہم مہمانوں کو باغ کی روش پر جاتا دیکھ رہے تھے۔ پادری انکے آگے جا رہا تھا۔

میں۔ (جوڈتھ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر) اگر تم میرے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی سلوک کرتیں کہ جیسا کہ آج کیا ہے۔ میں بہت ہی خوش ہوتا۔

اس نے میرا ہاتھ حقارت سے ہٹا دیا اور کہنے لگی۔ احمق میں نے تمہاری خاطر آج شام تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ میں نے بیوقوف لوگوں کو دھوکہ دینے کے خیال سے ایسا کیا ہے۔ تاکہ جو میں کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے لئے ایک معقول وجہ پیدا ہو جائے۔ تم دیکھتے ہو کہ میں اپنے عاشق سے کوئی راز چھپانا نہیں چاہتی۔ تکو بعد ازاں مجھے پر الزام دینے کا موقع نہ ملے گا کہ میں نے تمہارے سے دھوکہ کیا۔ میں اب

صاف صاف بات کہتی ہوں۔ اس سے تم کو چھپ کر باتیں سننے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ تم کو پھولوں کے پودے کے پیچھے کھڑے ہوکر کوئی نئی بات سنائی نہ دیگی۔

میں۔ (بے چینی سے) کیا تمکو یہ بات معلوم ہے؟

جوڈتھ۔ میں یہ بھی جانتی ہوں اور تمہارے دل کے ہر ایک خیال کو بخوبی جانتی ہوں۔ تم میرے سے کوئی چیز چھپا نہیں سکتے۔ میں تم سے کوئی سوال تو تم کو جواب دینا پڑیگا۔

میں۔ میں خوف سے خاموش ہو رہا۔

جوڈتھ۔ سیلاس کارسٹن۔ یا تمہارا جو نام ہے۔ اب سنو۔ تم نے مجھے نہایت ذلیل کیا ہے۔ میرے باپ نے تمکو کہا کہ میرے سے شادی کرو بے شک یہ تجویز نہایت مایوسی کی حالت میں پیش کی گئی تھی۔ لیکن اگر تم چھپ کر ہماری باتیں نہ سنتے تو تم کو یہ امر معلوم نہ ہوتا۔ تم نے باوجود کمینہ۔ پاجی اور حقیر ہونے کے میرے سے شادی کرنے سے انکار کیا۔ تم نے جس کو میں اپنے پاؤں تلے کی خاک سمجھتی تھی اگر تم اس وقت میرے سے شادی کرنا منظور کرتے میں اس نفرت کو جو تمہاری طرف سے میرے دل میں تھی کم کر دیتی۔ میں حتے المقدور اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتی۔ بلکہ میں تمہاری شکرگذار ہوتی کہ تم نے مجھے شرمساری اور ندامت سے بچا لیا ہے۔ گو اس بات کی تمکو خبر نہ ہوتی۔ اب میں تمکو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ تاہم میں تمہارے ساتھ اسلئے شادی کرونگی کہ تمکو ذلیل کروں تم کو کٹھ پتلی بناؤں۔ اور تمہاری زندگی کو تلخ اور دوبھر بنا دوں۔ میں تم کو یہ باتیں بے دھڑک اور جرأت سے بتا رہی ہوں۔ تم میرے حلقہ بگوش غلام رہوگے۔ جیسا کہ پہلے ہو۔ تم میری خوشامد اور پاپلوسی کروگے۔ اور پھر گے کہ میرے سے محبت کرو۔ جیسا کہ پہلے منت سماجت کرتے ہو۔

چھٹا باب

شادی

جو ڈلہ نے مجھے سچ کہا تھا۔ اس کی باتوں سے میرے دل میں بہت خوف پیدا ہوا۔ ہماری شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ میں اس روز کا خوف سے انتظار کرنے لگا۔ تاہم مجھے اس کی آمد کا ایک طرح سے شوق بھی تھا۔ میں جانتا تھا کہ شادی سے میری تمام عمر مصیبت اور تکلیف میں کٹیگی تاہم یہ بھی جانتا تھا کہ شادی کرنی پڑیگی۔ میں آئندہ زمانہ کی نسبت خیال کرنے کی جرات نہ کرسکتا تھا۔ نہ میں آئندہ زمانہ کی تصویر صفحہ دماغ پر بنانے کی کوشش کرتا تھا۔ میں حالت بیخودی میں تھا۔ میری قوت تمیز عنقا ہو گئی تھی میں آئندہ زمانہ کا منتظر تھا۔ اور اس امر کی کچھ پرواہ نہ تھی کہ میرا انجام کیا ہوگا۔

جو لوگ زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہیں۔ ان کو یہ باتیں قرین قیاس معلوم نہ ہونگی۔ اگر اس پُر اسرار اثر کا لحاظ کیا جائے۔ جو میری زندگی پر پڑا تھا۔ میں جرات سے کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کی عموماً ایسی ہی حالت ہے جو اس وقت میری تھی۔ کیا آئے دن یہ دیکھنے میں آتا کہ لڑکیاں ان مردوں سے شادی کر لیتی ہیں۔ جنکی نسبت وہ جانتی ہیں کہ وہ شرابی بدچلن ہیں۔ حالانکہ لڑکیوں کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ان سے شادی کر لی تو تمام عمر مصیبت اور تکلیف میں گذرے گی ؛

کلیا جواہری اور شرابی معمولی حالت میں اس اثر سے واقف نہیں ہوتے کہ وہ اپنے جسم اور روح کو برباد کر رہے ہیں۔ یہ کہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جو انکو یتیم خانہ شفاخانہ اور پاگل خانہ میں لیجانے کا باعث ہونگے۔ تاہم وہ اپنے خبط کو روک نہیں سکتے۔ اور دیکھتے دیکھتے چاہ ادبار اور تباہی میں کود پڑتے ہیں؛

اس طرح زمانہ گذرتا گیا اور شادی کا دن آیا۔ مجھے اس روز کی بات بات اور تمام واقعات بخوبی یاد ہیں۔ شادی کی رسم گرجا میں لڑکی کے حسب ادا کرلی تھی۔ اس شہر کے تمام معزز لوگ اس تقریب میں شامل ہونے والے تھے۔ مسٹر لیوپرٹر نے شادی کی ضیافت کا کھلے دل سے اہتمام کیا تھا؛

جب میں ضیافت کے کمرہ میں داخل ہوا وہاں لوگوں کا ہجوم ہو رہا تھا۔ دو تین خوبصورت نوجوان دولہا کے دوستوں (مہمانوں) کے طور پر مدعو کئے گئے تھے۔ وہ پہلے بھی گھر میں آیا کرتے تھے۔ دو درشت مزاج لڑکیاں دولہن کی خومیں منتخب کی گئیں تھی۔ یہ مسٹر ہمفریہ کی بیٹیاں تھیں۔

مگر کسی شخص نے شادی کا لباس نہ پہنا تھا۔ کیونکہ یہ لوگ اس عیسائی فرقے کے پیرو تھے جس میں فوق البھڑک پوشاک پہننی ممنوع ہے تمام کا لباس سیاہ تھا۔ گویا لوگ جنازہ کی نماز پڑھنے آتے تھے۔

انمیں سے ہر ایک آدمی نے مجھے متانت سے سلام کیا۔ مگر انکے بشرے سے مسرت یا خوشی کے آثار نہ پائے جاتے تھے۔ کیونکہ خوش ہونا اور شریر ہونا انکے خیال میں یکسان تھا۔

مکان کے دروازہ پر دو تین سیاہ ٹمٹم کھڑے تھے۔ جب سب تیاریاں ہو چکیں۔ ہم باہر نکلے۔ سارہ تھا بال میں کھڑی تھی۔ اس نے مکان کے کواڑ کو پکڑ رکھا تھا۔ میں نے اس راستے جب وہ سیڑھیوں کے پاس سیری گھاٹ میں کھڑی تھی اس سے کوئی بات نہ کی تھی؛

کے کوٹ کو پکڑا ہوا تھا۔ میں نے اس رات سے جب وہ سیڑھیوں کے پاس میری گھات میں کھڑی تھی اس سے کوئی بات نہ کی تھی۔ بلکہ اس کو کھانے کے وقت کے سوا کبھی دیکھا تک نہ تھا۔ جب میں باغ کی طرف چلا۔ مسز ہمفریہ میرے بازو کے سہارے جا رہی تھی۔ اس نے میرے پیچھے ایک پرانی جوتی پھینکی۔ وہ حیران تھی۔ مسٹر لورسٹر اسکے پاس ذرا ٹھہر کر اس کو کافروں سی رسم ادا کرنے پر کوسنے لگا۔

گو گرمی کا وسط تھا۔ صبح کا منظر دلکش نہ تھا۔ افق کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آسمان کا رنگ شیشے کی طرح تھا۔ بوندا باندی ہو رہی تھی۔ اور دور کی چیزیں نظر نہ آتی تھیں۔ بھیگے ہوئے درختوں سے پانی کے قطرے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ ہر ایک پھول کی پنکھڑیاں پانی سے لبالب بھری ہوئی تھیں۔ ہر ایک پتے اور گھاس کے ہر ایک تنکے پر پانی کے قطرے گرنے کو تیار تھے۔ سینکڑوں کی سڑک پر چھوٹے چھوٹے پانی کے جوہڑ تھے۔ جولائی کے مہینے کا کوئی کرم یا پرندہ باہر نظر نہ آتا تھا۔ ہوائیں خاموش تھی۔ گویا قدرت کی تمام آوازیں دم بخود ہو گئی تھیں۔ صرف بارش کی ٹپ ٹپ سنائی دیتی تھی۔ اور درختوں کے ہلنے کی آواز جب پانی کے بوجھ سے سبکدوش ہونے کے لئے جو بارش نے ان پر ڈال دیا تھا۔ جنبش کرتے تھے۔

چھوٹا گرجا سرد اور تاریک تھا۔ اور ہر ایک چیز موسم کے اثر سے مرعوب تھی۔ کھڑکیوں سے مدھم روشنی آتی تھی۔

مسز ہمفریہ۔ ابر سے متخالف ہو کر۔ یہ دن شادی کے لئے موزوں نہیں۔

میں۔ یہ تجہیز و تکفین کے لئے بالکل موزوں ہے۔

اس نے میری طرف تعجب سے دیکھا۔ دولہا کے منہ سے ایسا جملہ سنکر وہ ضرور حیران ہوئی ہوگی۔

شادی کی رسم ادا ہوئی۔ میں نے جوڑو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس روز

میں نے اول مرتبہ گرجا میں ہی جوڈتھ کے چہرے کو دیکھا تھا۔ اس کا رنگ فق تھا۔ اس کے بشرے سے خشونت پائی جاتی تھی گویا اس نے ایک نفرت انگیز کام کرنے کے لئے اپنے دل پر جبر کیا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ کو مس کیا تو وہ چونکی۔ وہ کانپی۔ مگر اس کے طرز سے پایا جاتا تھا کہ اس کے دل میں سختی اور حقارت بہت کم ہے کیونکہ اسکے آنسو جاری تھے

مسٹر نورٹر بھی بے چین اور مضطرب تھا میں اس کی دعا کو میت کی دعائے خیر تصور کرتا تھا۔ آخر دعا ختم ہوئی۔ تمام جماعت گرجے سے نکلنے کے پیشتر دروازہ کے قریب جمع ہوئی۔ جوڈتھ اور اس کا باپ دروازہ کے قریب ایک چھوٹے کمرے میں چلے گئے۔ دروازے کے پاس مجھے ایک چھوٹی چمکدار چیز نظر آئی۔ یہ ایک سنہری ڈبیہ تھی۔ میں نے اس کو اٹھایا اور انگلی سے اس کی کمانی دبا کر اسے کھولدیا۔ میرے دل میں اسوقت عجیب سنسنی پیدا ہوئی۔ اس میں ایک چہاردہ سالہ لڑکی کی تصویر تھی۔ اسکی شکل اس لڑکی سے ملتی جلتی تھی۔ جو مجھے قدیم برج کے پاس ملی تھی۔

میرے دل میں سوال پیدا ہوا یہ تصویر یہاں کون لایا اور کیونکر آئی؟ میں نے اسکو احتیاط سے جیب میں رکھ لیا۔ اور اس خیال میں تھا کہ اگر کوئی شخص مانگے گا اسکو دیدونگا۔

ہم گاڑیوں پر سوار ہوکر مسر لگفر کی طرف چلے وہاں پہنچے تو کھانا طیار تھا۔ شام کے وقت مہمان رخصت ہوگئے مگر کسی نے کسی قیمتی چیز ضائع ہونے کا ذکر نہ کیا۔ اور تصویر والی ڈبیہ کا راز ایک معمہ لاینحل رہا۔ چونکہ میں اس تصویر کو دینے کا چنداں خواہش مند نہ تھا میں نے یہ نہ پوچھا کہ یہ کسی کی ہے۔ میں نے اسکو قیمتی خزانے کی طرح پاس رکھا۔ اور نہ معلوم کیا وجہ تھی۔ اس روز کے غم والم کے باوجود اس تصویر سے مجھے گونہ امید ہوئی۔

جب بار تھامیز پر تھا تو لکو کھانا کھلا رہی تھی۔ اس نے آہستہ

سے میرے ہاتھ میں کاغذ کا ایک پرزہ رکھ دیا۔ میں نے اسکو فی الفور پکڑ لیا تھوڑی دیر کے بعد مہمان سب رخصت ہو گئے۔ جوڈیتھ اپنے کمرے میں کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی تھی۔ اور مسٹر پوویٹر اپنے گودام گھر سے برانڈی کی بوتل نکال رہا تھا۔ میں نے اس فرصت کے وقت میں اس پرزہ کو کھولا۔ اس میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہوا تھا جس کو میں نے بمشکل پڑھا۔

یہاں یہ میرا آخری روز ہے۔ میں کل صبح چلی جاؤنگی۔ میرا پتہ یہ ہے نمبر [illegible] پیریک سٹریٹ کے مکانات۔ ایلنگ روڈ۔ کیمڈن ٹاؤن لنڈن۔ اپنی حفاظت کرو۔ خدا تم کو مدد دے۔ مارتھا۔

گویا میرا ایک دوست بھی جانے والا تھا۔ اسکے جانے کے بعد میں شیر کے بھٹ میں اکیلا رہ گیا۔ میرے دل میں خوف اور مایوسی کا نیا خیال پیدا ہوا۔

دوسرا حصہ

وسیع دنیا میں

پہلا باب

لنڈن کا سفر

میں رشتہ ازدواج کو برداشت نہ کر سکا اور بھاگ نکلا شادی کی رات سے ایک ماہ بعد میں نے پادری کے مکان کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دی۔ میں یہ نہ بتاؤنگا کہ اس ایک ماہ میں کیا واقعات ہوئے ان انتیس دنوں میں میں نے جو مصیبتیں سہیں۔ میں کا کسی سے تذکرہ نہ کرونگا:

اکتیس دیں اگست کی رات کو میں اپنے کمرے میں دبے پاؤں نکلا اور لڑکوں کے کمرے میں گیا ان میں سے کسی نے نہ تو مجھکو دیکھا نہ میرے آنے کی آواز سنی۔ میں نے کمرے کی کھڑکی کھول دی۔ اور ناشپاتی کے درخت کے ذریعے باغ میں اتر گیا۔ اسوقت مجھے ایک گذشتہ رات کا خوفناک خواب یاد آیا۔ میں خیال کرتا تھا۔ کہ سرخ سانپ درخت کی کسی شاخ سے لپٹا ہوگا۔ لیکن میں زمین پر صحیح اور سالم پہنچ گیا:

تین منٹ سے کم عرصہ میں سڑک پر پہنچ گیا۔ میں آوارہ گرد بے

خانمان مگر آزاد تھا۔ میرے پاس صرف شادی کا لباس اور کپڑوں کا ایک اور جوڑا تھا۔ یہ جوڑا میں نے ایک کپڑا میں باندھ لیا تھا۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ میں نے اس گھر پر آخری نظر ڈالی۔ اور تیزی سے چلا۔

میں خیال کرتا تھا کہ اپنے قدیم واقعات کو پیچھے چھوڑ چلا ہوں۔ اور پھر انکو دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ کیا میرے خیالات ٹھیک تھے۔ ہم آگے چل کر دیکھیں گے۔

میں شہر ہی کی طرف چلا۔ میں گرجے کے پاس سے گذرا تو تمام بدن تھرا اٹھا پھر میں شہر کے اندر میں داخل ہوا اور خانقاہ کے کھنڈروں میں پہنچ گیا میں نے ان کھنڈروں کو ۱۱ اکتوبر کی رات کے بعد کبھی نہ دیکھا تھا۔ لیکن قدیم برج کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ مجھے توقع تھی کہ حسین ماہ جبین لڑکی جس سے پہلے ملاقات ہوئی تھی۔ پھر ملیگی۔ مگر برج کے چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ اور وہاں کوئی ذی روح بشر نظر آتا تھا۔

میں کہاں جا رہا تھا۔ لنڈن کو جا رہا تھا کے پاس میں اس کا رقعہ احتیاط سے رکھے چھوڑا تھا۔ میں جانتا تھا کہ کسی قسم کی ملازمت ملنے تک مجھے اپنے مکان میں رہنے دیگی۔ میں نے کسی شہر میں جا کر کپڑوں کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تاکہ روٹی اور مکان مل سکے مجھے خیال نہ تھا کہ لنڈن کی سڑک کدھر ہے۔ لیکن میں اس سڑک پر جلد جلد جا رہا تھا۔

پندرہ منٹ کے اندر میں کھلے میدان میں پہنچ گیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد مجھے میل کا پتھر پڑا ہوا نظر آیا۔ لنڈن کی طرف کا اس سے مجھے بحیرت اطمینان ہوا۔ میلوں کا نمبر گھس گیا تھا۔ مگر چونکہ میں ٹھیک راستہ پر جا رہا تھا۔ میں نے اس امر کا کچھ خیال نہ کیا۔ اور میں بہت طمانیت کے ساتھ آگے بڑھا۔

صبح کے قریب میں ایک بڑے قدیم طرز کے گاؤں کے قریب پہنچا۔ چونکہ میں نے آرام کی جگہ تلاش کی۔ مگر گاؤں کے مکانات کے دروازے بند تھے اور سب لوگ سوئے پڑے تھے۔

آخر میں گاؤں کے گرجے کے پھاٹک پر پہنچا جس کے احاطہ میں بہت درخت تھے۔ میں نے خیال کیا کہ یہاں آرام کرنے کی کوئی جگہ ضرور ہو گی۔ میں پھاٹک کھول کر اس کے احاطے کے اندر داخل ہوا۔

گرجے کے صحن میں پانی کی ایک ندی چلتی تھی۔ اسکے ایک مقام پر ایک تختہ بطور پل پھینکا ہوا تھا۔ میں نے ندی سے جھک کر پانی کا ایک چلو لیا۔ اور اپنا منہ دھویا۔ اور پھر پانی پیا۔ اس سے مجھے فرحت ہوئی۔ اور تر جا میں چلا۔

یہ جگہ میرے آرام کرنے کے لئے بہت عمدہ تھی۔ شور و غوغا کا نام نہ تھا۔ میں ایک قبر کے پتھر پر لیٹ گیا۔ اور کپڑوں کی گٹھڑی سر کے نیچے رکھ لی۔ چونکہ میں بہت تھکا ہوا تھا۔ باوجود سردی کے میں گھوک سو گیا۔

جب میں بیدار ہوا آفتاب خوب درخشاں تھا۔ اور پرندے راگنیاں گا رہے تھے۔ کچھ وقت تک میں حیران تھا کہ میں کہاں ہوں لیکن پھر اپنی حالت سمجھ میں آئی۔ میں پتھر کی سل پر سر بسجود ہو کر خدا تعالےٰ کی جناب میں شکریہ ادا کرنے لگا جس نے مجھے ظالموں کی غلامی سے چھوڑایا تھا۔ اور اپنی آئندہ سلامتی کی صدق دل سے دعا مانگی۔

جب میں نے سجدے سے سر اُٹھایا۔ میں اکیلا نہ تھا۔ میرے تھوڑے فاصلے پر ایک شریف بوڑھا بیٹھا تھا۔ جس کے کپڑے دہقانوں کے سے تھے۔ اور وہ میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

بوڑھا۔ (خوش آواز سے) نوجوان سلام۔ تم سرد پتھر پر سوتے ہوئے میرے خیال میں تم تمام رات سفر کرتے رہے ہو۔

میں۔ ہاں جناب

بوڑھا۔ بہت دور سے آئے ہو۔

میں۔ شہر ہی سے آیا ہوں۔

بوڑھا - ابھی وہ تو صرف دس میل کے فاصلے پر ہے۔ تم کو چاہئے تھے کہ تمام رات آرام سے سوتے اور اس وقت روانہ ہوتے۔ سردی سے نہیں نقصان ہوگا۔ تم بہت مضبوط معلوم نہیں ہوتے۔ تم کہاں جا رہے ہو -

میں متردد تھا کیونکہ بوڑھا مجھے غور سے دیکھ رہا تھا - اور میں نہ چاہتا تھا کہ اپنا سراغ پیچھے چھوڑ جاؤں -

بوڑھا - معاف رکھنا میں نے یہ بے تکلفانہ سوال کیا ہے۔ جب تک کچھ کھاؤ تو تم آگے سفر کرنے کے قابل نہ ہوگے۔ گاؤں میں ایک سرائے ہے وہاں سے کھانا خوب ملے گا - اسکے منتظم اچھے آدمی ہیں - ارزاں نرخ پر سب کچھ مہیا کرتے ہیں!

کھانے کا نام سن کر میں کچھ شرمندہ سا ہو گیا۔ کیونکہ میرے پاس ایک پیسہ تک نہ تھا۔ تا وقتیکہ میں فاضل کپڑے فروخت نہ کرتا مجھے ایک نوالہ ملنے کی امید نہ تھی - میں نے کپڑوں کی گٹھڑی اٹھائی اور اسکو سلام کر کے روانہ ہوا

بوڑھا - ٹھیرو - ٹھیرو - ایک منٹ کے لئے یہاں آؤ

میں اسکے قریب گیا جیسے پہلے سے کبھی زیادہ غور سے دیکھنا شروع کیا -

بوڑھا - چلو ناشتہ میرے ساتھ تناول کرو - مجھے تمہاری صورت پسند ہے میں تمکو آوارہ گرد نہیں سمجھتا -

میں - آوارہ گرد

بوڑھا - ہاں تم جانتے ہو آوارہ گرد کون ہوتے ہیں!

میں نے سر ہلایا - میری اس ناواقفیت سے بوڑھے کے دل میں شک پیدا ہوا - وہ خیال کرنے لگا - یہ میں نے بہانہ کیا تھا۔ پھر میرے بشرے سے اسکو میری صداقت کا یقین ہو گیا!

بوڑھا - شکر ہے اگر تم کو اس لفظ کے معنی معلوم نہیں - تم وہ نہیں ہو سکتے جو اس سے مراد ہے آؤ میرے ساتھ چلو!

ہم اس پھاٹک کے مقابل کے ایک اور پھاٹک سے جس سے میں گرجا میں داخل ہوا تھا۔ باہر نکلے۔

بوڑھا۔ میں ہمیشہ پانچ بجے بیدار ہوتا ہوں۔ اور اگر موسم بہت خراب نہ ہو۔ گرجے تک سیر کرتا ہوں۔ یہ کئی سال سے میری عادت ہے۔ اور جب تک میں وہاں۔ (گورستان کی طرف اشارہ کر کے) نہ پہنچا دیا جاؤں میری یہی عادت رہیگی۔ لیکن اس خفیف واقعہ میں تا خیر ہوئی اپنے کیلئے ورزش اور صبح کی ہوا خوری سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں لا شک البتہ قبروں کے پتھروں پر سونا اس مقصد کے لئے چنداں مفید نہیں؛

دس منٹ بعد ہم ایک پھاٹک کے سامنے پہنچے۔ بوڑھے نے قفل کھولا اور ہم اندر گئے۔ صحن میں ایک باغ تھا۔ اسکی ایک روش سے ہم ایک نہایت خوبصورت مگر مختصر مکان میں پہنچے۔ اس کے چاروں طرف پھولوں کی بیلیں چڑھی تھیں۔ باغ میں پھولوں کے تختے بہت نفیس تھے ایک طرف انگورستان تھا۔ دوسری طرف نہایت گھنا۔ اور رنگدار پودے تھے۔ صبح کے آفتاب کی سنہری کرنوں میں باغ وغیرہ کا نظارہ نہایت سہلونا معلوم ہوتا تھا؛

میں۔ (دل میں) یہ اس مکان سے جہاں سے میں آیا ہوں کیا مختلف ہے

بوڑھا۔ کیا یہ مقام خوبصورت نہیں۔

میں۔ بیشک بہت خوشنما اور خوبصورت ہے۔

وہ مجھے ایک چھوٹے کمرے میں لے گیا۔ اس میں بہت عمدہ اور پر تکلیف فرنیچر تھا۔ ناشتہ میز پر چنا تھا۔ ایک ادھیڑ عمر خادم۔ ہمارے جانے کے چند منٹ بعد دوسرا پیالہ اور تشتری اور چھری کانٹا لے آئی ہم نے انڈے اور گوشت کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کیا۔ کھانے کے بعد نہایت نفیس چاہ کی دو پیالیاں نوش کیں میں نے عمر بھر اتنی لذیذ کھانا کبھی نہ کھایا تھا۔ اور میں نے خوب سیر ہو کر تناول کیا؛

میرا میزبان میری طرف کبھی کبھی تعجب سے نگاہ کرتا تھا۔ گویا وہ مجھے دیکھکر حیران تھا۔
بوڑھا۔ میرے خیال میں تم متھیا ڈسٹ فرقہ کے عیسائی ہو
میں۔ جناب مجھے یہ فخر حاصل نہیں۔
بوڑھا۔ تمہارے لمبے بالوں اور سیاہ لباس سے مجھے یہ خیال آتا تم بہت ملتین معلوم ہوتے ہو۔ آہا میں بھانپ گیا۔ تم معلم ہو۔
میں۔ بیشک تمہارا یہ خیال درست ہے۔
بوڑھا۔ اسی لئے تمہاری صورت مصیبت زدہ معلوم ہوتی ہے۔ شاید تمکو تنخواہ قلیل ملتی ہوگی۔ میرے خیال میں تم اپنی آسامی چھوڑ آئے ہو
میں۔ ہاں جناب۔
بوڑھا۔ کیا تمکو کوئی مل گئی ہے۔
میں۔ بالفعل نہیں۔
بوڑھا۔ اسوقت تم کہاں جاتے ہو۔
میں۔ میں لنڈن کو جاتا ہوں۔
بوڑھا۔ شاید وہاں تمہارے دوست ہونگے۔
میں۔ (تردد کے بعد) ہاں میرا ایک دوست ہے جو شاید میری مدد کریگا۔
میں اسکو مختصر جواب میں اس لئے دیتا تھا کہ میں اسکو تمام حالات بتانے میں متامل تھا۔ مگر وہ ایسا حلیم اور نرم دل معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اس سے رحم کی امید ہوئی۔ مگر چونکہ میں طبعاً کم گو تھا۔ میں چپ رہا۔
بوڑھا۔ کیا تم پیدل ہی لنڈن جاؤ گے
میں۔ ہاں جناب میرا لنڈن جانیکا کوئی اور ذریعہ نہیں۔
بوڑھا۔ مگر تمہارے پاس کچھ روپیہ ضرور ہوگا۔ تمہارے آقا نے ملازمت چھوڑنے پر تمکو کچھ رقم دی ہوگی۔
میں۔ مجھے روپیہ نہیں ملا۔ میں بھاگ آیا ہوں
بوڑھا۔ روپیہ نہیں ملا۔ وہ جگہ بھی عجیب ہوگی مجھے تعجب نہیں کہ تم

وہاں سے فوراً آ سکے۔ مگر یوں تو تم پیدل بھی روپیہ بغیر لنڈن نہیں پہنچ سکتے۔

میں۔ میرے پاس کپڑوں کا ایک فالتو جوڑا ہے۔ میں اسکو کسی شہر میں جا کر بیچ سکتا ہوں۔

بوڑھا کچھ دیر تک سوچتا رہا۔ اور پھر کہنے لگا۔ یہ کپڑے میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ میں ان کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ میں تم کو ایک اشرفی قرض دونگا۔ یہ تم کو لنڈن میں تمہارے دوست کے پاس پہنچا دیگی۔ اور تمہاری جیب میں کچھ روپیہ بھی بچ رہے گا۔ جب اشرفی واپس بھیجو گے۔ تم کو کپڑے پہنچا دیئے جائینگے۔ یہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ریلوے اسٹیشن ہے۔ نصف گھنٹہ بعد ریلوے گاڑی آنیوالی ہے۔ تم اس گاڑی پر سوار ہو سکتے ہو۔ میں تم کو راستہ دکھا دونگا۔ میں تم کو ایک اشرفی لا دونگا۔

وہ ایک اور کمرہ میں چلا گیا۔ مجھے اس کے سلوک سے بہت امید ہوئی۔

میں کپڑوں کو رومال سے جس میں وہ بندھے تھے۔ نکالنے لگا اس وقت مجھے کمرے کے ایک گوشے میں ایک تصویر نظر آئی۔ یہ ایک عورت کی تصویر تھی۔ جس کے بال سنہری۔ چمکدار۔ خوبصورت۔ غمگین سا چہرہ۔ نیلی آنکھیں تھیں۔ مجھے خیال آیا۔ میں نے اس عورت کو پہلے کبھی دیکھا ہے۔ جب یہ خیال کر رہا کہ یہ عورت کہاں دیکھی تھی بوڑھا پھر کمرے میں داخل ہوا۔

بوڑھا۔ کیا تم میری بیٹی کی طرف دیکھ رہے ہو۔

میں۔ کیا یہ جناب کی لڑکی ہے۔

بوڑھا۔ ہاں یہ میری اکلوتی بیٹی ہے۔

میں۔ کیا وہ اب تک زندہ ہے۔

میں۔ شاید میں نے جو خیال کیا تھا وہ غلط ہو۔ اس وقت میں بچہ تھا۔ اس نے مجھے اشرفی دیدی۔ اور میرے شکر اسنے سننے نہ چاہا تھا۔

بوڑھا۔ خاموشی نشرگذار ہونے کی ایسی کونسی ضرورت ہے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم نے سب سچ سچ بیان کیا ہے۔ میں تمکو پانچ اشرفیاں دے دیتا لیکن مجھے اتنی مرتبہ دھوکہ دیا گیا ہے۔ کہ اب میں ہر ایک شخص سے مشکوک رہتا ہوں۔ مجھے تمہاری صورت پسند ہے۔ لیکن میں نے بعض آوارہ گردوں کی بھی ایسی ہی صورت دیکھی ہے۔ میرے لونڈے میں نے تمہاری بات پر یقین کر لیا ہے۔ گو انسان کی صورت پر ہمیں اعتبار نہ کرنا چاہیئے؛

اس وقت ہم مکان سے نکل گئے تھے اور باغ کی روش پر جا رہے تھے۔ تھوڑی دور جا کر ایک شاہراہ آیا اور وہاں سے میرا مہربان بوڑھا دوست رخصت ہونے لگا۔

بوڑھا۔ اگر تمہارے روزگار کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ اور تمکو دقت پیش آئے فی الفور مجھے لکھو لیکن سچالت میں تمہیں تمام حالات لکھنے ہونگے میرے سے دھوکہ نہ کرنا ہوگا۔ گو تم نوجوان ہو مگر بہت کم گو معلوم ہوتے ہو۔ شاید اس میں بھی کوئی بہتری ہو۔ یہ میرا پتہ ہے۔ لو رخصت۔

تم صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچو۔ اور اپنے مدعا میں کامیاب ہو۔ دیکھو کو دو سو قدم کے فاصلہ پر یہ سڑک دائیں ہاتھ کو مڑ گئی ہے تم بھی دائیں ہاتھ کو مڑ جاؤ۔ اور وہاں سے اسٹیشن صاف نظر آئیگا۔ مگر جلد جلد جاؤ۔

یہ کہکر وہ چلدیا۔ میں دل میں اسکا نہایت مشکور تھا۔ میں ریل گاڑی کے اسٹیشن پر آنے سے چند منٹ پہلے پہنچ گیا۔ میں نے ایک پائی کو ایک پینی دیکر ریل گاڑی کے کا ٹکٹ لیا۔ گاڑی آئی اور میں اسکے ایک کمرے میں سوار ہوا۔

گاڑی تھوڑی دیر بعد روانہ ہوئی۔ اس سے پہلے میں نے کبھی ریل کا سفر نہ کیا تھا۔ ریل چلتی تھی تو چاروں طرف کی چیزیں اوڑتی دکھائی دیتی تھیں۔ اور ہر منٹ بعد ایک اور ہی نظارہ دکھائی دیتا تھا؛

یکایک مجھے اس پتہ کا خیال آیا۔ جو بوڑھے نے مجھے دیا تھا؛

میں نے اس کا کارڈ جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس پر یہ لکھا تھا۔ جونا تھن راڈویل ایسکوائر۔ دڈن کا ٹیج سلا پرٹن سفوک۔

جب میں نے یہ پڑھا میرا دل یکایک دھڑکنے لگا۔ کیا یہ بوڑھا اس آدمی کا رشتہ دار ہے جس نے میری زندگی پر نہایت مضر اثر ڈالا ہے یا یہ میرا وہم ہی ہے۔ میں اس خیال میں اس قدر محو ہوا کہ ریل گاڑی کے چلنے اور اپنے کمرے کے دوسرے مسافروں کی طرف سے میرا دھیان بالکل ہٹ گیا۔ میں پھر اپنی شادی کے دن اور اسکے تمام واقعات پر غور کرنے لگا جب مجھے ڈبیہ کا واقعہ یاد آیا میرا دل پھر یکایک دھڑکنے لگا کیونکہ ڈبیہ کپڑوں کے جوڑے میں رہ گئی تھی۔ گو اسکا ضائع ہونا ناممکن تھا۔ لیکن مجھے بہت افسوس ہوا کہ یہ میرے ہاتھ سے چلی گئی ہے۔

اس کے ساتھ ہی مجھے یہ خیال آیا کہ اس ڈبیہ میں جو تصویر تھی وہ بعینہ اس عورت کی تصویر تھی۔ ان میں فرق یہ تھا کہ موخرالذکر تصویر جوانی کی تھی اور پہلی بچپن کی تھی۔

میں اس امر پر غور کر رہا تھا کہ گاڑی یکایک کھڑی ہو گئی۔ میں نے پوچھا تو یہ لندن کا ایک بڑا سٹیشن تھا۔ میں اتر۔ پلیٹ فارم پر لوگوں کا وہ ہجوم تھا کہ دھکم پیل سے چلنے والے لپیے جاتے تھے۔ شور وغل سے سکان پھٹتے تھے۔

دوسرا باب

مارتھا

میں لوگوں کی دھکم پیل۔ شور و غوغا سے بہت پریشان ہوا آخر میں نے ایک پولیسمین سے جو خاموش کھڑا تھا۔ ایک سرٹا بلنڈنگس کا پتہ پوچھا۔

پولیس مین۔ ایکڑا بلنڈنگ کہاں ہے۔

میں۔ یہی تو میں پوچھتا ہوں۔ گو یہ مکان لنڈن میں ہے۔

پولیسمین۔ اس نام کے سینکڑوں نام لنڈن میں ہونگے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ لنڈن کے کونسے حصے میں ہے۔

میں۔ کیمڈن ٹون ایلنگ روڈ میں۔

پولیس مین۔ کیمڈن ٹون تو یہاں سے میلوں دور ہے۔

میں۔ کیا یہ لنڈن نہیں ہے۔

پولیس مین۔ ہاں مگر لنڈن بہت بڑا شہر ہے۔ بہتر ہے کہ ایک آمنی بس پر سوار ہو جاؤ اور کنگس سینڈ میں جا اترو اور وہاں نارتھ لنڈن ریلوے پر سوار ہو کر کیمڈن ٹون میں پہنچ جاؤ۔

میں نہ جانتا تھا۔ کہ آمنی بس کیا بلا ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا تو لوگوں نے ایک سٹیم گاڑی کی طرف اشارہ کیا اور اس پر سوار ہو کر میں نارتھ

لنڈن ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ اور ریل گاڑی میں سوار ہوا
کیمڈن روڈ سٹیشن پر اترا تو میں بہت تھکا ہوا تھا۔ میں نے ایک باورچی
خانہ کی دوکان میں کچھ ناشتہ تناول کیا۔ اور باورچی سے ایکسٹر بلڈنگ کا
راستہ پوچھا۔ انہوں نے مجھے اس مکان کا تو کچھ پتہ نہ دیا۔ البتہ ایلنگٹن روڈ
کا نشان بتایا۔ جو وہاں سے ایک میل کے فاصلے پر تھی۔ میں بہت تھکا ہوا تھا
پیدل ہی سے روانہ ہوا
ایک میل طے کر کے میں ملنگ روڈ میں پہنچا۔ یہ لنڈن کی ایک سڑک
کا نام ہے میں نے چند آدمیوں سے جو خشت اور چونے کا کام کر رہے تھے
مکان مقصود کا پتہ دریافت کیا۔ انہوں نے کہا اسی سڑک پر چلے جاؤ
تو تم کو بائیں طرف چند مکان نظر آئیں:
آخر ایکسٹر بلڈنگس نظر آیا۔ یہ چند چھوٹے چھوٹے ایک منزلہ
مکانات تھے۔ ان میں شہر کی یہ علامت تھی کہ غلیظ بہت تھے اور دیہات
کی یہ کہ ہر ایک کے صحن میں ایک باغیچہ تھا۔ مگر باغیچوں میں پودے بہت چھوٹے
چھوٹے تھے۔ میں نے نمبر ۳ کے دروازہ پر دستک دی۔ اور خود مارتھا اندر سے
نکلی اور اس نے دروازہ اندر سے کھولدیا:
مارتھا۔ آہا۔ ماسٹر سیلاس ہیں۔ پیارے اندر آؤ۔ میں تمکو دیکھ کر بہت خوش
ہوئی ہوں۔ مگر تمہارے کپڑے کیسے بدنما ہیں۔ اور درماندہ معلوم ہوتے
ہو۔
وہ مجھے ایک چھوٹے سے کمرہ میں لے گئی۔ اور ایک پرانی آرام
چوکی پر بٹھایا:
مارتھا۔ ذرا آرام کرو۔ میں تمہارے لئے چاء کا پیالہ تیار کرتی ہوں۔ تم کو اشتہا
ہو گی۔ پیارے تم کہاں آگئے۔ لنڈن میں کب سے آئے ہو۔ یہاں کیسے
آئے ہو۔ وہاں تم کو ضرور تکلیف ہوئی ہوگی۔ لیکن جب تک تم کھانا نہ کھا لو میری
کسی بات کا جواب نہ دو۔ تم مردہ سے نظر آتے ہو:
اس نے میرے لئے چاء ناشتہ طیار کیا۔ پھر اس نے اپنی مادے

پھر اس نے اپنی والدہ کو گھر کے عقبی کمرے سے بلایا کہ ماسٹر سیلاس آیا ہے۔ اس سے مل لو۔ یہ وہی ماسٹر سیلاس ہے جسکا میں اکثر ذکر کیا کرتی تھی۔ اسکی والدہ مضبوط اور مہربان تھی۔ وہ میرے سے ملاقات کرنے آئی۔ اور مجھے اپنی بیٹی کیطرح صدق دل سے خوش آمدید کہا۔

خوب جاء کے نوش کرنے کے بعد میری طبیعت بہتر ہو گئی پھر میں نے ناشتہ کیا اور بعد ازاں مارتھا کے انتظام کے اس کے سوالات کا جواب دینے لگا۔ میں نے مسٹر پورٹر اور اسکی بیٹی کی پہلی گفتگو اور دوسری گفتگو کے سننے اور شادی کے دن تک کے تمام حالات بیان کئے۔ مگر ایک پہنے کے بعد کے حالات کی نسبت صرف کہا کہ میں یہ بتانا نہیں چاہتا پھر پادری کے گھر سے بھاگنے اور لنڈن تک پہنچنے کے اثنا میں جو واقعات پیش آئے سب بیان کر دیئے۔

مارتھا۔ میں تم کو ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ تمہارے سر جادو کا اثر ہے۔ اس چڑیل کو جلا دینا چاہیئے۔ اور اس ریاکار پادری کو جیل خانے کی قید ہونی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے تمہیں استعفا دینے پر مجبور کیا تھا وہ چاہتے تھے کہ میں تمام حالات دیکھنے نہ پاؤں مگر تم جانتے ہو۔ جو شادی جادو سے ہو۔ وہ برقرار نہیں رہ سکتی۔ یہ عورت تمہاری جائز بیوی نہیں ہو سکتی۔

میں۔ وہ میری اسی طرح عورت نہیں جسطرح تم نہیں ہو۔

مارتھا۔ وہ بہت شریر عورت ہے شکر ہے کہ تم ان لوگوں کے چنگل سے نکل آئے ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہمیشہ ہمدردی کیا کرتی تھی۔ جب میں نے تمہاری شادی کا حال سنا۔ مجھے بہت افسوس ہوا۔ افسوس کہ پادری نے تمکو اس عورت کے مزید حالات نہ بتائے۔ جسکے پیچھے وہ گرینز میں سے نکل گیا تھا۔ شاید تمہارے رشتہ دار امیر آدمی ہوں۔

میں۔ بھلا الدار وں کے بیٹے مسٹر پورٹر کے مدرسہ میں پڑھنے جایا کرتے ہیں؟

مارتھا ۔ بیشک جو لوگ وہاں آتے ہیں انکی حالت قابل رحم ہوتی ہے ۔ مگر اس سے یہ پایا نہیں جاتا کہ انکے رشتہ دار یا ماں باپ وغیرہ مالدار نہیں ۔ ماسٹر سیلاس اب یہ بتاؤ تم کیا کروگے ۔

اس سوال سے میں قدرے پریشان ہوا اور میں ازسرنو اپنی حالت زار پر غور کرنے لگا ۔ میں اس منحوس مکان سے نکلنے کا اس قدر خواہشمند تھا کہ میں نے اپنی آیندہ حالت کے متعلق کبھی غور نہ کیا تھا ۔ چونکہ پہلے کبھی میرے پاس روپیہ نہ رہا تھا ۔ میں بارہ شلنگ و چھ روپے کو ہی ایک بڑی بھاری رقم خیال کرتا تھا ؛

مارتھا مسکرائی ۔ اسکو میری آئندہ حالت کے متعلق کسی قسم کی بہبودی کی امید نہ تھی ۔ اچھا ۔ ہم تمہارے لئے کچھ صورت نکالینگے ۔ لیکن اتنا یاد رکھو کہ جب تک مجھے کھانے کو ملتا ہے ۔ تم بھوکے نہ رہو گے

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا ۔ اور کہا کہ میں تم سے کچھ نہ لونگا ؛

مارتھا ۔ یہ کیا حماقت ہے ۔ اگرچہ تم نے یہ پھر کہا میں بہت خفا ہونگی میرا تمہیں کچھ دینے سے نقصان نہیں ہو سکتا ۔ تم شاید کسی روز مالدار ہو جاؤ پھر نا معلوم کہ تمہاری اس خدمت سے مجھے کیا نفع ہو ۔ لیکن پہلے ہم کو تمہارے لباس کا بندوبست کرنا چاہیئے ۔ ہمکو لنڈن میں یہ پوشاک پہنکر نہ پھرنا چاہیئے ۔ ایک نوجوان کو سیاہ لباس پہننا شرم کی بات ہے ؛

اب رات ہو گئی تھی ۔ جب چراغ جلنے کا وقت ہوا مارتھا کا باپ آیا ۔ وہ ایک ریلوے سٹیشن پر قلی تھا ۔ وہ غمگین صورت ۔ محتاط آدمی تھا ۔ وہ ایک لفظ بولنے کے بغیر ایک گوشہ میں بیٹھ کر پائپ پینے لگا

دوسری بات یہ تھی کہ میں کہاں سوؤنگا ۔ مارتھا ہمارے یہاں بچھ بھر جگہ نہیں ۔ والدہ نے دو کرایہ دار رکھے ہوئے ہیں ۔ جو دوسرے کمرے میں سوتے ہیں اسی کمرے میں بمشکل کافی ہیں

تھوڑی سی بحث کے بعد معلوم ہوا کہ مکان کے اوپر ایک بالاخانے

میں مس جیکس کے پاس ایک بستر خالی ہے۔ اور میں وہاں چلا گیا۔

یہ مکان آرام دہ یا صاف نہ تھا۔ مگر میں بہت تھکا ہوا تھا۔ بھلا اسوقت صفائی اور نفاست کا خیال کیا کرسکتا تھا۔ باوجود ان نقائص کے میں نے جونہی سرہانے پر سر رکھا۔ میں فوراً گہری نیند سو گیا۔

تیسرا باب

ایک دیرینہ دوست سے ملاقات اور ایک نیا واقف

دوسرے روز دس بجے تک میں نہایت اطمینان سے سویا رہا۔

مجھے نیند میں بالکل کوئی خواب نہ آیا۔ میں بیدار ہوا تو قرار پایا تھا بالکل تازہ دم اور قوی تھا۔ ہفتوں سے میری یہ حالت کبھی نہ ہوئی تھی۔ یہ قرار پایا تھا کہ میں مارتھا کے ہاں کھانا کھاؤں۔ جب میں منہ ہاتھ دھو کر کپڑے پہن چکا میں مکان نمبر ۹ میں گیا۔ جب میں اس کے اندر داخل ہوا دو اجنبی آدمی وہاں موجود تھے۔

ان میں سے ایک دراز قامت نحیف آدمی تھا۔ اس کا رنگ زرد۔ خط و خال تیز اور ہموار۔ رخسار اندر کی طرف گھسے ہوئے۔ پوری ڈاڑھی اور مونچھیں۔ سیاہ آنکھیں سیاہ خاکی بال جن کے نصف میں مانگ نکلی ہوئی تھی۔ اس نے ایک سیاہ جوڑا پہنا ہوا تھا۔ اس کا کوٹ کھلا تھا۔

اور اسکے اندر سے ایک پھٹی پرانی اور میلی قمیض نکلی ہوئی تھی پاٹن کا تنگ ٹائی اور کالر بھی ایسے صاف نہ تھے۔ بوٹ پرانے تھے۔ مگر چمڑے کے تھے۔

اسکے ہاتھ سفید اور ستھرے تھے۔ اور انگلیوں میں پیتل کے دو چھلے تھے جب میں کمرہ میں داخل ہوا اس نے ہمیں شائستگی سے سلام کیا۔
اسکا دوست بیس سال کا نوجوان تھا۔ اسکا چہرہ چوڑا چکلا۔ سرخ رنگ۔ اسکے بشرے سے خوش خلقی اور خود اطمینانی مترشح تھی۔ اسکا لباس معمولی تھا۔ مگر اسکے کپڑے شریفانہ اور مستعمل تھے۔ گویا سیکنڈ ہینڈ کلاتھ مرچنٹ کی دوکان سے خریدے گئے تھے (جو مستعمل چیزیں بالخصوص فروخت کرتے ہیں)
ناظرین کو اس ناول کے مطالع میں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ میں نے اس داستان میں جن چیزوں اور شخصوں کے حالات یا کوائف بیان کئے ہیں۔ وہ اس وقت کا خیال جبکہ میں انکو قلمبند کر رہا ہوں۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ جب میں نے وہ چیزیں یا اشخاص دیکھے تھے۔ انکی حالت یا کیفیت کیا تھی۔
مارتھا نے مسن آدمی کا تعارف کراتے ہوئے اسکا نام مانٹیگری بیان کیا تھا۔ اور چھوٹے کا مسٹر فنٹر والٹن۔ مسن شخص نے تعارف ہونے پر میرے ساتھ بہت شائستہ سلوک کیا۔ چھوٹے سر نے ہلایا۔ اور اس کی آنکھوں سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ میری عجیب صورت دیکھ کر مسکرا رہا ہے بتدریج یہ معلوم ہونے لگا کہ وہ مجھے پہچانتا ہے۔ اور یہی خیال مجھے بھی آیا۔ کیونکہ مسٹر ایڈالفس فنٹر والٹن جو شیالک تھا ہم نے یہ نتیجہ ایک ہی وقت نکالا۔
میں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ
فنٹر والٹن۔ ہاں یہ ممکن ہے
میں۔ تم جو شیالک ہو۔
فنٹر والٹن۔ تم سیلاس کارسٹن ہو۔
جب ہم نے ایک دوسرے کو شناخت کیا۔ مارتھا جو میرا ناستہ پکا رہی تھی بہت حیران ہوئی۔
میں۔ (اس کے اطمینان کے لئے) مسٹر پورٹر کے قدیم شاگردوں میں سے جو شیالک ہے۔ کیا تم بھی اس بوڑھے ریاکار کو جانتی ہو؟

بیس ۔ یہ وہاں سال نوکر رہی ۔ اسکو ملازمت چھوڑے ایک مہینہ ہوا ہے
لنک ۔ یہ عجیب ملاقات ہے کو جانتا تھا کہ تمہارے سے لنڈن میں ملاقات
نصیب ہو گی ۔ تم کیا کر رہے ہو ۔ بوڑھا پادری کیسا ہے ۔ کیا مس جوڈتھ
کو اب خاوند مل گیا ہے ؛

یہ سوال سنکر مجھے تشویش ہوئی ۔ اگر مارتھا میرا ہاتھ نہ بٹاتی مجھے
بہت دقت ہوتی ؛

مارتھا ۔ مسٹر فلنٹز والٹن ماسٹر سیلاس کو اس وقت بہت ضروری اور خاص
کام در پیش ہے ۔ اس لئے اسکو تنہا ہونا چاہیئے ۔ بہتر ہے ۔ کہ تم اس سے
ایک دو روز تک اس قسم کے سوالات نہ کرو ۔

لنک (طنز اور غصہ سے) اجی میں کسی کے راز دریافت کرنا نہیں چاہتا ۔

بیس ۔ میرا کوئی راز نہیں ۔ جیسا کہ مارتھا نے کہا ہے ایک دو روز تک بعد میں سب
حالات بیان کرونگا ۔ لیکن اب ....

لنک ۔ یار معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اچھا یونہی سہی ؛

چند منٹ تک خاموشی رہی ۔ اس اثناء میں ناشتہ تناول کرنے لگا
لیکن میں بہت بے چین تھا ۔ کیونکہ پروفیسر میری طرف بہت غور اور تجسس
نگاہ سے دیکھ رہا تھا ؛

جوشیا لنک کا خاموش بیٹھنا یا اپنی نسبت کچھ نہ کہنا امر محال تھا ؛
باوجود میری خاموشی کے اس نے بہت جلد اپنی تمام تاریخ سنا دی یعنی
جس وقت سے اس نے مسٹر لورنز کے مکان سے چھٹی پالی تھی مارتھا
کے مکان میں اس روز صبح کے کھانے کیوقت تک ؛

لنک ۔ کیا تم کو وہ رات یاد ہے ۔ جب کہ تم کھڑکی سے باہر نکلے تھے ۔ بعد میں
تمکو تماشہ گاہ میں لے گیا تھا ۔ پہلے پہل تم بہت ڈرے تھے ۔ لیکن کیا تم نے تماشہ
پسند کیا تھا ۔ میں نے پھر تم کو نہیں دیکھا ۔ میں نے چھاپہ کے کام کی چنداں پروا
نکی ۔ میں محض خرچے دھرنے سے زیادہ ہو رہی تھا ۔ اور روپے خرچنا ۔ اور سیاہی
پھیلانے سے اکتا گیا تھا ۔ کیونکہ چھاپہ خانہ میں میں نے صرف یہی باتیں سیکھی تھیں

جس رات میں اوّل اوّل تماشہ گاہ میں گیا میں اس کا شیدا ہو گیا۔ مجھے تماشہ گاہ کی زندگی آسان اور دل خوش کن معلوم ہوئی۔ تمام ناٹکوں کو دیکھنا اور انہیں ایکٹ کرنا بہت اعلیٰ کام معلوم ہوا۔ پھر لوگوں کے تحسین و آفرین اور شاباش کے نعرے سننے۔ اور اچھے اچھے کپڑے پہننے۔ اس سے میں نے ایکٹر بننے کا ارادہ کیا۔ میں نے بیڈ فورڈ کے بوڑھے نام کنس سے درخواست کی۔ جو یہی کے تماشہ گاہ کا منیجر تھا۔ اس نے مجھے جواب دیا۔ تو یہ کہ مار کر تماشہ گاہ سے باہر نکال دیا۔

گویا اس سے میں بہت رنجیدہ خاطر ہوا۔ مگر میرے شوق میں فرق نہ آیا۔ میں نے سنا تھا۔ کہ دو تین میل کے فاصلہ پر ایک دیہاتی تماشہ گاہ ہے۔ ایک شام میں وہاں چلا گیا۔ اور ملازمت کا طلبگار ہوا انکو پردے کھینچنے کے لیے ایک آدمی کی ضرورت تھی۔ میں نو شلنگ ہفتہ وار کی تنخواہ پر ملازم ہوا پھر اس چھاپہ خانہ میں کبھی نہ گیا۔ میں سیاہی ڈالنے کی بجائے پردے کھینچنے لگا۔ میں اس سے بہت خوش ہوا بالخصوص جب مجھے چند جنہے تماشہ گاہ میں سٹیج پر بولنے کا موقع ملا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ مجھے اپنے کام سے نفرت ہو گئی۔ ایک روز میں میلہ میں حریف تماشہ گاہ میں چلا گیا۔ میں نے ایک عجیب اور باہ رسی بوٹ پہنکر اپنے قدیم یاروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا اور میں باوجود انکے درخواست کرنے کے تماشہ گاہ میں واپس نہ گیا۔

مجھے اس سے پیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایکٹر کا کام معمولی دیہاتی تماشہ گاہ میں بھی بہت مشقت طلب ہوتا ہے۔ اور اس سے خاص خوشی بھی نہیں ہوتی۔ میں خیال کیا تھا کہ وہاں طرح طرح کے کھانے اور نعمتیں ملتی ہونگی۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اکثر سوکھا کھانا اور پانی پینا پڑتا ہے۔ لیکن جب تک مجھے کوئی اچھا پارٹ کرنے کو ملتا۔ میں بھوک کی پرواہ نہ کرتا۔ کیونکہ لوگ میری تعریف کرتے تھے۔ اپنی زندگی کے تفصیلی حالات سنانے کی ضرورت نہیں۔ اور لنڈن کے قریب وہ کمپنی جس میں میں ملازم تھا بند کر دی گئی۔ اسوقت ہم نو آدمیوں کے پاس صرف پانچ شلنگ تھے۔ میں اپنا حصہ لیکر گاؤں میں چلا گیا باقی لوگ نہ معلوم کہاں گئے بعد از ان میں ایک چھوٹے تماشہ گاہ میں ملازم ہو گیا۔

وہاں میری پروفیسر سے ملاقات ہوئی جو بی۔اے ہے۔ وہ ایک خاندانی آدمی ہے مگر کسی خانگی مصیبت کی وجہ سے اسکو تماشہ گاہ میں ایکٹر کا کام کرنا پڑا۔

میں۔ لیکن یہ تو بتاؤ تم کس قسم کے آدمیوں کا پارٹ کرتے ہو۔

کلک۔ میں وزنی اور سبک کام کے درمیان کام کرتا ہوں؛

پروفیسر۔ یعنی کہ یہ میزیں اور موم بتیاں قرینہ سے رکھنے کا کام کرتے ہیں؛

کلک۔ تماشہ گاہ کا مینیجر میرے مخالف ہے۔ ورنہ نئے ناٹکوں میں مجھے پارٹ دینا نہیں چاہتا۔ مجھے ایک مرتبہ شروع کر لینے دو۔ پھر میں انکو دکھاؤں کہ کیا کر سکتا ہوں؛

پروفیسر۔ مینیجر تمہارا مخالف ہے۔ تم نے تو کل رات جھنڈا گرا کر اسکی ناک توڑ ڈالی تھی۔ تعجب ہے کہ اس نے تمہاری گوشمالی نہیں کی؛

اسکے بعد دونوں دیر تک جھگڑتے رہے۔ اور پھر باہر چلے گئے۔ جب میں مسٹر مانٹگمری کی آنکھوں کے سامنے سے دور ہوا۔ مجھے ایک طرح کا اطمینان ہوا۔ کیونکہ وہ مجھے نہایت غور سے گھور رہا تھا؛

اس کے بعد مارتھا آئی۔ اور ہم کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

مارتھا۔ کل رات مجھے بہت دیر تک نیند نہیں آئی۔ میں خیال کرتی رہی تم کون کام کر سکتے ہو۔ محنت مشقت کرنے سے تم عاری ہو۔ تم لکھنا پڑھنا خوب جانتے ہو۔ اور تم شریفوں کی طرح گفتگو کر سکتے ہو۔ تم کو منشی گیری ملجائے تو خوب ہے۔ مگر تمہارے پاس کوئی سفارشی چھٹی نہیں۔ اور سفارشی چھٹی کے بغیر لندن میں ملازمت ملتی بہت مشکل ہے۔ بہتر ہے کہ تم ان وکیلوں کے پاس جاؤ۔ جہاں سے مسٹر پورٹر تمہارے لئے روپیہ لایا کرتا تھا؛

میں۔ میں فرض کرو وہ مجھے پھر اسکے حوالہ کر دیں؛

مارتھا۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ چونکہ تمہاری عمر اکیس سال کی نہیں۔ تم آزاد نہیں ہو۔ مجھے ایک خیال آیا ہے۔ گو اس کا ذکر مناسب نہیں ہوتا؛ کیونکہ میں

اسباب کے متعلق تم کو مشورہ دینا نہیں چاہتی ؛

میں ۔ نہیں بتاؤ کیا بات ہے ۔ کیونکہ اس وقت مجھے مشورہ کی سخت ضرورت ہے ؛

مارتھا ۔ اچھا میں بتا دیتی ہوں ۔ تم نے مسٹر مانٹگمری پروفیسر کو دیکھا ہے تو وہ مصیبت زدہ ہے ۔ مگر بہت ہوشیار آدمی ہے ۔ اسکو علم و فضیلت میں کمال ہے ۔ کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں مالدار آدمی تھا ۔ میرا خیال ہے ۔ کہ اگر تم اپنی زندگی کے ایک حصہ کی تاریخ سنا دو ۔ تو وہ تمہیں مشورہ اور مدد دیگا

میں مسٹر مانٹگمری کو رازدار بنانا چاہتا تھا ۔ کیونکہ اس کا میرے دل پر اچھا اثر نہ ہوا تھا ۔ یہ بھی میرا ایک خیال تھا ؛

مارتھا ۔ شائد تمہارا خیال درست ہو ۔ کیونکہ یہ ایک عجیب آدمی ہے ۔ میں اسکو ابتک نہیں سمجھی ۔ جب نشہ میں نہ ہو ۔ وہ بہت ملیین ہوتا ہے ۔ وہ اپنی نسبت داستان سناتا ہے ۔ جنکو سنکر انسان کا دل ڈہل جاتا ہے ۔ جب مخمور ہوتا تو صرف شور کرتا ہے ۔ بلکہ اس کی صورت دیکھکر ڈر آتا ہے ۔ جب وہ اس حالت میں ہوتا ہے ۔ نوجوان فنٹز والٹن بہت گھبراتا ہے ؛

میں ۔ لیکن میں اس شخص پر ہرگز اعتبار نہ کرونگا

پھر مارتھا نے مجھے لباس تبدیل کرنے کی ترغیب دی

مارتھا ۔ تمہارے اس لباس کو دیکھکر کوئی شخص گفتگو کرنی نہ چاہیگا تم کو چاہیئے کہ ایک اورکوٹ ۔ ٹوپی ۔ اور عینک ٹالی لو ۔ پاجامہ اور صدری بالفعل کام دے سکتے ہیں ۔ تم کو اپنے بال بھی کٹا لینے چاہئیں ؛

اس نے ارشاد کیا کہ یہ تمام تبدیلی اس کے خرچ سے کی جانے

مارتھا ۔ میں ہمیشہ کفائت شعاری کو مدنظر رکھتی ہوں ۔ میں نے تیس سال ملازمت کی ہے ۔ اور میرے پاس بہت سا روپیہ ہے ۔ تم سمجھتے ہو تم مجھے اپنا دوست سمجھکر میرے پاس آئے ہو ۔ تمکو چاہیئے کہ جسطرح سے میں کہوں اسی طرح سے کرو ۔

ہم ایک مستعمل کپڑے فروخت کرنے والے کی دوکان پر گئے ؛

اور وہاں سے چند شلنگ اور پرانا کوٹ دیکر ایک مختصر اسا کوٹ۔ نیک ٹائی اور ٹوپی خرید لی۔ پھر مارتھا مجھے ایک حمام کے پاس لے گئی۔ جب میں نے شیشہ میں اپنی شکل دیکھی تو میں بالکل تبدیل ہو گیا تھا میری دوست لڑکی یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

مارتھا۔ خوب میرے خیال میں اب وہ بوڑھا بورڈر بھی تم کو دیکھے تو پہچان نہ سکے

جب تک میرے پاس روپیہ رہا۔ میں اپنے اخراجات ادا کرنے پر اصرار کرتا رہا۔ مارتھا بھی میرے اخراجات کا کچھ روپیہ دیتی تھی۔ بستر کا فی ہفتہ سوا روپیہ دینا پڑتا تھا۔ روز بروز میرا روپیہ کم ہوتا گیا۔ تا وقتیکہ میرے پاس کچھ دام نہ رہے۔ مارتھا نے یہ کہکر تشفی کر لی تھی۔ کہ ضرور کوئی سبیل بن جائیگی یہ کہ جب انکی حالت نہایت خراب ہو جاتی ہے۔ ضرور اصلاح حال کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آتی ہے۔ وہ مجھے اسی طرح کی اور نصیحتیں بھی کرتی رہتی تھی لیکن میں بالکل نہ مایوس ہو رہا تھا۔

ایک دفعہ مجھے مسٹر جونا تھی راڈویل کو خط لکھنے کا خیال آیا۔ کیونکہ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر روزگار کی کوئی صورت نہ ہے۔ خط لکھنا۔ لیکن اس نے تمام حالات صاف صاف لکھنے کی شرط لگائی تھی۔ مجھے بہت کم حالات معلوم تھے۔ اور ان میں سے بھی بعض کو میں منکشف نہ کرنا چاہتا تھا۔ دوسرے وہ شہر برجی کے قریب رہتا تھا۔ اور اس کو رازدار بنانے میں خطرہ تھا۔ کیونکہ اگر میں اس کو اپنے حالات بتاتا۔ تو وہ غالباً مسٹر بورڈر سے میرے بیانات کی تصدیق کراتا اور اس نتیجے یا جی کو میری گرفتاری کے لئے سراغ مل جاتا۔

کئی روز تک میں لنڈن کے بازاروں میں روزگار کی تلاش میں پھرا کرتا تھا۔ میں نے ایک کلرک کی آسامی کے لئے درخواست کی پھر قلی تاربرو غیرہ کی۔ مگر کوئی شخص نہایت قلیل تنخواہ پر بھی سفارشی چٹھی کے بغیر مجھے ملازم رکھنا نہ چاہتا تھا۔ موسم ابھی گرم تھا۔ اور لنڈن کے سخت اور

گرم پتھر مجھے بہت ناگوار گذرتے تھے۔ کیونکہ میں دیہات کے نرم نرم گھاس پر چلنے کا عادی تھا۔

بعض اوقات میں گرمی اور بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا تھا۔ مگر شہر لنڈن کے ہجوم اور غل غپاڑے میں بالکل آوارہ گرد معلوم ہوتا تھا ہر ایک شخص میرے سوا مدعا اور کام رکھتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ میں ایک گوشہ میں مرنے کے لائق ہوں۔ اور دنیا میں بیکار چیز ہوں۔ میں لنڈن کے کئی پلوں پر کھڑا رہا کرتا تھا۔ جیسا کہ میرے سے پہلے کئی لوگ کھڑے رہے ہیں۔ اور کھڑے رہا کرینگے۔ جب تک کہ یہ سنگدل شہر باقی ہے۔ اور میں گدلے پانی کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ جب کہ میرے کان میں آواز آئی۔ وہ تمکو آرام مل سکتا ہے۔ تم تامل کیوں کرتے ہو۔ تمہارا باپ۔ بھائی۔ ماں۔ یا دوست نہیں جو تمہارے مرنے پر رو دیگا۔ موت سے تم کو آرام حاصل ہوگا۔ اور کسی شخص کو تمہارے مر جانے سے نقصان نہ ہوگا۔

شیطان میرے دل میں اس طرح کے وسوسے ڈالتا تھا اور میں صرف دعا سے ہی اس قسم کے شیطانی خیالات کو روک سکتا تھا۔

آخر میں نے دریا کے قریب جانے سے اجتناب شروع کیا۔ کیونکہ کئی میرے دل میں عجیب کشش ہونے لگی۔ اور میں خیال کرنے لگا تھا کہ اگر اس گرد و نواح سے نہ جاؤں گا تو یہ کشش میرے غالب ہو گی۔ بعد ازاں میں رمنوں اور بالخصوص ایجنٹ پارک (رمنہ) میں پھرنے لگا۔ جو کینڈن ٹون کے بہت قریب تھا

اس راستہ میں ایک واقعہ پیش آیا۔ جس سے میرے خیالات اور اشغال کی مدد بالکل بدل گئی۔



چوتھا باب

ریجنٹ پارک کا واقعہ

ستمبر کے آخر میں سہانی شام تھی۔ شفق ہنوز غائب نہ ہوئی تھی میں اس روز صبح سے ملازمت کی تلاش میں بازاروں میں پھرتا رہا تھا۔ مگر مجھے بالکل کامیابی نہ ہوئی تھی۔ جہاں جاتا تھا۔ اس قسم کے سوال پوچھے جاتے تھے۔ پہلے تم کہاں رہے۔ تمہارے چال چلن کا سرٹیفکیٹ کہاں سے مل سکتا ہے۔ میں ان کے جواب میں کہتا تھا۔ میں نے کبھی پہلے کام نہیں کیا۔ مجھے کوئی شخص ایسا معلوم نہیں۔ جو مجھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ دیگا۔ یہ سنکر ان کے طور بدل جاتے تھے اور وہ مجھے مشکوک آدمی خیال کرنے لگتے تھے۔ اور جب تک میں مکان سے باہر نہ چلا جاتا تھا۔ وہ غور سے میری طرف دیکھتے رہتے تھے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اب مارتھا کے پاس واپس نہ جاؤنگا میں ایک جنبی پر بار ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ اس روز میں نے ایک پھٹے پرانے اخبار میں ایک خودکشی کا حال پڑھا تھا۔ جو ریجنٹ کی نہر کے پاس ہوئی تھی میں شوق سے اس مکان کے دیکھنے کو چلا۔ یہ واردات ایک پل کے قریب ہوئی تھی۔ جس سے گذر کر ہر روز کی بہاڑی کو جاتے تھے۔

میں چڑیا گھر کے پاس سے گذرا میں نے کٹہرے سے دیکھا۔ کہ بچے ایک ہاتھی پر چڑھے ہوئے ہنس رہے ہیں۔ میں وہاں چند منٹ ٹھہرا رہا۔

تھی کہ میرا دل بہت غمگین ہو گیا۔ میں حیران تھا کہ آیا خودکشی کرنے والے نے اس کہرے پر کھڑے ہو کر دیکھا تھا۔ اور ان خوش و خورم لوگوں کو اور اگر دیکھا تھا تو کیا اس کو اس کی مسرت اور اپنی مصیبت کیوجہ سے خود کشی کی زیادہ ترغیب ہوئی تھی ؛

میں پھر سڑک پر چلا۔ راستہ میں خوش پوش مرد و زن ہنستے چہل کرتے نظر آتے تھے۔ کوئی شخص میری طرح غمگین اور اداس نہ تھا معلوم ہوتا تھا کہ مصیبت کا وجود صرف میں ہی رہ گیا ہوں۔ پہلے میں دریا کے ایک پل سے اور پھر دوسرے پل سے گذرا۔ اس کے ایک مکان میں روزن ہے میں اسکے قریب بیٹھ کر گدلے اور بکدر پانی کو غور سے دیکھنے لگا ؛

اب بالکل شام ہو گئی تھی ہوا بہت خنک تھی۔ اور راستہ میں کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا۔ اس وقت مجھے پھر پہلے کی طرح دریا کی طرف کشش ہوئی۔ کیونکہ میں نے روزگار ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی مگر کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اب یا تو اسطرح مرنا چاہیئے۔ ورنہ فاقہ سے خود جان نکل جائیگی ؛

پھر مجھے یہ خیال آنے لگے۔ کل میری لاش برآمد ہوگی۔ لوگ اسکو آنکڑوں کے ساتھ پانی میں نکالیں گے۔ وہ میری جیبوں سے کاغذات وغیرہ شناخت کے لئے ڈھونڈینگے۔ پھر وہ اشتہار دینگے۔ کہ فلاں مقام سے ایک لاش نکلی ہے۔

اس کا حلیہ یہ ہے۔ قد پانچ فٹ۔ بینی پر سیاہ داغ ہے۔ عمر اکیس سال ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر کسی کو میری شناخت نہ ہوگی تاوقتیکہ مارتھا اتفاقاً اشتہار نہ دیکھ لے۔ میں دفن کیا جاؤنگا۔ اور میرے مرنے کا کسی کو افسوس نہ ہوگا۔ گو میں مصیبت زدہ اور مایوس تھا۔ اس قسم کے خیالات سے مجھے بہت قلق ہوا میرے آنسو رخسار وں پر بہنے لگے۔ اور میں زار زار رونے لگا ؛

اسوقت یکایک کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھدیا۔ اور ایک

عورت کی نرم آواز میرے میں آئی ؛

آواز۔ کیا معاملہ ہے کیا تم بیمار ہو ؛

میں نے منہ پھیرا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسوقت بالکل تاریکی ہو گئی تھی درختوں کے سایہ سے تاریکی زیادہ ہو رہی تھی۔ میری آنکھوں آنسو بھرے تھے اور انکی وجہ سے مجھے اچھی طرح دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک سیاہ پوش عورت میرے پاس کھڑی تھی۔ وہ میرے سے ڈر کر الگ ہو گئی لیکن پھر میری صورت دیکھ کر اسکا خوف دور ہو گیا۔ اور وہ میرے قریب آئی۔ میں نے آنسو پونچھے اور اسکی طرف دیکھنے لگا ؛

اس کی عمر بیس سال کے قریب تھی۔ اور وہ بہت نحیف تھی۔ اس کا چہرہ بہت پیارا مگر اداس سا تھا۔ اس کے بال سنہری تھے جو اسکے کندھوں پر پیچ و بل کھاتے گر رہے تھے۔ جب میں نے اس کی طرف دیکھا میرے بدن میں سنسنی سی پیدا ہوئی کہ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ کیا مصیبت نے میرے دماغ پر اثر کیا ہے؟ نہیں یہ وہی ہے ؛

میں اشتیاق سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔ وہ پھر خوف زدہ ہوئی وہ۔ میں نے تم کو روتے اور سسکیاں بھرتے سنا تھا۔ میں نے خیال کیا تم مریض ہو۔ کیا میں تمہارے لئے کچھ کر سکتی ہوں اگر نہیں تو مجھے معاف رکھنا میں مخل طبع ہوئی ہوں ؛

یہ کہکر وہ میرے سے ہٹ گئی۔ اب مجھے اس کی نسبت کوئی شک نہ رہا تھا۔ اسکی نرم شیریں آواز تھی جو مجھ سے خواب میں سنائی دیا کرتی تھی اسکی آواز اسوقت سے جب میری اس سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی تھی میرے سینہ و دماغ پر منقش تھی۔ اور اسمیں اب تک فرق نہ آیا تھا۔ گو اسکے چہرہ اور شکل میں بہت تغیر پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی ؛

میں۔ (اشتیاق سے تھرائی ہوئی آواز میں) کیا تم مجھے پہچانتی ہو۔

وہ خیال کرنے لگی میں دیوانہ ہوں۔ وہ خائف ہوئی۔ اور اس لئے نہ مجھے شناخت نہ کیا ؛

میں ۔ کیا تم کو شہر ہرتی کا قبرستان یاد ہے ۔ جہاں میں تم کو قدیم ہرچ کے پاس ملا تھا ۔ اور جہاں تم کو آئندہ باتیں یاد ہیں بحال ہو نگے ۔

شہر ہرتی کے قبرستان کا ذکر سنکر اسکا چہرہ تمتمانے لگا ۔ اور میرے بولنے کے بعد وہ سوچنے لگی ۔ پھر قریب آکر وہ مجھے غور سے دیکھنے لگی ۔ وہ (آہستہ آواز میں) ہاں یہ وہی ہے ۔ تعجب ہے ۔ ہماری پھر یہاں ملاقات ہوئی ہے ۔ مجھے تمہارا اکثر خیال آیا کرتا تھا ۔

میں ۔ (اشتیاق کے لہجہ میں) تمہارا خیال کبھی میرے دل سے دور نہیں ہوا ۔

اس نے میرے طرز اور جادو کا چنداں خیال نہ کیا وہ غور کر رہی تھی ۔

ایک منٹ بعد ہم اس منحوس مقام سے روانہ ہوئے ۔ پارک کے محافظ اسکو صاف کر رہے تھے ۔ اور ہم نے پھر سرو زہل (ایک پہاڑی کا نام تھا) کی سمت میں جا رہے تھے ۔

وہ ۔ کیا تم جانتے ہو؟ میں نے خیال کیا تھا کہ تم نہر میں گرنا چاہتے ہو ۔ میں اسی لئے تمہارے سے مخاطب ہوئی تھی ۔ تمہاری نگاہ عجیب طور سے پانی پر لگی ہوئی تھی ۔ اور تم بہت حسرت سے رو رہے تھے ۔

میں نے جواب نہ دیا میں خوف سے کانپ رہا تھا جرم جس کے ارتکاب کا میں نے ارادہ کیا تھا ۔ اسوقت میرے دل کو بیقرار کئے دیتا تھا گذشتہ چند ہفتوں میں میری مایوسی کافور ہو گئی تھی ۔ اور اب معلوم ہوتا تھا کہ آخر میری زندگی کا کچھ مدعا ضرور ہے ۔ اس عورت نے میری آنکھوں سے میرے جرم کا حال معلوم کر لیا تھا ۔

وہ (غور کے لہجہ میں) کیا تم درحقیقت غرق ہونا چاہتے تھے اف کیا خوفناک خیال ہے ۔ میں نے ایسے فعل کا کبھی خیال تک نہیں کیا ۔

میں ۔ (زار و زار روتے ہوئے) اگر تم نہ آتیں میں پانی میں غرق ہو جاتا ۔ اور نہر مجھے ہڑپ کر چکی تھی ۔ رونے سے مجھکو تسلی ہو گئی ۔

وہ ۔ کیا تم کو ایسے مذموم فعل سے بچایا ہے ۔ میں اس خیال سے خوش

ہوں ؛

میں (جوش سے) تم نے جو زندگی بچائی ہے۔ اسوقت سے تمہاری خدمتیں وقف کر دونگا ؛

وہ۔ لیکن تم غرق ہونا کیوں چاہتے تھے ؛

میں۔ (غمگین آواز میں) کیونکہ میں مصیبت زدہ ہوں۔ میری زندگی ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ کیونکہ میرا کوئی دوست نہ تھا۔ میرے روزگار کی کوئی سبیل نہ تھی۔ مجھے کوئی امید نہ تھی ؛

وہ۔ (افسوس سے) میرا بھی کوئی دوست نہیں۔ لیکن میں نے خودکشی کا خیال نہیں کیا۔ یہ بہت گناہ ہے۔

میں۔ (اشتیاق سے) اچھا اب میں ایسا کبھی خیال نہ کرونگا ؛

وہ۔ تم کہتے ہو تمہارے روزگار کی کوئی سبیل نہیں شاید تم مفلس ہو۔ اور تم کو روپیہ کی ضرورت ہے میں تم کو کچھ روپیہ دیتی ہوں۔ یہ بہت سا ہوگا۔ لیکن ؛---

یہ کہکر اس نے بٹوا ہاتھ میں لیا۔ لیکن میں اس سے روپیہ نہ لے سکتا تھا۔

میں۔ (رغبت سے) نہیں مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں ؛

وہ۔ لیکن تمہارا اگر کوئی دوست نہیں۔ اور روزگار کی کوئی سبیل نہیں میں روپیہ دے سکتی ہوں۔ میں نے اور لوگوں کو بہت روپیہ دیا ہے۔ اگر تم لے لو میں بہت خوش ہونگی ؛

یہ اس نے بہت سادگی اور ملائمت کے لہجہ میں کہا۔ اس سے خواہ کوئی شخص کتنا ہی غیور ہو اس کا دل دکھ نہ سکتا ؛

میں۔ مجھے یہ کہو۔ میں یہ روپیہ نہیں لے سکتا ؛

اس نے اپنا بٹوا افسوس سے جیب میں ڈال لیا۔ میں نے خیال کیا کہ اس کے دل میں بہت صدمہ ہوا ہوگا ہم اکٹھے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ہم ایک بازار میں پہنچے۔ جہاں چھوٹے نفیس مکانات تھے ؛

وہ۔ (ایک سامنے مکان کی طرف اشارہ کرکے) میں اس مکان میں رہتی ہوں آج مجھے دیر ہوگئی ہے۔ مسز ولسن حیران ہوگی۔ میں اتنی دیر یہاں رہی ؛

میں۔ کیا وہ تمہاری ہمشیرہ ہے ؟

وہ۔ وہ اس مکان کی مالک ہے۔ جہاں میں رہتی ہوں۔ میں تمکو بتا چکی ہوں کہ میرا کوئی دوست نہیں ؛

میں۔ میرا بھی کوئی دوست نہیں ؛

وہ۔ بہت تعجب ہے ؛

میں چاہتا تھا کہ پہلی ملاقات کا تذکرہ کروں مگر میں کشمکش و پیچ میں تھا

میں۔ یہ حسن اتفاق بھی عجیب ہے۔ کیا تم کو یاد ہے کہ ہماری اول ملاقات کس طرح ہوئی تھی ؛

وہ۔ براہ مہربانی اسکا ذکر نہ کرو جو مجھے وہ وقت یاد دلاتا ہے وہ مجھے ہمیشہ خواب میں نظر آتے ہیں۔ لو اب رخصت بیچاری مسز ولسن میرا انتظار کرتی ہوگی

میں۔ کیا پھر تمہارے سے ملاقات نہ ہوگی ؛

وہ۔ (مسکراکے) اگر تم چاہو میرے سے ملاقات کرسکتے ہو۔ گو مجھے معلوم نہیں کہ مسز ولسن کیا کہیگی۔ شاید ملاقات کرنا مناسب نہ ہو۔ اسکو میری نسبت ایسی باتوں سے زیادہ واقفیت ہے ؛

میرے لفظ سے افسوس پایا جاتا تھا۔ اس نے دیکھ لیا۔ اور ہمدردی کے لہجہ میں کہنے لگی۔ اگر کوئی دوست نہ ہو۔ تو بہت اداس رہتا ہے۔ کسی سے بات کرنے کا اتفاق نہیں۔ بالخصوص جب آدمی ملازم نہ ہو۔ تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ میری حالت تمہارے سے بہت اچھی ہے۔ میرا ایک اچھا مہربان دوست ہے۔ جس سے میں گفتگو کرسکتی ہوں۔ مسز ولسن میری سہیلی میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتی ہے۔ اور مجھے بہت سا کام مل جاتا ہے۔ تم میرے سے ملاقات کرنے آنا میں اسکو منت سے راضی کر رکھونگی ؛

میں۔ (اشتیاق سے) میں کب آؤں ؛

وہ۔ ہاں نہیں۔ پرسوں آنا کیونکہ کل مجھے بہت کام ہے کیا تم درحقیقت کچھ دن

ہو گئے۔ اس نے یہ کہکر پھر اپنا بٹوا اٹھا لیا؛

نہیں۔ میں ہرگز نہ لونگا؛

اس سے وہ بہت مایوس ہوئی۔ میرا دل ہر چند ملامت کرتا تھا۔ لیکن میں اس سے روپیہ نہ لے سکتا تھا؛

اس وقت اندھیرا گھپ ہو رہا تھا۔ میں وہاں اسکی آواز سننے کیلئے تمام رات کھڑا رہتا۔ اور اسکے خوبصورت مکھڑے کیطرف دیکھتا رہتا۔ لیکن اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ میں نے مصافحہ کیا اور ہم جدا ہوئے

میں اس پارک کو چھوڑ نہ سکتا تھا۔ میں وہاں بہت دیر تک پھرتا رہا حتیٰ کہ لوگوں کے گھروں میں چراغ جل گئے۔ میں نے دیکھا کہ جس مکان کے سامنے صرف ایک مرتبہ نظر آیا۔ اور پھر لیمپ گل کر دیا گیا۔ اور اس وقت مجھے گھر واپس جانے کا خیال آیا؛

گھر جانا آسان نہ تھا۔ کیونکہ یہ محلہ میں نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ لیکن میں بار بار پوچھکر ایکسٹرا بلڈنگس میں گیارہ بجے سے چند منٹ پہلے پہنچ گیا۔ مارتھا بہت بیقرار ہو رہی تھی۔ کیونکہ میں پہلے دس بجے کے بعد کبھی باہر نہ رہا تھا۔ میں نے اسکو کہا کہ جب میں پارک سے چلا۔ راستہ بھول گیا۔

مارتھا۔ تو کیا تم صبح سے آوارہ پھرتے رہے۔ تم کہاں چلے گئے تمہارا رنگ کیا سرخ معلوم ہوتا ہے پہلے تمہاری یہ حالت دیکھنے میں نہ آئی تھی

لک۔ (جو مسٹر مانٹگمری کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا) سیلاس ایسا معلوم ہوتا ہے تم پیکر آئے ہو۔

مارتھا۔ (تمسخر سے) تم اسکو اپنے آپ پر قیاس کرتے ہو۔ البتہ یہ میں بھی کہتی ہوں۔ کہ آج ماسٹر سیلاس کی صورت عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اسکی شکل پسندیدہ ہو گئی؛

میں نے کھانے کی کوشش کی۔ لیکن کھانا خشک اور بے مزہ معلوم ہوتا تھا۔ میں بہت مشتعل ہو رہا تھا۔ میری وہی حالت ہو رہی تھی

اس نے میری جان بچائی ہے۔ اور آخر امید کی جھلک دکھائی دینے لگی ہے۔ آخر میں اس کے خیال میں محو سو گیا۔ اور اسکی شکل میری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔

دوسری صبح کو میں مانٹگمری کے بیدار کا اشتیاق سے انتظار کرنے لگا۔

مارتھا۔ وہ تمہارے سے بہت دلچسپی لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ میرے سے پوچھتا رہتا ہے۔ کہ تم کوئی ملازمت ملی ہے۔ یا نہیں۔ ملنے کی توقع ہوئی ہے یا نہیں کبھی کبھی اور تمسخر کی باتیں کرتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسٹر فنشر والش نے اسکو سب کچھ بتا دیا ہے۔

جب میں کام کرنے بیٹھا گیارہ بجے تھے۔ میں نے سمجھ لیا کہ کام کس طرح کرنا تھا۔ اور میں بہت شوق سے سیکھنے لگا۔

مارتھا چلا کر۔ ماسٹر سیلاس کیا میں نے تمکو نہیں کہا تھا۔ جب مصیبت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو بہتری کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آتی ہے۔

میں۔ اس سے مصافحہ کر کے ہاں تم نے کہا تھا میں حماقت سے اسے یقین نہ کرتا تھا۔

لیکن اس کو کیا معلوم تھا کہ اس اضطراب کی حالت میں مجھے کیا خطرہ درپیش تھا۔ جب جوشیا اور مانٹگمری رات کو واپس آئے میں اپنا کام ختم کر چکا تھا۔

جو ایک نمود آدمی کی ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ مسٹر مانٹگمری پھر مجھے غور اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ اس نے پہلے روز دیکھا تھا اس روز کے بعد میری اس سے اور جوشیا سے بہت کم ملاقات ہوتی تھی میں انکے بیدار ہونے سے پیشتر گھر سے باہر چلا جایا کرتا تھا۔ اور ان کے تماشہ گاہ سے واپس آنے کے پہلے سو جایا کرتا تھا۔ اس شام کو وہ غیر معمول طور پر سویرے آئے تھے۔ میں غیر معمول طور پر دیر سے آیا تھا؛

مانٹگمری۔ چسٹر کارسٹن کیا تم عمدہ۔ سادہ اور گول خط لکھ سکتے ہو۔

میں۔ ہاں لکھ سکتا ہوں؛

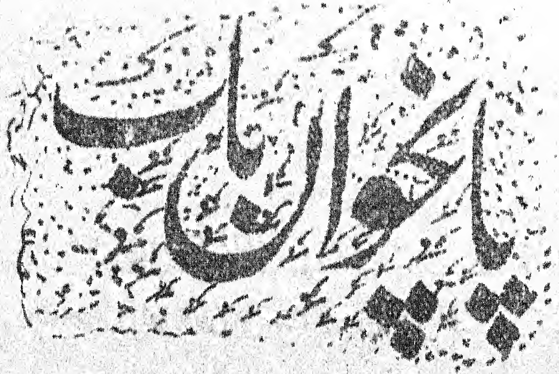
مانٹگمری۔ میں بھی اسی قسم کے ایک آدمی کی تلاش میں تھا۔ میں تمکو ایک مسودہ دونگا۔ اسکو نقل کر دینا تنخواہ قلیل ہوگی۔ مگر سستا ہوگا۔ بیکار سے بیگار بھلی جب تک تمکو اچھی ملازمت نہ ملے یہی سہی؛

میں نے اس غیر متوقع بات کو شوق سے منظور کیا میں نے ایک ناٹک کے بعض حصے نقل کرتے تھے؛

مانٹگمری۔ کل صبح میں تم کو بتا دونگا کہ عبارت میں ٹھہرنے وغیرہ کی کیا علامات ہیں۔ مگر یاد رکھو وہ لوگ بہت عجلت میں ہیں۔ اور تمکو چاہیئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اسکو نقل کر دینا میں خود نقل نہیں کر سکتا میرا ہاتھ کانپتا ہے۔ اور میرے سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں۔ میں لفظ بلکہ بعض اوقات سطریں چھوڑ جاتا ہوں۔ اور عبارت کے مختلف حصوں کو غلط ملط کر دیتا ہوں لک۔ شراب کی ایک بوتل اٹھا کر) ستیاناس ہو۔ اس شراب کا۔ یہ اسی کا ہی نتیجہ ہے؛

مانٹگمری۔ لیکن یہ غنیمت ہے کہ میرے دماغ میں کوئی ایسی چیز ہے جس پر یہ اثر کر سکتی ہے۔ تمہاری نسبت تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے خدا جانے تمہارے دماغ میں مٹی بھری ہے یا کیا؛

میں اس روز خوش خوش سو گیا کیونکہ مجھے امید تھی کہ کل صبح روٹی کمانے کے لیئے کام کر سکونگا۔ وہ میری زندگی کی فرشتہ رحمت تھی



محبت کا جواب

پھر وہ روز آیا جس روز میں نے مکلیرا سے ملاقات کرنی تھی۔ میں علی الصبح ہی اٹھا۔ میں نے عمر میں اوّل مرتبہ اپنے کپڑے احتیاط سے پہنے اس سے میری یہ مراد نہیں۔ کہ پہلے میں لباس سے بالکل غافل اور کاہل تھا۔ ہم کو مسٹر لوپرشر کے مکان میں ستھرے اور صاف رہنا پڑتا تھا۔ لیکن میں نے اپنی جسمانی صورت کا کبھی خیال نہ کیا تھا۔ اس صبح کو میں نے اپنی صورت کا بہت خیال کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں اپنے آپ سے بیزار ہوگیا۔ میرا پاجامہ میلا اور بدشکل وضع کا تھا۔ میرا بوٹ بے ڈول بھیری سدی سی نہ موزوں۔ اور بدصورت تھی۔ میرا کوٹ اور ٹوپی کسی قدر صحیح تھی میں نے اپنے بالوں کو کئی طرح سے برش کیا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ کس طرح بال بہت اچھے معلوم ہوسکتے۔ میں نے ہر چند کوشش کی۔ لیکن خاطرخواہ بال درست نہ ہوسکے۔

مار تھا۔ رجب میں کھانا کھانے آیا۔ پیارے آج تم کیسے ستھرے معلوم ہوتے ہو اور تم خوش بھی ہو۔

دس بجے سے پیشتر میں اس کے گھر کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہاں

جانے کا وقت نہ ہوا تھا لیکن ایک وقت تک اُدھر اُدھر پھرتا رہا۔ یہ عجیب بات تھی کہ مجھے اسکا نام معلوم نہ تھا۔ میں اس سے پوچھنا بھول گیا تھا۔ جب ملاقات کا وقت قریب آیا۔ میں بے چین ہو گیا۔ جب میں نے سنبھلتے سنبھلتے اس کے دروازے پر آواز دی ایک گھنٹہ گیارہ (بجے کے) بجا رہا تھا۔

اس دستک کے جواب میں ایک مضبوط خوش خلق بوڑھی سی عورت نے دروازہ کھولا۔

میں۔ (تردد سے) تمہارے ہاں ایک نوجوان لیڈی رہتی ہے؟

بوڑھیا۔ او تم وہی نوجوان ہو جس کا مس کلیریا انتظار کر رہی ہے۔ یہ کہکر بوڑھی نے جیب سے عینک نکالی۔ اور اس کو احتیاط سے ناک پر رکھ کر مجھے غور سے دیکھنے لگی۔ میری صورت سے اس کو اطمینان ہوا کیونکہ اس نے زیادہ دوستانہ آواز میں کہا:

نوجوان اندر چلے جاؤ۔ مس کلیرا ابھی تمہارے پاس آتی ہے۔

اس نے مجھے ایک چھوٹی مگر ستھری بیٹھک میں بٹھا دیا۔ اس میں ایک میز پر چند آبی رنگوں کی تصویریں رکھی تھیں۔ ان میں سے بعض مکمل اور بعض نامکمل تھیں۔ سیلن کا اون کا کام بھی تھا۔ پھولوں کے گلدستے ہر کہیں تھے۔ تصویروں کے درمیان میز پر۔ انگیٹھی پر دو گلدانوں میں ایک پائیوں جو کھڑکی کے سامنے دھرا تھا۔ ایک پیانو کے پاس جو ایک گوشہ میں کھڑی ہوئی تھی۔ ہوا انکی خوشبو سے مہک رہی تھی۔

چند منٹ بعد بیٹھک کا دروازہ کھلا اور کلیرا آئی۔ صبح کا سہانا وقت تھا۔ لیکن اس کمرے میں پردوں کی وجہ سے روشنی مدھم تھی۔ مگر کھڑکیوں میں سے روشنی کی چوکڑیں آتی تھیں۔ انسے طرح طرح کے رنگ نظر آتے تھے۔ ان سے دیواریں۔ میز کرسی وغیرہ سبزی ہو رہی تھیں۔ جب کلیرا میری طرف ہاتھ پھیلا کر کھڑی ہوئی تھی۔ ایک سلون کرن اس کے سر پر پڑ رہی تھی۔ اسکے سنہری بالوں پر ایک عجیب ہالہ نظر آتا تھا۔

(دفعۃً مسکرا کر) کیا تم آ گئے ہو؟

گویا مجھے قید یا موت کے سوائے کوئی چیز اس کی ملاقات سے روک نہ سکتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میں آبی رنگوں کی تصویریں بناتی اور برلین کا اونی کام کرتی ہوں۔ اور دوکان والوں کو دے آتی ہوں۔ وہ نئی تصویر بنانے بیٹھ گئی۔ اور میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں اسکے برش دھوتا۔ رنگ بھرتا۔ پردوں کو مناسب موقعہ پر روشنی کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ اسکو کبھی زیادہ کبھی کم روشنی کی حاجت ہوتی تھی۔ میں ان کاموں کے درمیانی وقفہ میں اس کی انگلیوں کو جو جلد جلد کام میں مشغول تھیں غور سے دیکھتا رہا۔ لیکن عموماً میری آنکھیں اس کے خوبصورت چہرہ پر لگی رہتی تھیں۔ میں اس کے خط و خال کو اپنے صفحہ دماغ پر گویا نقش کر رہا تھا۔ تاکہ جب وہ میرے پاس نہ ہو میں اسکی تصویر کو دیکھ لوں۔ بقول کیسے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

میں نے کسی عورت کے چہرہ میں اس قدر روحانی حسن نہ دیکھا تھا۔ وہ بہشت بریں کی حور معلوم ہوتی تھی۔ جس میں انسانی جذبات کا ذرا اثر نہ تھا۔ اس کے خوبصورت گھنگریالے بال جن میں کنگھی نہ کی گئی تھی۔ اس کے بیضوی رخسار نہ بہت ابھرے ہوئے نہ بہت لاغر۔ بلکہ بالکل صاف۔ اسکا تنگ دہن۔ موزوں صراحی اور گردن۔ سفید سفید نرم نرم جلد۔ اس کے سفید رخسار غیر معلوم سے خال تھے۔ اس کا قد لمبا نہ تھا۔ بہت موزوں اور نازک تھا۔ اس نے سیاہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا کوٹ گردن تک تھا۔ اور گردن میں ایک سفید سلوہ کا کالر تھا۔

ہم گفتگو بہت کم کرتے تھے۔ کیونکہ وہ کام میں مصروف تھی اور خاموشی یوں بھی ہمارے حسب مراد اور حسب مزاج تھی۔

تین بجے مس ولسن نے ہم کو کھانے کے لئے بلایا۔ ہم نے پہلی منزل میں ایک دالان خانہ میں کھانا تناول کیا۔ بڑھیا عورت بہت باتونی اور بہت ہنس مکھ مزاج تھی۔ اس نے میرے سے کئی ایک سوال کئے۔ جن کا میں جواب نہ دینا چاہتا تھا۔ ان کو میں بہت صفائی سے ٹال دیتا تھا۔

مسنر ولسن ۔ معاف رکھنا کہ میں تم سے سوال کر تی ہوتی ہوں گو مس کلیر میری رشتہ دار نہیں۔ بلکہ مجھے اس کے حالات بالکل معلوم نہیں۔ پھر بھی مجھے اس سے مجھے اپنی بیٹی کی طرح دلچسپی ہے۔ وہ اس قدر معصوم اور دنیا کے طریقو سے اس قدر ناواقف ہے کہ یہ بہت ضروری ہے کہ اسکا کوئی نگران ہو۔ تم اس سے پہلی مرتبہ ملاقات کرنے آئے ہو۔ وہ میرے ساتھ دو سال سے رہتی ہے۔ اور اس عرصہ میں کوئی شخص نہ آیا تھا۔ لیکن جب وہ کل رات آئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ میری ایک قدیم واقف سے ملاقات ہوئی ہے۔ جو میرے سے ملنے آئیگا۔ کہ وہ لنڈن میں ملازمت کی تلاش میں آیا ہے۔ اس کا کوئی دوست اور واقف نہیں وہ اس قدر مصیبت زدہ ہے کہ میں اسکو دیکھکر بہت متاسف ہوں۔ جب اس نے مجھے بتایا کہ ایک نوجوان ملاقات کے لئے آئیگا میں حیران ہوئی۔ پہلے میں نے اعتراض کیا۔ مگر اس نے مجھے خوشامد سے راضی کر لیا۔ میں نے یہ کہکر اس کی پہلی اور آخری ملاقات ہوگی۔ لیکن میں اعتراف کرتی ہوں۔ کہ تم ایک کم گو۔ عمدہ۔ اور باحیا سے نوجوان آدمی ہو۔ تم کس قسم کی ملازمت تلاش کر رہے ہو؟

میں ۔ میں پہلے ایک مکتب میں مدرس تھا۔ لیکن بالفعل میں کچھ نقل کیا کرتا ہوں گا

میں نے یہ بتایا کہ کیا نقل کرتا ہوں:

بڑھیا۔ مدرس کا پیشہ شریفانہ ہے۔ اور میں تم سے بہت خوش ہوں۔

شام کے قریب مسنر ولسن بیٹھک میں آکر بیٹھنے لگی۔ اور اس نے تجویز کی کہ میں ان کو کوئی کتاب پڑھکر سناؤں۔ میں نے ان کو ایک مشہور ناول نویس کا ایک ناول سنانا شروع کیا۔ میں۔ اسکا وہ باب شروع کیا جسمیں عاشق و معشوق کی پہلی ملاقات کا ذکر تھا۔ اس داستان کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ مجھے یہ پہلا ہی ناول پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ ملٹن کا ناول۔ پال کلفرڈ تھا اس میں مجھے اپنے خیالات اور محسوسات کی جھلک دکھائی دیتی تھی

شام وقت بہت جلد گذر رہا تھا۔ آخر شفق نمودار ہوا اور مجھے یہ

نہ دکھائی دیتے تھے۔ پھر ہم سب کھڑکی کے قریب بیٹھ گئے۔ مسز ولسن باتیں کر رہی تھی۔ میں اور کلیرا خاموش تھے۔ وہ بازار کیطرف لاپروائی سے دیکھ رہے تھے۔ جیسا کہ اس کی عادت تھی۔ میں اس کے چہرے کی ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔ تاریکی کے غایب ہونے سے اس کا چہرہ بہت مدہم نظر آنے لگا تھا:

لمپ جلائے گئے پھر ہمنے کھانا کھایا۔ اور آخر جانے کا وقت آیا۔ پھاٹک پر رخصت ہونے لگے تو کلیرا نے میرا مصافحہ کیا:

تم پھر آؤ گے

میں اور کیا چاہتا تھا۔ مجھے کسی طرح کی رغبت کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے وعدہ کیا کہ پھر میں پیر کے روز آؤنگا۔ وہ مجھے سلام کر کے اندر چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ وہ روز ختم ہوا۔ جس کی خوشی کی گھڑیاں کبھی میرے صفحہ دماغ سے محو نہ ہونگی:

اس کے بعد اس سے بھی زیادہ خوشی کے دن آئے۔ لیکن اس روز کی طرح کسی کا دیرپا اثر قوت حافظہ پر نہ ہوا۔ میں نے یہ پہلا ہی روز اس کی صحبت میں بسر کیا تھا۔ پھر یہ مایوسی اور مصیبت کے روز کے بعد بہت جلد آیا۔ جس روز کہ میں نے خودکشی کا ارادہ کیا تھا:

میں ان دل خوش کن۔ دلآویز اور دلکش خیالات پر غور کرتے ہوئے ان واقعات پر بھی نظر ڈالتا ہوں۔ جو ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ میں اس باب کے باقی حصہ کو اس قسم کے خیالات اور واقعات کے لئے وقف کر دیتا ہوں:

یہ روز اسی قبیل کے کئی دنوں کا پیش خیمہ تھا۔ جیسے اکثر تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد کی منتظر رہتی ہے۔ میری موجودگی اس کے لئے بمنزلہ ضرورت ہو گئی ہے۔ وہ منتظر رہتی تھی۔ کہ میں اسکو تصویر پر رنگ بھرنے کی چیزیں دوں۔ اس کے رنگ میٹیوں۔ اون کے گولے دوں میں اور کاموں میں بیٹھا رہوں۔ اور اس کو کوئی اچھی سی کتاب پڑھکر سناؤں

دونوں وقت ملتے وہ پیانو پہ آکر بیٹھ جاتی تھی۔ اور اس سے عجیب درد انگیز سریلی گتیں نکالتی تھی۔ سرور میرے لئے ایک نئی حسن تھی وہ اس قسم کے راگ شروع کرتی تھی:

میں وہ قلب مضطرب ہوں جس سے کل نہ آسکے
میں وہ نخل بے ثمر ہوں گر پھلوں تو پھل نہ آسکے
تمہیں سفلتی سے کہہ دو اسے چین کیونکہ آوے
جسے ساری رات بھر میں ایک پل کی پل نہ آوے
مجھے جوشش جنوں میں خیال ہے تو یہ ہے
میری آہ و زاری سنکر کہیں وہ نکل نہ آوے
وہ مذاق عشق کیا ہے جو ایک ہی طرف ہو
میری جان مزا تو جب ہے مجھے بھی تو کل نہ آوے
ادب جنوں و وحشت کہ وہ مجھکو کہہ رہے ہیں
میری آبرو بچانا کہیں اس پہ بل نہ آوے
مضطر نوجوان کو یہ بہت ہیں چند روز ؎
تم اس خدا کو پوجو جس کو اجل نہ آئے

اس وقت تک میں نے بے تعلیم کے گرجا میں ہی سرور تھا لیکن پیانو اور اس کے ساتھ کلیرا کی آواز نے میرے کانوں کے لئے گویا آسمان کا راگ کھولدیا تھا۔ آہ سرور تیری خوشیاں کیونکر بیان کی جائیں۔ تیرے میں وہ لذت ہے جو تحریر میں نہیں آسکتی۔ تیری لذت تیرا لطف سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ بیان کرنے دو لذت وہ لطف کیا حاصل ہو سکتا ہے:

راگ نے میرے سامنے ان غیر معین بے جسم خیالات کو لاکر کھڑا کردیا تھا۔ جس کا الفاظ کے ذریعے اظہار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خود تصور کو بھی انکا احساس نہیں ہوتا۔ کہ ظاہر ہوتے ہی معدوم ہو جاتے ہیں۔ راگ گویا مجھے محبت تکلیف اور موت کی داستان بتا رہا تھا۔ سرود شیریں طلعت پاک مذہب۔ اور کامل خوشی کی تشریح کر رہا تھا۔ اس طرح کہ زبان اس کے

مشابہ کو بھی ظاہر نہیں کر سکتی ۔ یہ میری روح کو عالم خواب میں لے گئی جس سے دنیا کو کچھ تعلق نہ تھا ۔ بعض اوقات مجھے خواہش ہوتی تھی کہ میں اس پُر سرور آواز کو سنتے سنتے مرجاؤں ۔ بجائیکہ میری روح کو یہ آواز تسکین اطمینان دلاتی رہیں :

ہم خزاں کے موسم میں شفق کے وقت اس طرح سرور راگ کی کیفیت میں محو ہوتے تھے ۔ ہمارے سائے دراز ہو جاتے تھے یہ نرم نرم و شفقت کا نتیجہ ہے ۔ جب روشنی کم ہوتی ہے تب میں سرک کر اس کے قریب بیٹھ جاتا تھا ۔ کیونکہ میں گوارا نہ کر سکتا تھا ۔ کہ اس کا چہرہ چھپا رہے ۔ پھر میں اس کے قدموں میں گرتا تھا ۔ اور اس کی طرف آور قطار دیکھا کرتا تھا ۔ میرے دل پر اسوقت ایسی کیفیت طاری ہوتی تھی ۔ جس کو خوشی کے نام سے بہتر نہیں کر سکتے :

ایسے اوقات میں وہ میری موجودگی سے بے خبر معلوم ہوتی تھی اس کی آنکھیں عجیب طور پر ٹکٹکی لگا لیتی تھیں ۔ گویا وہ اپنے دل کو دیکھ رہی تھی میں تصور کیا کرتا تھا ۔ کہ اس کی روح کچھ وقت تک جسم سے نکلکر سرود اور راگ کی سرزمین میں چلی گئی ہے ۔ اور وہاں کے سرور کو اس انسان کے لئے ترجمہ کر رہی ہے :

ہماری صحبت بھی عجیب تھی ۔ اسوقت ہم کو صرف زمانہ حال کا خیال ہوتا تھا ۔ ہم زمانہ ماضی یا مستقبل کا ذکر یا خیال کبھی نہ کرتے تھے ۔ کیونکہ ہم خوش ہونا چاہتے تھے ۔ دونوں کو زمانہ ماضی خوفناک اور زمانہ مستقبل بدشگون معلوم ہوتا تھا ۔ شاید جو میں نے لکھا ہے ۔ اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ کلیرا کے مزاج میں غم تھا ۔ نہیں یہ بات نہ تھی ۔ جب وہ کام کرتی تھی خوش و خرم رہتی تھی ۔ صرف کبھی کبھی اس کو غم کا خیال آتا تھا اس کی طبیعت بچے کی طرح نرم ۔ بھروسہ کرنے والی ۔ معصوم ۔ مکر و فریب سے ناواقف ۔ اور گناہ سے بے خبر تھی ۔ وہ درد کو خواہ فرضی یا واقعی ہو اس قدر محسوس کرتی تھی ۔ کہ جس مضمون سے درد کیطرف اشارہ پایا جائے وہ اسکا ذکر شروع کرتی تھی

وہ ریحلاکساہر لئے مہربانی اس مضمون کا ذکر نہ کرو۔ اس سے میرے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ اور میں خوشی کی خواہاں ہوں؛

اس طرح مجھے اس کی گذشتہ زندگی کے حالات بالکل معلوم نہ ہوئے نہ ہی میں معلوم کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ اس کی طرح بھی موجودہ وہ خوبینی کو درد کی تصویر سے مغص نہ کرنا چاہتا تھا۔

وہ سال سے زیادہ عرصہ سے مسز ولسن کے ہمراہ رہتی تھی۔ لیکن اس عورت کو بھی کلیا کی زندگی کے اس زمانہ کے حالات جو پہلے گذر چکا تھا۔ بالکل معلوم نہ تھا۔ بڑھیا کہنے لگی میں کسی کو سفارشی چٹھی کے بغیر اپنے ہاں رہنے نہ دیتی تھی بالخصوص نوجوان لیڈیوں کو جنکا کوئی دوست نہ ہو۔ لیکن اس نے مجھے کہا کہ میں کوئی سفارشی چٹھی دکھا نہیں سکتی۔ وہ اس قدر معصوم اور بھلی معلوم ہوتی تھی کہ مجھے اس سے فی الفور انس ہو گیا اور مجھے افسوس کا موقع نہیں ملا۔ یہ ایسی پیاری پاک لڑکی ہے کہ کسی گھر میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ اور مجھے اس سے اپنی بیٹی کی طرح محبت ہے گو مجھے اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہے۔ اور میں اکثر خیال کرتی ہوں کہ یہ ایک معمہ ہے جب وہ پہلے آئی تھی میں اس سے بہت سے سوالات کیا کرتی تھی۔ لیکن گذشتہ زندگی کا تذکرہ سے وہ اس قدر خوف زدہ ہوتی تھی۔ کہ مجھے اس مضمون کے چھیڑنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے لڑکپن میں اس سے کسی طرح کا سخت سلوک کیا گیا ہوگا۔ کہ وہ اس کے ذکر سے سخت گھبراتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسکو کسی زمانہ میں ایسا صدمہ ہوا ہوگا۔ جس سے اس کی عقل جاتی رہی ہوگی۔ بعض اوقات وہ ایسی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ میں نے اس قسم کی کوئی لڑکی نہیں دیکھی؛

مسز ولسن نہایت مزاج نیک دل عورت تھی۔ اس کو ناول شعر و سخن اور سرور کا بہت شوق تھا۔ اور اسکی طبیعت میں عجائب پرستی کا مادہ بہت تھا۔ وہ کلیر سے ساتھ ہمیشہ مہربانی سے سلوک کرتی تھی۔ اور میں اسکو صرف کلیر اسے دوسرے درجہ پر پُر اسرار معلوم ہوتا تھا میرے خیال میں

چونکہ ہم دونوں دنیا سے بالکل مختلف تھے۔ اسلئے وہ ہمکو بہت پسند کرتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی وہ ہمارے میل جول کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھی۔

لیکن وہ ہم کو بچوں کی طرح سمجھتی تھی۔ سوائے اسکے کہ وہ اپنی تصویروں اور کام کو لنڈن کے ویسٹ اینڈ (ایک حصہ لنڈن کا نام ہے) میں دوکانوں پر فروخت کرنیکے لئے جاتی ہے۔ اس وقت میں عموماً اس کے ہمراہ جایا کرتا تھا۔ جب وہ اسی قسم کی ایک مہم سے واپس آرہی تھی اس نے میری جان بچائی تھی۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں ہم اکثر اس مقام کے پاس سے گذرتے تھے۔ لیکن ہم اس کا ذکر نہ کرتے تھے۔

ہماری آمدورفت آزادانہ بے تکلف اور علانیہ تھی۔ میں اس سے دنیا کے عام مفہوم میں محبت عشق کا کبھی ذکر نہ کرتا تھا۔ یہ میرے لئے کافی تھا کہ مجھے اس کی ہم نشینی حاصل تھی۔ اور میں اس کی آواز کو سن سکتا اور اسکی صورت کو دیکھ سکتا تھا۔ میری محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی تھی اور جب تک یہ خیال بلا خلل رہتا تھا۔ اسکو کسی عملی چیز کی ضرورت نہ تھی۔

لیکن کیا میں اس خوفناک زمانہ ماضی کا اس عورت کا جس سے میری مضحکہ خیز رسمی شادی ہوئی تھی۔ خیال کرتا تھا۔ اس شادی کی وجہ سے موجودہ کیفیت محبت آسمانی معلوم ہوتی تھی۔ اس زمانہ اور اس عورت کا خیال بجلی کی طرح میرے روح پر گرتا تھا۔ جس سے میری روح فنا ہوتی تھی۔ اگر یہ خیال ہمیشہ دل میں قائم رہتا تھا۔ میں دیوانہ ہو جاتا تھا۔ اسلئے میں اس خیال کو اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔ اور موجودہ خوشی مسرت میں محو ہو جاتا تھا۔ اپنی معشوقہ کی طرح میں درد برداشت نہ کر سکتا تھا۔

میں اس سے پیچھا چھوڑانے کے لئے تقدیر کی بنا میں ملا جاتا تھا۔ جو میرے لئے آئندہ واقعات تیار کر رہی تھی۔ بوجہ کم گوئی کے میں نے مارتھا کو کلیر کی بابت کچھ نہ بتایا۔ میں اس راز کو خود غرضی کی وجہ سے چھپاتا تھا۔

گویا یہ ایسی قیمتی چیز تھی جس میں کسی غیر کو شریک کرنا مناسب نہ تھا۔ وہ میری غیر حاضری پر جسکی بظاہر کوئی وجہ نہ تھی تعجب کرتی تھی۔ اور میرے خیال میں وہ میرے اس لئے ناراض رہتی تھی۔ کہ میں اسکو اپنا رازکیوں نہ بنا یا تھا۔ مارتھا۔ میں صاف کہہ دیتی ہوں میں نے کسی کو اس طرح تبدیل ہوتے نہیں دیکھا لیکن تبدیلی سے تم بہتر ہو گئے ہو۔ تم تھوڑے سے دنوں میں خوبصورت کیوں ہو گئے ہو۔

اس تعریف کو سنکر میں بہت خوش ہوتا تھا۔ میں خیال کرتا تھا۔ کیا اس تغیر سے وہ خوش نہ ہوگی۔

اس اثنا میں کاہل نہ تھا۔ مسٹر مانٹگمری میرے لئے نقل کرنے کو کام لایا کرتا تھا۔ اور اس خیال سے کہ ملاقاتوں کیوجہ سے میرے کام میں حرج نہ ہو بعض اوقات میں تمام رات بیٹھ کر لکھا کرتا تھا۔ میرے اخراجات بہت کم تھے اور باوجودیکہ میری آمدنی قلیل تھی۔ میں اپنے اخراجات چلا لیتا تھا۔ مجھے اس سے زیادہ کیا خواہش ہو سکتی تھی۔ میں نہایت خوش تھا۔ کیونکہ میں اپنے اخراجات کے موافق دنیا میں رہتا تھا۔

یہ باب ختم ہو گیا ہے۔ اور اس کے دلخوش اور فرحت بخش واقعات پر آیندہ واقعات کی تاریکی اور سایا پھیل رہا ہے جنھوں نے میری زندگی کو بہت کچھ غیر مانوس اور بے لطف کر دیا۔

چھٹا باب

مسٹر مانٹگمری کا ایک تجربہ

ایک روز مسٹر مانٹگمری نے مجھے شاہی کارنیفین تھیٹر میں بلایا ایک پر زمانہ وہ تھا کہ اس قسم کی دعوت سے مجھے نہایت خوشی ہوتی۔ لیکن اب میرے خیالات تماشہ گاہ سے کبھی اعلےٰ عالم میں پرواز کر رہے تھے۔ تاہم میں نے اسکی دعوت قبول کی۔ ایک روز شام کو میں اسکے اور جوشیا کے ہمراہ تماشہ گاہ میں گیا۔ اس تماشہ گاہ میں وہ دونوں ملازم تھے۔ چونکہ میں ناٹکوں کی نقل کیا کرتا تھا۔ مجھے تماشہ گاہ والوں سے خیال کیا جاتا تھا۔ اور میں پردوں کے پیچھے جا سکتا تھا مگر اس غائرِ تعلق کیوجہ سے مجھے تماشہ گاہ سے الٹی نفرت ہو لی ؛

اسی روز میں پردوں کے پیچھے کھڑا تھا کہ چیدا جبنی اس حصہ میں ایک چور دروازہ سے آ گئے۔ انہوں نے شریفانہ لباس پہنا ہوا تھا۔ میں سرسری نظر کے بعد سٹیج کی طرف متوجہ ہوا۔ لیکن میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی جس سے میں واقف تھا۔ میں نے پیٹھ موڑ کر دیکھا تو ایک جنٹلمین ایکٹریس رنگیلہ سے گفتگو کرتا نظر آیا۔ میں اس کو فی الفور پہچان لیا۔ وہ مسٹر اڈوبل تھا۔ مجھے اسکے دیکھتے ہی اس قدر صدمہ ہوا کہ میں تماشہ گاہ وغیرہ کو چند منٹ تک بالکل بھول گیا۔ میں نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور چپ چاپ کھڑا ہو گیا ؛

مبادا کہ وہ پہچان نہ لے۔ میں یہ خیال کرنے لگا چونکہ میری صورت تبدیل ہوگئی ہے وہ مجھے شناخت نہ کرسکے گا۔

میں جرات کرکے وہاں سے چلا تھا۔ کہ بدقسمتی سے جوشیا ٹک میرے سامنے آیا۔

ٹک۔ سیلاس یار کہو کیسے ہو۔

میں نے ضعباً راڈویل کی طرف نظر اٹھائی۔ تو وہ چونک گیا۔ اور مجھے غور سے دیکھنے لگا اسوقت گیس کی روشنی ہمارے رخساروں پر بخوبی پڑ رہی تھی۔ وہ مجھے چند منٹ تک دیکھتا رہا میرے شناخت کرنے کی اسکی بشرہ سے علامت نہ پائی جاتی تھی۔ وہ پہلے کیطرح باتیں کرتا رہا۔ مجھے امید تھی کہ اسکو یاد نہیں رہا۔

ٹک کے پیچھے مسٹر مانٹگمری آرہا تھا۔ اس نے میری طرف اشارہ کیا مگر مسٹر راڈویل کو دیکھکر پیچھا ایک کھڑا ہوگیا۔

مانٹگمری۔ مسٹر راڈویل کہو کیا حال ہے (اس نے بھیس بدلا ہوا تھا) تم۔ پروفیسر کو اس بھیس میں شناخت نہ کرتے ہونگے۔

راڈویل (غرور سے) بیشک تم مجھے یاد نہ رہے تھے۔

اسکے بعد میں نے انکی گفتگو نہ سنی۔ کیونکہ میں ایک طرف چلا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ اسی وقت گھر چلا جاؤں کیونکہ اسوقت کھیل ختم ہو گیا تھا۔ لیکن اپنے ہمراہیوں بغیر جانا مناسب معلوم نہ ہوا۔ اسکے بعد میں نے اس رات مسٹر راڈویل کو پھر نہ دیکھا۔ لیکن اس سے ملنا مجھے سخت بدشگون معلوم ہوا۔

جب میرے ہمراہی اپنے معمولی کپڑے پہن چکے۔ وہ بجائے گھر جانیکے ایک کلال خانہ کیطرف چلے۔ وہ مجھے بھی ہمراہ لے گئے۔ کلال خانہ میں شراب تمباکو کی بے حد بدبو تھی۔ اور شور سے کان پھٹے جاتے تھے۔

مسٹر مانٹگمری نے شراب کی ایک بوتل مانگی اور ایک اشرفی کلال کے حوالے کی۔

جوشیا۔ خدا کی قسم معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے کسی بنک گھر کو لوٹ لیا ہے۔

مانٹگمری۔ نہیں میں نے صرف ایک دوست کا قصد کیا ہے۔

میں بہت جلد خیال کرنے لگا کہ گھر چلا گیا ہوتا تو بہتر تھا۔ مسٹر مانٹگمری کے اصرار سے میں نے بھی شراب پی۔ تمباکو کے دھوئیں وغیرہ کے اثر سے مجھے جلد ہی نشہ چڑھ گیا۔

جب پہلی بوتل ختم ہو چکی ایک اور نکالی گئی۔ اور پھر ایک اور۔ مجھ سے اور لوگوں کو بھی یاد نہ تو شغل میں شریک کیا گیا۔ لیکن میں ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گیا۔ پھر مجھے کسی نے شراب پینے کو نہ کہا۔

کلاں نے جوشیا اور مانٹگمری کو سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد بھی خانہ سے دھکے دے کر نکال دیا۔ چلتے ہوئے انہوں نے شراب کی ایک بوتل ساتھ لی۔

مجھے یاد نہیں کہ ہم کہاں کس طرح اور کس وقت پہنچے۔ کیونکہ باہر نکلتے ہی میرے قدم لڑکھڑانے لگے تھے۔ اور میں مجبوراً جوشیا کے سہارے چلنے لگا۔ تھا۔ مکانات چکر لگاتے ہوئے اور زمین پر پاؤں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور سرد ہوا کے اثر سے میرا نشہ کم ہو گیا۔ گو جوشیا اور مانٹگمری یقیناً مخمور ہو رہے تھے۔

مانٹگمری۔ (وحشت سے) ماسٹر سیلاس سنو۔ اسی طرح کی بیہودگی پھر کی تو میں تمکو نقل نویسی کا کام سے ردو نکالا۔

جوشیا۔ آؤ پھر پھر میں اب تو خوش ہو۔ تم نے کیا شکل بنا رکھی ہے۔ مجھے تو یہ پسند نہیں اگر تم ایک ماہ تک میرے زیر تعلیم رہو میں تم کو آدمی بنا دوں۔

مانٹگمری کی دھمکی سے میں ڈر گیا اور جو کچھ انہوں نے کہا کیا۔ جب ہم گھر گئے سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ کھانا چنا گیا۔ میں بہت بھوکا تھا خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر مسٹر مانٹگمری نے شراب کی ایک بوتل نکالی۔ اور کہا کہ تین گلاس بھر دو۔ میں بھی شراب نوش کرنے لگا مجھے پہلے ہی استعمال ہو رہا تھا۔ اور اس شراب سے دو نشہ ہو گیا۔ مگر ہوش اور یاد بدستور قائم رہے)

مسٹر مانٹگمری نے معمول سے زیادہ شراب پی تھی۔ لیکن ابھی شرابور نہیں ہوئی کوئی ... بات ہی تھی۔ مگر اس کا چہرہ ضرور سرخ ہو رہا تھا۔

مانٹگمری (میرے سے مخاطب کر کے) سیلاس تم چرٹ نہیں پیتے۔ تم کو پینا چاہیئے۔ اس سے دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اس سے ندامت جاتی رہتی ہے تماکو زمانہ حال کا چشمہ فرموشی ہے۔ اگرچہ پرانی باتوں کو فراموش نہیں کرتا۔ کم از کم اسکے اثر سے انکی طرف سے لاپرواہی پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ تم کو تصورات بےچین نہیں کرتے تم ابتک عصمت کی خوش سیر زمین میں پھرتے ہو میں تمہاری عمر سے پہلے جادو سلامت روی سے بھٹک کر دور نکل گیا تھا۔ بیس سال کی عمر میں عیش و عشرت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ تیس سال کی عمر میں ایک عورت کے طفیل میں اپنے والدہ کے گھر سے نکالا گیا تھا۔ یہ ایک پابند مذہب عورت تھی۔ وہ ہمیشہ مذہبی کتب پڑھتی رہتی تھی۔ اور گرجا سے نکلکر کبھی خوش نہ ہوتی تھی۔ یہ بڑی سنگدل عورت تھی۔ میں نے جو گناہ کئے ہیں۔ اسکا الزام اس کی گردن پر ہے۔ گو میری نوجوانی عیاشی میں گذرتی تھی۔ مگر پختہ سالی میں میری حالت کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ لیکن اس نے پیش نہ جانے دی ؛

یہ کہکر چہرہ غصہ سے تمتما گیا۔ آخر اسکے اشتعال کی کوئی حد نہ رہی اس کے منہ سے کف نکلنے لگی۔ وہ سخت گالیاں نکالنے لگا ؛

جوشیا۔ (حیران ہو کر) یار اتنے خفا کیوں ہو رہے ہو۔ زندگی کی قسم میں تمہارے اس غصہ کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے تم کو کل کہدیا تھا کہ میں ایسی واہی تباہی باتیں سننا نہیں چاہتا۔ آؤ شراب کا ایک اور جام پیکر غصہ کو دور کر دو۔ اور ہمیں اپنی زندگی کی کوئی داستان سناؤ جو مزیدار اور دلپسند ہو۔ سیلاس نے تمہاری کوئی داستان نہیں سنی (میری طرف اشارہ کر کے) کیوں تم کوئی داستان سنو گے ؟

میں اس وقت سونا چاہتا تھا۔ لیکن میری کیا مجال تھی۔ کہ وہاں سے ہل سکتا۔ بلکہ کہا کہ مسٹر مانٹگمری جو سنائیں گے۔ میں بڑے شوق سے سنوں گا۔

مانٹگمری۔ (سینہ پونچھ کر اور مطمئن ہو کر) ڈرو نہیں۔ میں تم کو یا کسی اور کو غالباً ایذا نہ دوں گا۔ سوائے اس عورت کے۔ لیکن جب مجھے خیال آتا ہے۔ کہ اس عورت کی وجہ سے کیا کیا مصیبتیں نہیں پڑی ہیں۔ اور نہ صرف مجھے بلکہ۔ خیر اگر میں اس قسم کی باتوں کا یہ خیال کرتا تو اس وقت تک دیوانہ ہو گیا تھا ؛

یہ کہکر وہ کچھ دیر تک چپ چاپ چپ بیٹھا رہا:۔

مانٹگمری (سلسلہ سخن شروع کرتے ہوئے) حیران ہوں کہ اگر میں اپنی زندگی کے حالات قلمبند کروں تو کوئی کتب فروش اس کو شائع کرنا پسند کریگا۔ میری سوانحعمری بیشک ایک عجیب داستان ہے۔ لیکن میرے خیال میں اسکے پڑھنے والوں سے نصف بھی اس پر یقین نہ کرینگے۔ میں نصف درجن سنسنی پیدا کرنے والے ناول ایک فرضی واقعہ اختراع کرنے کے بغیر لکھ سکتا ہوں۔ مگر ناول خوان کہینگے کہ میں نے غلو اور مبالغہ سے کام لیا ہے جس شخص نے شریفوں کی طرح زندگی شروع کی۔ اور جس نے بیس سال کے عرصہ میں ہر طرح کی رندی اور اوباشی کا تجربہ کیا ہو اسکو کوئی نہ کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہوگا:۔

جو شیلہ (میری طرف اشارہ کرکے) بیشک آنا چاہیئے۔ مجھے تعجب ہے کہ تم نے ملفوظات شائع کیوں نہیں کئے۔ تم کو اپنی سوانحعمری یا داستان ضرور شائع کرانی چاہیئے تھی۔ مگر ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا۔ آؤ اپنی چونکا دینے والی داستان سناؤ۔ ہم سب توجہ سے سن رہے ہیں:۔

مسٹر مانٹگمری جب بہت پی جاتا تھا اپنی سرگذشت کی داستان سنایا کرتا تھا۔ گو جب مخمور نہ ہوتا تھا۔ وہ کم گو اور خاموشی پسند آدمی تھا۔ مگر وہ داستان گوئی کے اثنا میں اپنے خاندان یا رشتہ داروں کا کچھ پتہ نہ بتایا کرتا تھا۔ تمام داستان اسکی آوارگی کے زمانہ تک محدود تھی:۔

مانٹگمری۔ میں نے بہت کام آوارہ گردی کے زمانہ میں شروع کئے ان میں سے کسی سے اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ مسمریزم کے شعبدہ سے ہے:۔

میں یہ سنکر چونک گیا۔ اور اس وقت سے ہمہ تن توجہ ہو کر سننے لگا:۔

(داستان کا سلسلہ شروع کرکے) جب میں نے اوّل اوّل مسمریزم کی شعبدہ بازی شروع کی میں اسکو لغو اور فضول سمجھتا تھا۔ مجھے ایک تیز طبع اور ہوشیار لڑکی ملگئی تھی۔ میں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ لوگوں کو مسمریزم کے اثر سے بے ہوش کر دیتی ہے لیکن دراصل یہ محض بہانا تھا۔ وہ اپنے

ساتھیوں کو بیہوش کر دیتی تھی۔ جو ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ اور وہ ہمارے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ میں نے خاص علامات اور اشارات مقرر کر رکھے تھے۔ اور انکے بولنے پر ہمارے معاون نادیدہ واقعات بتانے لگتے تھے مگر ہم صرف احمقوں کو پھانس سکتے تھے۔ ہوشیار آدمی ہمارے دام تزویر میں گرفتار نہ ہو سکتے تھے۔ ایک روز یہ لڑکی ایک معاون کو لیکر اڑ گئی۔ اور میں لنڈن کے ایک حصہ میں اکیلا رہ گیا۔ میں نے دوسرے روز مسمریزم کے شعبدہ کا اشتہار دکھلانے کا اشتہار دیا ہوا تھا۔ اور مصیبت یہ کہ ایک ہال کا کرایہ پیشگی ادا کر چکا تھا۔ میں نہ جانتا تھا کہ کیا کروں۔ کیونکہ میں اکیلا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ میں غمگین صورت بنائے بازاروں میں پھرتا تھا۔ اور یہ دیکھتا تھا کہ اشتہار اور ان کے متعلقہ تصویریں بخوبی چسپاں ہیں۔ میں عادتاً یہ کرتا پھرتا تھا۔ اور یہ امید نہ تھی۔ کہ اس کوچہ گردی سے مجھے کچھ وصول ہوگا میں ایک گلی میں لوٹا اور ایک کلال خانہ میں چلا گیا۔ اور میں نے برانڈی اور پانی کا ایک گلاس مانگا۔ میرے سوا صرف ایک شخص کلال خانہ میں تھا۔ وہ ایک غلیظ دہقان صورت آدمی تھا۔ اور وہ متوحش معلوم ہوتا تھا۔ وہ باتیں کرنا چاہتا تھا۔ پہلے میں نے اسکو کچھ جواب دینا نہ چاہا۔ میں اسکی باتوں کا ہاں نہیں کے سوائے کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ آخر اسکی سکاری دہقانیت مذاق اور تیزی کی وجہ سے مجھے اسکی طرف توجہ ہوئی۔ اور میں اسکی باتوں سے خوش ہوا۔ میں نے اسکے لیے شراب مانگی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دونوں کو نشہ ہو گیا۔ اس نے مجھے کہا آؤ میرے گھر کھانا تناول کرو۔ میں نے اسکی دعوت قبول کی۔ اور ہم گلیوں میں گھومتے گرتے پڑتے اس کے گھر کی طرف چلے۔ وہ ایک غلیظ سے صحن میں رہتا تھا۔ اس مقام کو دیکھکر ڈر آتا تھا۔ اور جس گھر میں وہ مجھے لے گیا۔ وہ بھی صحن کی طرح غلیظ تھا۔ میں چاہتا تھا کہ کسی طرح اس گھر سے نکلوں۔ گو میں آوارہ تھا۔ میں اس قسم کے خستہ بدبودار۔ غلیظ گھر میں ٹھہرنے سے میرا دل بھی گھبرا گیا۔ ایک سہم زدہ چہار سالہ لڑکی تھوڑی سی آگ کے پاس بیٹھ رہی تھی

اسکے بال آگ کے انگارے کی طرح سرخ نحیف نفلکن دار چہرہ اس جسم اور اعضاء دلاغر۔ اسکے بدن پر کپڑے بہت خراب تھے۔ وہ ایک طرح سے نیم برہنہ تھی۔ وہ اپنی جگہ سے ترشروئی اور حقارت سے اٹھی۔ اور پھر ایک شریفانہ لباس اجنبی کو دیکھکر حیران ہوئی۔ وہ میری طرف متجسس نگاہ سے دیکھنے لگی۔ گویا میں نشہ کی حالت میں تھا۔ ان آنکھوں میں کوئی عجیب بات تھی جس نے میرے دل پہ عجیب اثر کیا۔

اسکے والد نے اس کو ملامت اور دھمکی سے کمرے سے باہر نکالدیا۔ اگر میں وہاں نہ ہوتا۔ وہ اس کو ملکے رسید کرتا۔ لڑکی اسکو اس نظر سے دیکھتی تھی۔ جس طرح سے غیرتی پنجرہ سے اپنے محافظ کو دیکھا کرتی ہے۔ میں اسکو ادھر ادھر پھرتے دیکھ رہا تھا۔ یکایک میرے دل میں ایک عجیب خیال آیا۔ کاش یہ لڑکی کل رات کے لئے شعبدہ دکھلانے کے لئے مل جائے۔ میں یہ نہیں جانتا یہ خیال مجھے کیوں آیا۔ اگر میں نشہ میں نہ ہوتا۔ مجھے اس قسم کا خیال نہ آتا۔ جس جگہ لنڈن میں شعبدہ دکھایا جاتا تھا۔ وہ تین چار میل کے فاصلہ پر تھا۔

اگر اسکو شعبدہ کے لئے خاص لباس پہنا دیا جاتا تو اسکو کوئی شخص شناخت نہ کر سکتا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اگر اس شعبدہ میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو میں کل کا فور ہو جاؤنگا۔ اور یہ لڑکی اس مخمصہ سے جس طرح ہو گا۔ خود نکل آئیگی۔

میں نے یہ تجویز اس کے والد کے سامنے پیش کی۔ میں نے اپنے حالات اس کے سامنے صاف صاف بیان کئے تھے۔ اور وہ میری مشکلات کی وجہ سے اس سودے میں ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ یعنی بہت روپیہ مانگتا تھا۔ جب میں نے تجویز پیش کی۔ وہ لڑکی کمرے میں آئی اور ایک کرسی کے پاس کھڑی ہو کر اسکو غور سے سننے لگی۔

میں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تم شعبدہ کر سکو گی۔

وہ بیقین سے۔ ہاں تم مجھے جو دکھاؤ گے میں ضرور کر لونگی۔

میں نے اسکے والد کو کہا کہ جتنا روپیہ تم نے مانگا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہا۔ اور میں وہاں سے چلنے کے ارادہ سے اٹھا۔

لیکن لڑکی نے مجھے خفیہ طور پر اشارہ کرکے روک لیا۔ اور پھر اپنے والد کے پاس جا کر آہستہ آواز سے کہنے لگی۔ بابا تم دیوانے ہو گئے ہو۔ اسکو جانے دیتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ تم کو کوئی کام نہیں ملتا۔ اور ہم فاقوں سے مر جائینگے۔ مجھے سلائی کے کام سے کچھ نہیں ملتا:

اس کے والد نے اس کو گالیاں دیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا مگر وہ الگ ہٹ گئی اور تھپڑ اسکو نہ لگا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے سودا کا فیصلہ ہو گیا اور میں اسکی خوشی منانے کیلئے ہم نے پھر شراب کا دور شروع کیا:

دوسری رات ہوئی جب اس نے غسل کرکے اپنے بالوں میں کنگھی کر لی۔ اور وہ مخملی پوشاک زیب تن کی جو میرے پاس شعبدہ کرنے والی عورت کے لئے موجود تھی۔ وہ پہلی عورت سے زیادہ شکیل معلوم ہوتی تھی۔ تو اسکو لباس کسی قدر ڈھیلا آیا تھا۔ مگر اس قسم کے نقص کو سوائے میرے کوئی دیکھ نہ سکتا تھا۔ میں نے اسکو شعبدہ خوب سکھا دیا تھا جو اس نے حیرت انگیز سرعت سے سیکھ لیا۔ گو میں جانتا تھا کہ وہ چند غلطیاں کریگی۔ مگر فی الجملہ مجھے شعبدہ میں اس کے کامیاب ہونیکی امید ہو گئی تھی:

گو وہ حاضرین کے سامنے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اس رات بہت سے لوگ تماشہ دیکھنے آئے تھے۔ وہ بالکل نڈر اور مطمئن تھی۔ گویا یہ کام سالہا سال سے کرتی تھی:

مسمریزم کے عمل میں بڑی بات یہ تھی کہ مجمع میں سے ایک شخص کو منتخب کیا جائے اور اسکو بچھونے پر لا کر مسمریزم کے ذریعے بے ہوش کر دیا جائے اور پھر اس سے جو چاہیں سوال کئے جائیں۔ اور پھر حصول سے غنودگی کی حالت میں یہ وعدہ لیا جائے کہ وہ بیدار ہو کر فلاں فعل کریگا۔ ابتک ہم اس عمل کے لئے ایک معاون کو استعمال کرتے تھے جس کو سابق قرارداد کے بموجب ایک خاص کمرے میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ یہ لڑکی یا تو بہت سے لوگوں کو دیکھ کر گھبرا گئی یا مقررہ شخص سے کسی کی صورت ملنے کیوجہ سے اس نے ایسے شخص کو منتخب کیا۔ جو عمل سے بالکل ناواقف تھا۔ میں نے مایوسی کیحالت میں اس کی غلطی کی صحت

کرنی چاہی، اور کہہ دیا کہ یہ شخص معمول بننے کے لائق نہیں کیونکہ اسکے بال بھورے ہیں - اور عامل کے سرخ ہیں - اس بات سے حاضرین کو شبہ پیدا ہوا - اور انہوں نے اصرار کیا کہ معمول کو تبدیل نہ کیا جائے ؛

میں نہایت حیران تھا - کہ اب ہمارا حال منکشف ہو جائیگا - اور بڑی ذلت اٹھانی پڑے گی - لیکن مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جب وہ شخص اس لڑکی کی آنکھوں کے سامنے تین چار منٹ کھڑا رہا - اس کا بدن اینٹھ گیا - اس کی آنکھیں پتھرا گئیں اور اس کا تمام بدن لڑکی کی طرف مائل ہوا - گویا اس میں مقناطیسی یا برقی اثر تھا - پہلے میرے معاون محض بہانہ سے عامل کی طرف کھچے آتے تھے اور یہ بھی نہیں - بلکہ وہ طرح طرح کے تمام سوالوں کا جو اس سے پوچھے جاتے تھے جواب دیتا تھا - گویا اسکی قوت ارادہ پر کوئی بھاری اثر ہوا ہے - اور وہ جواب دینے پر مجبور ہے - پھر لڑکی نے معمول کو کہا کہ جب تمہارے سے مسمریزم کا اثر دور کر دیا جائے تو جھاڑ کے قریب جا کر اپنی ٹوپی ملا دینا - اور اس نے ہوش میں آکر ایسا ہی کیا - مجھے اسکو ایک نئی ٹوپی خرید کر دینی پڑی - لیکن مجھے اس امر کی کیا پرواہ تھی - مجھے ایک خزانہ ہاتھ آگیا تھا ؛

پہلے پہل میں نے خیال کیا کہ لڑکی نے مجھے دم دینے کے لئے اپنے کسی معاون پر عمل کیا ہے - اور اسطرح وہ اپنی تنخواہ بڑھانا چاہتی ہے - لیکن پھر مجھے ثابت ہو گیا - کہ میرے شکوک بے وجہ ہیں - اصل میں شروع سے ہی اس کی طاقت و اثر کے نشان صاف ظاہر ہو رہے تھے ؛

ہمکو ہر جگہ بے حد کامیابی ہوئی - تماشہ کا کمرہ بھر جاتا تھا - ہمارے ساتھ کوئی معاون نہ تھا - البتہ آئندہ واقعات کی پیشین گوئی کرنے میں ہم اب بھی لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں - لیکن اس شعبے میں اور وہ لڑکی بخوبی پورا کر دیتے تھے ؛

ایک ہفتہ کے اندر باپ اور بیٹی کے اندر عجیب تغیر پیدا ہو گیا ؛

کپڑوں کا ایک جوڑا پہن کر وہ بہت معزز معلوم ہوتا تھا - اور اس نے شراب خوری کی بے حد عادت بھی کچھ ترک کر دی - لڑکی میں اس سے بھی نمایاں تبدیلی واقع ہوئی - اسکو نفیس اور ستھرے لباس میں ملبوس دیکھکر کوئی :

شخص شماتت نہ کر سکتا تھا۔ کہ سگنورا زینوبیا (موجودہ نام) جوڈتھ سٹوکس (پہلا نام) ہے۔ میری یہ حالت تھی۔ کہ میں اسکی خوفناک آنکھوں سے ڈرتا تھا اور وہ شاہ بیگم کی طرح مغرور اور متکبر ہو گئی تھی:

ہم دو سال تک بہت آرام اور آسائش سے ملک میں سفر کرتے رہے اور اس زمانہ میں جوڈتھ بمشکل ایک مرتبہ ناکام ہوئی۔ کیونکہ وہ صرف ان لوگوں کو ہی منتخب کیا کرتی تھی۔ جن کے مغلوب کرنے کی طاقت اپنے میں کافی سمجھتی تھی لیکن اس اثنا میں بوڑھا سٹوکس (اسکا باپ) اپنی حالت سے ناخوش ہو گیا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا۔ کہ اس کو کاروبار میں کافی طور پر شریک نہیں کیا جاتا۔ اور پھر طرہ یہ کہ اس نے مذہبی کتب کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ اور گرجوں میں جانے لگا تھا۔ بتدریج وہ اتوار کے دن تمام روز میرے مکان سے غیر حاضر رہنے لگا۔ آخر مجھے اس کا راز معلوم ہو گیا۔ وہ اس قصبہ سے جہاں ہم تماشہ دکھاتے تھے چند میل کے فاصلہ پر جا کر کسی گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے میدان میں خطبہ دعا پڑھتا تھا۔ مجھے اس شخص کی حالت پر سخت ہنسی آتی تھی کہاں بادہ پرستی اور کہاں وعظ نصیحت۔ میں اس کا خوب خاکہ اڑایا کرتا تھا۔ وہ تمسخر کو بہت برا مانتا تھا۔ ہمارے درمیان آئے دن کشیدگی بڑھتی جاتی تھی۔ کیونکہ لڑکی بھی اپنے کام سے اکتا چلی تھی۔ اور میں اس خیال میں تھا۔ کہ اس کو بند کر کے کوئی اور کام شروع کروں۔ کیونکہ میں ان لوگوں کے فخر کو گوارہ نہ کر سکتا تھا۔ جنکو میں نے فاقوں سے بچایا تھا۔ ان سے قطع تعلق کرنا چاہتا تھا۔ لیکن خلاف توقع وہ میرے ارادوں کو بھانپ گئے:

ہم قصبہ سپالڈنگ میں مسمریزم کا عمل دکھا رہے تھے۔ وہاں کے لوگ بہت شریر تھے۔ جوڈتھ اپنا عمل کر رہی تھی۔ ایک نوجوان جیو ترے پر پڑا تھا مسمریزم کے اثر کی وجہ سے جو سوال اس سے کئے جاتے تھے۔ ان کا جواب دے رہا تھا۔ اسوقت دو تین رند سامنے کی نشستوں پر آ بیٹھے۔ وہ یہ دیکھ کر کہ معمول ہر طرح بے ہودہ سوالات کا جواب دے رہا ہے۔ بہت خوش ہوئے مگر وہ اس کارروائی کو شعبدہ سمجھتے تھے۔ جب معمول رخصت کر دیا گیا:

ان رندوں میں سے باوجودیکہ اپنے ساتھیوں کی ملامت کے اپنی نشست سے اٹھا۔ اور چبوترے پر چڑھ کر کہنے لگا میرے پر عمل کرو۔ تو بات بھی ہے۔ بے حد مے نوشی سے مخمور ہو رہا تھا۔ اس واقعہ سے تمام کمرہ میں ہل چل مچ گئی کیونکہ وہ اور اس کے ہمراہی خاندانی آدمی تصور کئے جاتے تھے۔ جوڈتھ ایک نظر سے تاڑ گئی کہ اس شخص کی قوت ارادہ زبردست ہے۔ اور میرا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ اس نے نوجوان پر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اس نے اصرار کیا اور کہنے لگا۔ تمہاری کارروائی محض دھوکہ ہے۔ لوگ ہم کو بہرے سنانے لگے:

جوڈتھ نے اس نوجوان کے ہمراہی کی طرف جسکی آنکھیں سیاہ اور صورت کمزور سی تھی دیکھ کر کہا۔ میں تمہارے پر عمل نہیں کر سکتی۔ لیکن میں تمہارے دوست پر کر سکتی ہوں:

اس کے ساتھی نے انکار کیا۔ لیکن نوجوان کہنے لگا۔ ٹھیک چلو اس کو اپنے پر عمل کرنے دو۔ زینوبیا کو ہم نے دھوکہ باز قرار دیا ہے۔ ہم اس کو آزماتے ہیں (چبوترے سے اتر کر اپنے دوست کے کان میں) احمق نہ بنو۔ وہ تمہارے پر مسمریزم کا کچھ عمل نہ کر سکے گی۔ جس طرح میرے پر نہیں کر سکتی۔ اس نے بات ٹالنے کے لئے تم کو پسند کیا ہے۔ اس نے خیال کیا تھا کہ تم اس بات پر آمادہ نہ نہ ہوگے دوسرا نوجوان چبوترے پر چڑھ آیا۔ اور زینوبیا کے اشارے پر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے دوست خوش ہو کر تالیاں بجانے اور مرحبا آفرین کے نعرے سے کہنے لگے:

جوڈتھ غصہ سے لال ہو رہی تھی۔ اور اسکے منہ سے کف نکلتی تھی کیونکہ رندوں نے اسکا تمسخر سے ناک میں دم کر دیا تھا۔ اسکی آنکھیں انگاروں کی سی سرخ تھیں۔ اس نے کمرہ کے لوگوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا اور اسطرح حاضرین کو خاموش کر دیا۔ پھر خود اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی۔ دوست کے اندر وہ مردہ کیطرح اینٹھ گیا۔ اور بچے کیطرح بے بس ہو گیا زینوبیا کی آنکھیں دیکھکر خوف زدہ تھا۔ تمام حاضرین بلکہ رند بھی بالکل خاموش تھے۔ میں اس کی

طرف دیکھ کر ٹھٹھر گیا۔ وہ اپنی طاقت کو کمال بیدردی سے داخل کر رہی تھی۔ وہ اس سے نہایت ضروری باتیں جو اسکے خانگی معاملات کے متعلق تھیں۔ پوچھنے لگی اور ان کا وہ صاف صاف جواب دینے لگا۔ اب اس نوجوان کا دوست لپکا ایک چبوترے پر آیا۔ اور زینوبیا اور اپنے دوست کے درمیان کھڑا ہو کر کھینچنے لگا۔ اب اس سے سوال نہ کرو۔ جب زینوبیا نے اس سے آنکھیں ہٹائیں۔ وہ سانپ کی طرح پیچ و بل کھاتا ہوا۔ گر پڑا۔

کمرے میں بے حد سراسیمگی پھیل گئی تھی۔ لوگ چبوترے پر دوڑے آئے تاکہ بے ہوش کے اٹھانے میں مدد دیں۔ بعض سرا ٹھی پینے چلے گئے جو ڈٹ کر الگ کھڑی اپنی فتح پر خوش ہو رہی تھی۔ جب اس شخص کو ہوش آئی۔ اس کو ایک گاڑی پر سوار کر کے ایک دوست کے ہمراہ گھر بھیج دیا گیا جس نوجوان نے چبوترے پر آ کر زینوبیا کو اپنے پر عمل کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہیں رہا۔ حتےٰ کہ تمام لوگ منتشر ہو گئے اور پھر وہ ہمارے ساتھ ہوٹل میں جہاں ہم ٹھہرے تھے آیا۔ اس نے لڑکی سے معافی مانگی۔ اور کہا کہ اگر میں ضد نہ کرتا تو یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ یہ تمہارا نہیں بلکہ میرا قصور ہے۔

وہ ہمارے پرائیویٹ کمرے میں آیا۔ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہوا اور ہم کو اس اپنے خرچ سے شراب پلائی وہ مسمریزم سے بہت دلچسپی ظاہر کرنے اور اسکے حالات پوچھنے لگا مجھے شک ہوا کہ اس کا اس طرح سے سوال کرنا بلاوجہ نہیں۔ وہ شخص راز جوئی کے خیال سے ایسا نہیں کرتا بلکہ اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ کیونکہ ہم جواب دیتے تھے۔ اور کوئی تجویز سوچتا تھا۔

شہر میں بے حد اشتعال پیدا ہو گیا کئی ہفتوں تک اس قدر لوگ آتے رہے۔ کہ ہم کو مکان میں کم جگہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو واپس کرنا پڑتا تھا۔ مگر تعجب ہے کہ وہ نوجوان جو اس اشتعال کا باعث ہوا تھا ہر رات آیا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میرے پر پھر عمل کرو گو پہلے عمل سے ہی اس کا رنگ زرد اور طبیعت بے چین ہو گئی تھی۔ لیکن میں ایسا

کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ جوڈتھ کو اس پر ایک عجیب طاقت حاصل ہوگئی تھی۔ وہ اس پر مفتون ہو رہا تھا۔ اور وہ سایہ کی طرح اسکے پیچھے پھرتا تھا۔ اور اس سے واقفیت پیدا کرنے کی سخت کوشش کرتا تھا۔ وہ ان لوگوں سے جن پر مسمریزم کا اثر ہو جاتا تھا بہت متنفر تھی۔ لیکن دوسرے شخص سے وہ بالکل مختلف سلوک کرتی تھی۔ وہ اکثر ہوٹل میں آیا کرتا تھا۔ اور میں اکثر ان کو آہستہ آہستہ باتیں کرتے سنتا تھا مجھے کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ تشکیل زرد نے سرخ بالوں والی جوڈتھ میں کیا بات قابل تعریف نکالی ہے۔ حالانکہ وہ نحیف اور لاغر ہے اور چنداں خوبصورت نہیں۔ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ کوئی سازش کر رہے ہیں:۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں پانچ بجے شام کے شہر میں گیا۔ تاکہ اس بارہ میں اطمینان کر لوں۔ کہ شعبدہ کے متعلق اشتہار بخوبی چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے درزی کو ایک نیا جوڑا بنانے کے لئے دیا ہوا تھا وہاں دیر ہوگئی شام کو جب واپس آیا۔ اور کمرہ جس میں شعبدہ ہوتا تھا۔ کھولا گیا۔ میرے خادم نے اطلاع دی کہ مسٹر سٹوکس موجود نہیں اور تماشائیوں کو روپیہ لیکر ٹکٹ دینے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ نقدی لینے اور ٹکٹ دینے کا اہتمام مسٹر سٹوکس کے سپرد تھا۔ میں نے جوڈتھ کے خاص کمرہ پر دستک دی وہ بھی موجود نہ تھی۔ فی الفور مجھے خیال آیا کہ اب میرا کام بگڑ گیا اور وہ دونوں بھاگ گئے ہیں:

میں ہوٹل میں گیا۔ جہاں ہم سب اترے ہوئے تھے۔ وہ اور یا ماحصل سمیت کافور ہو گئے تھے۔ میں سٹیشن پر گیا۔ اور معلوم ہوا کہ انہوں نے ہیڈ ہیر کا ٹکٹ لیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ پتہ نہ ملا۔ اور ابتک با وجود تلاش کے انکا سراغ نہیں لگا۔ اگر وہ ہاتھ آجائیں تو میں انکو بہت تنگ کروں انہوں نے میرا روزگار بند کر دیا ہے حالانکہ میں نے انکو فاقہ مستی سے بچایا تھا:

سنٹر ڈویل یعنی رلد جو آیا کرتا تھا۔ اور اس کا دوست بھی انکے ساتھ غائب ہوگئے۔ مجھے انکی نسبت پتہ لگا۔ کہ وہ اس شہر میں اجنبی تھے

اور صرف شکار کرنے آتے تھے۔ ہوٹل کا مالک جہاں وہ ٹھہرے تھے ان سے ملا ہوا تھا۔ اس سے پوچھا تو کہنے لگا مجھے معلوم نہیں کہاں گئے۔

لیکن اس داستان کا نہایت حیرت انگیز واقعہ یہ ہے کہ میں نے آج تماشہ گاہ میں اسی رند کو مس گیسن رقاصہ کے ساتھ گفتگو کرتے سنا۔ میں اس کو دیکھتے ہی پہچان گیا۔ گو ہماری ملاقات کو گذرے چند سال ہو گئے تھے اور اس وقت تک اسکی عمر بائیس سال کے قریب تھی۔ ہم نے کچھ دیر تک نجی گفتگو کی اور اس نے مجھے چند اشرفیاں دیں۔ لیکن اس نے سٹوکس اور اسکی بیٹی کا پتہ بالکل نہ بتایا۔ اس نے کہا مجھے ان کے اس رات غائب ہونیکا حال معلوم نہیں اور میں نے انکو آج تک نہیں دیکھا۔ لیکن میرے خیال میں یہ محض جھوٹ ہے میں نے اپنے ایک لونڈے جیک برنڈل کو اس شریف رند کے پیچھے لگا رکھا ہے۔ اور وہ یہ دیکھکر بولنے لگا کہ وہ کہاں اترا ہوا ہے۔



ستائیسواں باب

تین اشتہار

میں نے اس داستان کو نہایت دلچسپی سے سنا کیونکہ بوڑھے ٹلوکس رزینو بیا) اور اسکے والد کو میں نے شناخت کر لیا تھا یعنی میں جانتا تھا کہ یہ مسٹر لیورڈ اور اسکی بیٹی کے حالات میں سے واقعات جو مسٹر مانٹگمری نے سنائے تھے۔ میرے ان کے مکتب میں پہنچ جانے سے تھوڑے عرصہ پہلے ہوئے ہونگے لیکن راڈویل اور بوڑھے کا وہ ابتدائی تعلق جو مسٹر مانٹگمری کی داستان سے معلوم ہوا تھا۔ میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کیونکہ میں نے راڈویل کو یاد رہی کے گھر میں اپنے قرار ہونے سے بیشتر سوا سال پیشتر آتے دیکھا تھا۔ میں داستان کے اثنا میں مسٹر مانٹگمری کو بتانا چاہتا تھا کہ بل سلوکس مسٹر لیورڈ ہے۔ اور وہ فلاں جگہ رہتا ہے۔ لیکن ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ میں نے اس امر میں کیوں خاموشی اختیار کی:

مگر جوشیا خاموش نہ رہا۔ لڑکی کے سرخ بالوں اور عجیب آنکھوں کے ذکر سے وہ دلچسپی ظاہر کرنے لگا تھا۔ اور مسٹر سلوکس کے کھلے میدان میں دخط کہنے کا حال سنکر وہ اور بھی حیران ہوا۔ گر وہ داستان سے ختم ہونے سے بیشتر مسٹر مانٹگمری کو کچھ کہہ نہ سکتا تھا کیونکہ نشہ کی حالت میں وہ بہت غضبناک ہو جایا کرتا تھا۔ جب وہ داستان ختم کر چکا جوشیا کہنے لگا:

جوشیا۔ بل سٹوکس اور اسکی بیٹی؟
مانٹگمری۔ ہاں کیا اسکے سیاہ بال ہیں۔ نظر سامنے۔ ناک ایک طرف مڑی ہوئی اور خمدار ٹانگیں ہیں۔



جوشیا۔ ہاں۔

مانٹگمری۔ بتاؤ وہ کہاں ہے؟

جوشیا۔ یہ وہی شخص ہے جس سے سیلاس بیزار ہو کر آ گیا ہے۔ میں نے تمہارے ذکر کرنے پر اسکو فی الفور پہچان لیا ہے۔ سیلاس کیا تم نے شناخت نہیں کیا؟

میں۔ ہاں میں نے بھی شناخت کر لیا تھا۔ میں نے یہ بات اپنی مرضی کے خلاف بتائی تھی۔ کیونکہ میں جانتا تھا جو اسو میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا وہ اب ظاہر ہو جائیگی؟

مسٹر مانٹگمری نے یہ خبر سنکر نہایت خوشی یا دلچسپی ظاہر نہ کی۔ وہ چپ بیٹھا رہا۔ اور اس کے لبوں سے حقارت اور فتح کی مسکراہٹ سے ظاہر ہوتی تھی۔ اور پھر کہنے لگا۔ آئندہ اتوار کو سٹریٹ سے ایک شخص ملاقات کریگا۔ جس کی اس کو بالکل توقع نہیں؟

(غور کرتے ہوئے) میں عجیب احمق ہوں۔ کہ باوجود اس شخص کے اور اس کی بیٹی کے حالات تمہارے سے سننے کے میں نے اسکو پہچانا تک نہیں۔ لیکن بات یہ ہے میں نے تمہاری باتوں پر چنداں توجہ نہ کی تھی؟

جوشیا۔ تو پھر اس پہلی غلطی کا تمہارے پر جرمانہ کرنا چاہیئے؟

پروفیسر۔ (غور کرتے ہوئے) شہر بری اور لنڈن کا ٹکٹ شلنگ کرایہ ہے۔ میں اتوار کی صبح کو ریل گاڑی پر سوار ہو جاؤنگا۔ اور رات کو واپس چلا آؤنگا۔ میں اسکا اور اپنا بھی بہت سلام کر آؤنگا؟

جوشیا۔ تمہارا کیا ارادہ ہے؟

پروفیسر۔ ابھی نہ پوچھو۔ واپس آ کر میں خود ہی بتا دونگا؟

جوشیا۔ اس نے ہم کو بڑی تکلیف دی۔ اس سے خوب انتقام لے۔ میرا اور مسٹر سیلاس کا سلام دینا؟

میں۔ (بے چینی سے) نہیں خدا کیواسطے میرا ذکر کرنا؟

پر و فیسر رمیری طرف تصور کر کے کیوں نہ کریں؟

میں۔ کیونکہ ... مگر اسکو کوئی وجہ نہ بتا سکتا تھا:

جو شیا۔ تم ڈرتے کیوں ہو وہ اب تمکو ایذا نہیں پہنچا سکتا

میں۔ وعدہ کرو کہ تم میرا ذکر نہ کرو گے:

میں نے وعدہ کیا لیکن مجھے اندیشہ تھا کہ وہ اپنا وعدہ پورا نہ کریگا:

جو شیا۔ میں بچہ ہی تھا جب میں نے مسٹر لوپرٹ کے بارہ میں بہت سی حکایات سنا کرتا تھا۔ کیونکہ اپنے فرقہ کے سوا دیگر لوگ باوجودیکہ اس کے تقدس کے اس سے متنفر تھے جب وہ شہر ہزی میں اس سے پہلے آیا۔ وہ کھلے میدان میں وعظ کیا کرتا تھا اس کا کوئی گرجا نہ تھا۔ تعلیم کے پادری کا کام کرنے لگا۔ پھر اس نے لاوارث بچوں کے لئے مکتب کھولا۔ لوگ اس سے اور مسز ہمفریز سے بہت بد ظن رہتے تھے۔ یہ لیڈی اسکی بہت معتقد تھی۔ ایک لڑکی کی حکایات بھی مشہور تھی:

جسکا مجھے کچھ پتہ نہ ملتا تھا۔ پھر ایک شریف آدمی کا چرچا ہونے لگا جو مسز ہمفریز کے ساتھ اکثر نظر آیا کرتا تھا۔ اگر میں اسوقت اس معاملہ پر توجہ کرتا تو ان کے بہت سے حالات دریافت کر لیتا۔ لیکن میں مکتب سے نکل آیا۔ تو مجھے پادری کے معاملات سے کچھ دلچسپی نہ رہی:

جب ہم یہ باتیں کر رہے تھے مسٹر جنکیں مارتھا کا باپ اپنے کام پر جانے کے لئے زینہ سے اترا۔ ہم تمام رات بیٹھے رہے تھے۔ اور اسوقت صبح کے پانچ بجے تھے:

باوجود تازہ تشویش اور تفکرات کے جب میں نے تکیے پر سر رکھا میں گوگ سو گیا۔ اور پانچ گھنٹے بعد بیدار ہوا۔ میرا سر نہایت درد کرتا تھا جو رات بھر کی بیداری اور مےخواری کا نتیجہ تھا۔

جب میں ناشتہ کرنے گیا۔ مارتھا میری خستہ و تباہ صورت دیکھ کر بہت ہنسی۔ ماسٹر سیلاس اگر تم مجھے کوئی اور یا بات بتاتا تو میں یقین نہ کرتی لیکن تم تمام رات بیٹھے شراب پیتے رہے۔ اب میں ہر بات پر یقین کر لونگی:

مسٹر مانٹگمری اور جوشیا اسکے کچھ دیر بعد آئے - وہ اخبار ٹیلیگراف پڑھتے کھانا کھاتے اور بحث کرتے تھے - پروفیسر اشتہاروں کا کالم تلاش کر رہا تھا یکایک اس نے ایک اشتہار پڑھکر نہایت حیرت ظاہر کی ؛

(مجھے اخبار دیکر) ذرا اسکو تو دیکھو - اس نے اخبار کے ایک اشتہار کیطرف اشارہ کیا میں نے نہایت مایوسی سے اشتہار پڑھا ؛

بریجی کے گرجا سے ایک نوجوان فرار ہو گیا ہے - اس کی عمر انیس سال ہے - قد پانچ فٹ کے برابر - لاغر اندام - لمبے سیاہ بال - اور سیاہ آنکھیں - نازک خط و خال - رنگ بہت زرد - جب وہ فرار ہوا اس نے پادری طرز کا ایک سیاہ الپاکا کا کوٹ پہنا ہوا تھا - اس کی صدری اور پاجامہ بھی سیاہ تھے سفید نیکٹائی - چوڑے کنارہ والی ٹوپی تھی - جو شخص اس نوجوان کی اطلاع دیگا وہ گرفتار ہو جائے تو اسکو بہت انعام دیا جائیگا - نوٹ - خیال کیا گیا ہے کہ وہ لندن چلا گیا ہے - اگر یہ اشتہار اس کی نظر سے گذرے اور وہ اسکو پڑھے اگر وہ خود بخود چلا آئے اس کے خلاف کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی نہ کی جائیگی لیکن اگر وہ گرفتار ہو - تو اس پر ایک سنگین الزام لگایا جائیگا - پولیس اس اس کے سراغ پر ہے ؛

اخبار میری ہاتھ سے گر پڑا - اور میں بیہوش ہو جاتا مگر مارتھا نے میرا منہ پانی سے دھویا ؛

مارتھا - یہ شخص بڑا پاجی ہے - لیکن تم نے اس کا کچھ بگاڑا نہیں ؛

وہ خاموش ہو گئی کیونکہ جانتی تھی کہ میں نے اس کا کچھ بگاڑا ہے اور مجھے اس سے واقعی اندیشہ ہے اس خیال سے اس کا رنگ فق ہو گیا ؛

مگر مسٹر مانٹگمری کی تیز نگاہوں نے اس چھوٹے سے واقعہ کو دیکھ لیا تھا مگر وہ خاموش رہا - اور اس کے متعلق کچھ سوال نہ کیا - جوشیا شیخی بگھارنے لگا اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو یہ کرتا وہ کرتا ؛

پروفیسر - تم خود بے دال کی کاروائی کرتے ؛

میں نے اس وقت دوپہر کے وقت کلیرا سے ملاقات کرنی تھی۔
اور اب میں پہلی دفعہ اس سے ملاقات کرنے سے شرمندہ ہوا۔ کیونکہ اس اشتہار سے پایا جاتا تھا کہ وہ لوگ میرے پر اپنے حق سے دست بردار ہونا نہیں چاہتے۔ اور اب مجھے گرفتار کرنے کی مزید کوشش کر رہے ہیں۔ جب مجھے یہ خیال آیا کہ میری سٹرلورش کی بیٹی سے شادی ہو چکی ہے۔ اور میں کلیرا سے بدیں وجہ شادی نہ کر سکونگا تو مجھے نہایت افسوس سا ہوا:

میں خیال کرنے لگا۔ جب ایک عورت میری بیوی ہونے کا حق رکھتی ہے تو میں اس دوسری سے کسطرح عشق رکھ سکتا ہوں۔ اس کا سوائے مصیبت کے کیا انجام ہو سکتا ہے۔ اگر کلیرا کو میرے سے محبت ہو جائے اور بعد ازاں اسکو یہ معلوم ہو جائے تو وہ میری نسبت کیا خیال کریگی؛

اس خطرہ کی حالت میں میرے لئے صرف ایک تجویز باقی تھی۔ یہ کہ کلیرا سے آخری ملاقات کر لوں۔ اور اس سے رخصت لوں۔ اور پھر اس سے ہمیشہ کے لئے فرار ہو جاؤں۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ خواہ اس سے مجھے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ ایسا ہی کرونگا۔ یہ خیال میرے دل میں اس وقت آ رہے تھے۔ جب میں سیر جانے کے لئے کپڑے پہن رہا تھا۔ میں بہت مضطرب ہو رہا تھا لیکن میں نے خود داشتیاری کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور اسکی تعمیل کرنے کے لئے بخوبی تیار ہو گیا تھا؛

جب میں باہر جانے لگا۔ میں بار تھا کے گھر آیا۔ جب میں کمرے میں داخل ہوا۔ مسٹر واشنگٹن باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ چلونگا۔ بازار سے تم اپنی منزل مقصود کیطرف چلے جانا اور میں اپنا راستہ لونگا؛

اگر میں اسکی تجویز کو منظور نہ کرتا تو مجھے نا شائستہ خیال کرتا ناچار میں نے اس کو منظور کیا؛

(میرے ساتھ جاتے ہوئے) اس اشتہار کے مضمون سے گھبراؤ نہیں یہ محض دھمکی ہے۔ بالخصوص پولیس کے سراغ بر لگانے کا مضمون

اس نے جو یہ شور کیا ہے۔ تو اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ شکوک و شبہات کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس میں ضرور کوئی بات ہے اور معلوم ہوتا ہے تم نے بھی کوئی بات چھپا رکھی ہے۔ میں بل سٹوکس کے حالات سے بخوبی واقف ہوں وہ اتنی بلا وجہ گوارا نہ کرتا۔ جیسا میں نے کہا ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اس کے فرار ہونے کے متعلق اشتہار شائع ہوگا۔

وہ میرا پیچھا نہ چھوڑتا تھا۔ آخر میری بے چینی عیاں ہونے لگی۔ اور وہ کہنے لگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم میرے سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو۔ میں خیال کرتا ہوں۔ سب کے اپنے اپنے راز اور خفیہ ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ میرا اس سے ذکر کرنا۔

یہ کہکر اس نے اپنا ہاتھ ہلایا۔ میرے خیال میں آخری جملہ اس نے تمسخر سے کہا تھا۔ لیکن میری شکل سے اس کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اس کا تیر نشانے پر بیٹھا ہے۔ جب وہ میرے سے رخصت ہوا کچھ دیر تک اسی سمت میں گیا۔ جس سمت میں جا رہا تھا۔ وہ میرے سے کچھ فاصلے پر میرے پیچھے آ رہا تھا۔ آخر جب وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ مجھے قدرے اطمینان ہوا۔

اگر میں اس روز کے اخبار ٹیلیگراف کو غور سے سو مجھے۔ دو اور اشتہار ضرور نظر آتے جو پہلے اشتہار کی طرح جو میں نے پڑھا تھا میرے متعلق تھے۔ ایک کا مضمون یہ تھا:

اگر وہ نوجوان جس کا نام۔ ایس۔ سی۔ ہے۔ جو برکی کے گرجا سے ۱۴۔ اگست کو فرار ہو گیا ہے۔ مسٹر اینگل اور کوک سے خط و کتابت کریگا اسکو اپنے فائدہ کی کوئی بات معلوم ہوگی۔ یہ دونوں وکیل گرے ان میں رہتے ہیں۔

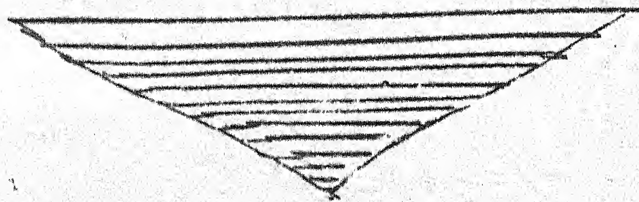
یہ اشتہار تین روز متواتر اخبار میں شائع ہوتا رہا۔ مسٹر مانٹگمری نے اسکو اس روز پڑھا تھا۔ لیکن اس نے کسی وجہ سے مجھے نہ دکھایا تھا۔

تیسرے کا مضمون یہ تھا:

اگر یہ اشتہار اس نوجوان کی نظر سے گذرے جس نے اپنے کپڑوں کا جوڑا روز کا تیج سلاپرٹن کے پاس رکھا تھا۔ اس کو چاہئے کہ فی الفور سیدھے آر۔ مارلے کے ہوٹل واقع سٹرانڈ انگرسکوائر میں اپنا آدمی بھیجے یا بذات خود وہاں آجائے:

یہ اشتہار گو مسٹر مانٹگمری نے دیکھا بھی ہو۔ اس کی سمجھ میں نہ آیا ہوگا کیونکہ میں نے وہ داستان جس کی طرف اس اشتہار میں اشارہ تھا صرف مارتھا کو سنائی تھی:

اگر میں نے ان اشتہاروں کو دیکھکر ان کے مضمون پر عمل کیا ہوتا۔ تو اس داستان کا کچھ اور ہی نتیجہ ہوتا۔ مگر ان پر توجہ نہ کرنے سے مصیبتیں پیش آئیں۔ وہ ناظرین کو ذیل کے بابوں سے معلوم ہونگی:



آٹھواں باب

راز و نیاز

جب میں نے کلیرا کے دروازے پر دستک دی میرے دل میں مضبوط ارادے تھے لیکن جب کلیرا نے دروازہ کھولا تو میرے ارادہ میں تنزلزل واقع ہوا۔ وہ میری طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی جس سے میری تصیح اور جرأت کافور ہو گئی۔ (غور کرتے ہوئے) کیا میں اس کو آخری مرتبہ دیکھنے آیا ہوں۔ میں اس کی مسکراتی شکل کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے آیا ہوں۔ یہ سوالات میں نے اپنے دل سے کئے تو میں بہت مضطرب ہوا اور میرا حوصلہ پست ہو گیا:

کلیرا۔ ہم بالکل تنہا ہو گئے۔ خادمہ میری باہر گئی ہے۔ اور مسز ولسن بھی تعجب ہے کہ دونوں باہر ہیں:

یہ مجھے اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے غیر متوقع ملا تھا۔ لیکن میں ابھی اپنے ارادہ کو منکشف نہ کر سکتا تھا۔ میں اپنے پراگندہ خیالات کی مجتمع اور اپنی باتوں پر غور کرنا چاہتا تھا:

کلیرا حسب معمول بہت محنت سے تصویریں بنا رہی تھی۔ میں اس کے قدموں میں ایک چوکی پر بیٹھ گیا۔ اور اس کے رنگ روپ کی طرف کن انکھیوں سے دیکھنے لگا۔ مجھے خیال ہوا کہ اس کی صورت ایسی دلفریب کبھی نظر نہ آئی تھی آفتاب کی روشنی نرم اور مدھم سی تھی۔ اور میں خیال کرتا تھا۔ کیا یہ ہماری آخری ملاقات ہے:

نصف گھنٹہ گذر گیا۔ لیکن اس عرصہ میں ایک جملہ بھی میری زبان سے نہ نکلا تھا۔ اور کلیرا بھی خاموش رہی تھی۔ میں اس کو دیکھنے اور غور کرنے کو بہ نسبت باتیں کرنے کے زیادہ پسند کرتا تھا۔ اور وہ کام کرتی تھی :

اسکی ایک سو قلم گر پڑی میں اس کو اٹھا کر دینے لگا۔ اور اس نے ہاتھ پھیلایا تو میں نے ہاتھ بہت دیر تک پکڑ رکھا۔ میں کہہ چکا ہوں ہماری آمد و رفت بے تکلف اور ہماری گفتگو بے حجابانہ تھی :

جیسا کہ بھائی بہن کی ہو سکتی ہے۔ میرے ایسا کرنے سے وہ حیران نہ ہوئی۔ جب اس نے مجھے مسکرا کر دیکھا۔ میں رو رہا تھا۔ اس سے وہ میری طرف متوجہ ہوئی :

میں۔ اگر میں تم کو کہوں کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔ تو تم کو افسوس پیدا نہ ہوگا :

وہ۔ تمہارا کیا مدعا ہے ؟ :

میں۔ اگر میں کہوں یہ ہماری آخری ملاقات ہے تو تم کو افسوس پیدا نہ ہوگا

وہ۔ (اس کے رخساروں پر سرخی کی جھلک پائی جاتی تھی) بے شک مجھے سخت افسوس ہوگا :

یہ سن کر میرا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ لیکن ایک اور خیال سے میں نہایت مایوس ہو گیا۔ وہ میرے سے محبت کرتی تھی اس سے پایا جاتا تھا کہ وہ میری ہے۔ جس عورت پر میں شیدا ہوں۔ جس کی میں پرستش کرتا ہوں وہ میرے پر عاشق ہے لیکن افسوس میں اسکو اپنا نہیں کہہ سکتا۔ پیاری حسین مجھے تمہارے سے دست بردار ہونا پڑیگا۔ ان خیالات سے مجھے نہایت صدمہ ہوا۔ لیکن پھر خیال آیا کبھی اس کی محبت کو اور آزمانا چاہیئے :

میں (اس کے قدموں پر گر کر) میری بات توجہ سے سنو پانچ سال سے جب ہماری اول ملاقات ہوئی۔ میں تمہارے پر عاشق ہوا۔ اور چند ہفتے پیشتر سے جب دوسری ملاقات ہوئی۔ میں جان و دل سے تمہارے پر شیدا ہو رہا ہوں

مجھے بتاؤ کیا تم کو میرے سے محبت ہے - پیاری مجھے اسکا جواب دو ؛

وہ میری طرف دیکھکر اور پھر آنکھیں جھکاکر - پیارے مجھے تمہارے ساتھ بہت محبت ہے - میں نے اسکا بازو ہاتھ میں لے لیا - اور اسکو جوش سے بوسہ دیا اور اسکے حیا سے سرخ ہوئے ہوئے رخسار میری چھاتی سے لگسدئے گویا وہ ایک پرندہ تھی جو اپنے گھونسلہ میں آرام کرنا چاہتا ہے ۔

اب میرے ارادے کہاں تھے ؟ - وہ خود اختیاری سوہ لاپتہ ہی کیا ہوئی ؟ - وہ برف کیطرح جو آگ سے پگل جاتی ہے غایب ہو گئی - یعنی اسوقت کی خوشی اور اپنے مسرت کے جوش سے میں ہمیشہ کے لئے الوداع کہنے آیا تھا - اور اب میں نے اپنے دل میں حلف اٹھائی تھی کہ - خواہ تمام دنیا ایک طرف ہو اور میں ایک طرف اور خواہ کتنی ہی تکالیف پیش آئیں - میں اسکو اپنی بیوی بناؤنگا ؛

- کچھ دیر بعد ہم دونوں اکھٹے کھڑکی کے پاس گئے - میں نے اپنی باہیں اس کی کمر کے گرد ڈالدیں - اس نے میرے گلے میں - اس طرح ہم چپ چاپ بیٹھے رہے - وہ حالت خود فراموشی میں تھی - جیسی کہ اس کی عادت - تھی میرے دل میں طرح طرح کے منحوس خیال آنے لگے - کیونکہ خوشی کا اوّل جوش معدوم ہو گیا تھا ؛

اور میرا غیر معمولی اشتعال فرو - میرے قوے پر جو غیر معمول جوش پڑا تھا - وہ کم ہو گیا میں نے جوش میں جو بات کی تھی اس کی حماقت صاف نظر آنے لگی تھی کیونکہ اس سے عشق کا اعتراف کرلینے میں میں نے اپنی مصیبت کو دس گنا زیادہ بڑھایا تھا - اور اسکو ہمیشہ کے لئے مصیبت زدہ بنادیا تھا ؛

وہ - کیا تم خیال نہیں کرتے کہ میں اور تم عجیب سے آدمی ہیں - میری مراد یہ ہے تم ہم دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں ؛

میں - میں نے اکثر یہ خیال کیا ہے ؛

وہ کیا دنیا ہمکو احمق خیال نہ کریگی

میں - کیا ایک دوسرے سے محبت کرنا حماقت ہے ؛

وہ - میری یہ مراد نہیں - لیکن محبت کرنے سے پیشتر لوگ ایک دوسرے کے حالات معلوم نہیں کرتے - لیکن تم کو میرا نام ابتک معلوم نہیں ؛

میں۔ لیکن میں خود تم کو تو جانتا ہوں۔ کیا تمہارے نام کی وجہ سے مجھے تمہارے ساتھ زیادہ محبت ہو سکتی ہے؟

وہ۔ نہیں۔ پھر بھی تمہاری محبت عجیب اور نرالی ہے۔ میں نے ابھی محبت کی بابت پڑھی نہیں۔

میں۔ لیکن تم کو میرا حال معلوم نہیں۔ اسطرح ہمارا خوب جوڑا ہوگا۔ مجھے خود اپنے اپنے حالات بہت کم معلوم ہیں۔ لیکن میں تمکو بتا دونگا۔

وہ۔ ایسا نہیں۔ جس روز میرے میں زیادہ جرات ہوگی۔ میں تمکو اپنے حالات بتا دونگی ذرا وقت کے بعد۔ مگر ڈِلسن اس بارہ میں کیا کہے گی؟

مسز ڈِلسن کی تجسس طبیعت سے خائف ہوا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ جب اس کو میری اور کلیئر کی محبت کا حال معلوم ہوگا۔ وہ میرے حالات ضرور پوچھے گی۔

میں۔ لیکن اگر کچھ عرصہ تک اس کو یہ بات نہ بتاؤں تو کیا حرج ہے؟

وہ۔ یہ مناسب نہیں۔ جب اس کو معلوم ہوگا کہ میں نے اس سے کوئی چیز چھپا رکھی ہے وہ دق ہوگی۔

میں۔ لیکن تم نے اپنی گذشتہ زندگی کے حالات اس سے چھپائے ہوئے ہیں

وہ۔ اس لئے کہ میں ان کے بتانے کی جرات نہیں کر سکتی۔ لیکن جب سے میں اسکے گھر میں آئی ہوں۔ میں نے اس سے کوئی بات نہیں چھپائی۔

لیکن میں نے ذرا سی خوشامد کے بعد اس کو اس امر پر راضی کر لیا کہ ایک ہفتہ تک وہ مسز ڈِلسن سے اسکا تذکرہ کرے گی۔

مسٹر ڈِلسن۔ (کمرے میں آکر) میں نے اس ٹیڈسن سے زیادہ کبھی کوئی نہیں دیکھی وہ ہمیشہ مردوں سے باتیں کرتی رہتی ہے۔ عجیب عورت ہے۔

اس ٹیڈسن سے مسز ڈِلسن کو خاص کر نفرت تھی۔

یہ ایک عجیب آدمی سے باتیں کر رہی ہے۔ اور ضرور ہمارے متعلق باتیں کر رہی ہے۔ کیونکہ اس آدمی نے اس مکان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اور وہ ہنستی تھی۔ بہتر ہے کہ میرے مکان کی طرف اشارہ کرنے نہ

میں اس کی اس گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتی ؎

میں عجیب آدمی کے اس مکان کی طرف اشارہ کرنے سے مضطرب ہوا گو بظاہر مضطرب ہونے کی وجہ نہ تھی۔ میں کھڑکی میں گیا۔ مگر وہ نظر نہ آیا۔ میں پھر دروازہ پر گیا۔ پڑوسن اور وہ اس اثناء میں غائب ہو گئے تھے۔ میں نے پھر آکر پوچھا اس آدمی کا حلیہ کیا ہے ؎

مسز ولسن (مسٹر ہڈلی سے) میں ایسے عجیب آدمیوں کو غور سے نہیں دیکھتی وہ اجنبی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بال بال لمبے لمبے تھے ؎

اجنبی اور لمبے لمبے بال۔ یہ حلیہ مسٹر مانٹگمری کا تھا۔ کیا ممکن تھا کہ وہ میرے پیچھے آیا ہو۔ اگر وہ آیا ہے۔ تو مجھے اضطراب کیوں ہے۔ اس کا راز جوئی کے سوا اور کیا مدعا ہو سکتا ہے۔ مگر باوجود اپنے دل کے سمجھانے کے ایک طرح کی بے چینی ضرور رہی ؎

چاہے کوشش کرنے کے بعد خدا خدا کر کے مسز ولسن کا غصہ فرو ہوا۔ یہ امر میرے لئے مفید ہوا۔ کیونکہ غصے کی وجہ سے وہ یہ معلوم نہ کر سکی کہ ہم ایک دوسرے کو پیار کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں گفتگو کے اثناء میں میں نے گذشتہ رات کو تماشہ گاہ میں جانیکا ذکر کیا تھا ؎

کلیرا۔ میں نے بچپن میں دو دفعہ تماشہ دیکھا تھا۔ لیکن وہ پتلیوں کا تماشہ تھا۔ اور ناٹک کبھی نہیں دیکھا۔ نہ معلوم تماشہ گاہ میں کیا ہوتا ہے۔ میں ناٹک دیکھنا چاہتی ہوں۔ مسز ولسن کیا تم جانا نہیں چاہتے ہو ؎

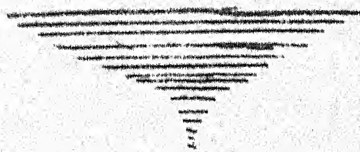
مسز ولسن۔ میں اپنے پیارے خاوند کے عین حیات میں تماشہ گاہ میں جایا کرتی تھی وہ ہمیشہ ناٹک دیکھنے جایا کرتا تھا جب کوئی نیا ناٹک ہوتا تھا۔ یا عمدہ ایکٹر آتا تھا۔ وہ تماشا گاہ میں ضرور جایا کرتا تھا۔ اب تماشہ گاہوں میں پہلا سا لطف نہیں۔ مجھے اس زمانہ کے ایکٹروں کے نام تک یاد ہیں مثلاً میکریڈی۔ چارلس کیمبل اور لسٹن۔ اب بھلا ویسے ایکٹر کہاں ؎

مگر کلیرا نے تماشا گاہ میں جانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ پیر کے روز تھیٹر جائیں ؎

مسٹر ولسن۔ لیکن کونسے تھیٹر میں جانا چاہئے۔ میرے خیال میں ڈریری لین کا تھیٹر نہایت عمدہ ہے۔

غرض ڈریری لین کے تھیٹر میں دیکھنے جانا قرار دیا۔ بعد ازاں مسٹر ولسن تماشہ گاہ اور ناٹکوں پر بہت دیر تک تقریر ہوتی رہی اور آخر میں رخصت ہوئی۔ کلیرا میرے ساتھ دروازہ تک آئی۔ ہم آسمان کی تاروں بھری چھت کو دیر تک دیکھتے رہے۔ اور ہم نہ معلوم کب تک کھڑے رہتے۔ مگر ولسن نے کلیرا کو کہا کہ ہوا بہت سرد ہے۔ باہر رہنے سے تم کو زکام ہو جائیگا۔ میں نے کلیرا کے چند بوسے لئے اور رخصت ہوا۔ جب اس نے دروازہ بند کر لیا۔ میں دہلیز پر چند منٹ تک کھڑا رہا۔ میں خیال کر رہا تھا۔ کہ اس مکان میں کتنے دن خوشی کے گذرے ہیں۔ اور آج کا دن ایک طرح سے ازحد خوشی اور ایک طرح سے ازحد کاوش کا دن ہے۔

کیا مجھے یہ خیال نہ تھا۔ کہ اب اس خوشی اور غم کا عنقریب خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ میرے گرد مصیبت کی ایک گھٹا چھا رہی ہے۔ واقعات نہایت سرعت سے مجھے رنج و غم اور مصیبت کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ لیکن اب ہم ایک اور واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اور بالفعل ان خیالات سے رخصت ہونا چاہتے ہیں۔



نواں باب

ایک سنگ دل سرد مہر اور طوطے کی چونچ سی ٹیڑھی ناک والی عورت

اس باب میں جو واقعات ہیں۔ وہ میں نے ذاتی مشاہدہ سے نہیں لکھے۔ بلکہ ان لوگوں کی زبانی ہیں جس کے حالات اسمیں بیان کئے گئے ہیں۔ اس قسم کے اور باب بھی اس داستان میں ہونگے۔ داستان کے آئندہ واقعات کی تشریح کرنیکی غرض سے انکا بیان کرنا ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے ؀

مندرجہ بالا واقعات کے روز ہوئے تھے اور دوسرے روز سنیچر کو ٹھیک بارہ بجے نفیس کپڑے پہنے مسٹر فانگل اور کوک وکیل کے دفتر کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ اس نے منشی سے پوچھا کہ آیا دونوں وکیلوں میں سے کوئی دفتر میں موجود ہے۔ اتفاق سے اس وقت دونوں موجود تھے۔ ایک خادم مانٹگمری کا کارڈ اندر لے گیا اور وکیلوں نے اس کو دیکھ کر مسٹر مانٹگمری کو دفتر میں بلا لیا۔ یہ وکیل خشک مزاج کو گوسی آدمی معلوم ہوتے تھے ؀ دونوں کی عمر پچاس ساٹھ سال کے درمیان تھی۔ مکان میں روشنی بالکل

مدھم تھی۔ مسٹر مانٹگمری اسطرح کمرے میں بیٹھ گیا۔ کہ اس کے چہرے پر روشنی کسی کی کرن نہ پڑ رہی تھی۔ وہ آواز کو تبدیل کر کے گفتگو کرنے لگا۔ تاکہ وہ اسکی صورت اور آواز شناخت نہ کر سکیں:

مسٹر فاگل۔ جناب آپ کا کیا کام ہے:

مسٹر کوک اس اثنا میں کاغذات کو دیکھ رہا تھا:

مسٹر مانٹگمری نے گزشتہ روز کا اخبار ٹیلیگراف نکالا۔ اور اس اشتہار کیطرف اشارہ کیا جو پہلے درج کیا گیا تھا:

فاگل۔ لیکن تم سیلاس کارسٹن تو نہیں ہو:

مسٹر مانٹگمری (سلام کر کے) لیکن میں اس کا قائم مقام ہوں:

فاگل۔ کیا آپ کے پاس اسکا مختار نامہ ہے:

مسٹر مانٹگمری نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا۔ جس میں لکھا تھا کہ مسٹر مانٹگمری کو اجازت دی جاتی ہے۔ کہ راقم آثم کیطرف سے بطور مختار مسٹر فاگل اور کوک وکلا کے ساتھ گفتگو کرے۔ اور ضروری کاروبار انجام دے

وکیل مذکور نے اس مختار نامے اور حامل رقعہ کو غور سے دیکھا مگر اطمینان نہ ہوا:

وکیل۔ یہ کس طرح معلوم ہو کہ یہ سیلاس کارسٹن کا لکھا ہوا ہے:

مانٹگمری۔ کیا میرے ایسے شریف آدمی جھوٹ بولتے ہیں۔ میں اپنی عزت کو درمیان دیکر کہتا ہوں کہ یہ اسی کی تحریر ہے:

وکیل۔ ہم کسی عزت کو شہادت میں قبول نہیں کرتے۔ لیکن سیلاس کارسٹن خود کیوں نہیں آیا وہ کہاں ہے:

مانٹگمری۔ وہ خود نہیں آسکتا۔ اور آپ کے دوسرے سوال کا جواب افسوس ہے کہ میں نہیں دے سکتا۔ میں نے اپنے دوست کارسٹن سے وعدہ کیا ہے کہ کسی کو پتہ نہ بتاؤنگا:

وکیل۔ جناب ہم آپ کے مختار نامہ کو تسلیم نہیں کرتے اور آپ کو اطلاع کسی قسم کی نہیں دیسکتے۔ مسٹر کارسٹن کو خود یہاں آنا چاہیئے:

مانٹگمری - برائے مہربانی آپ مختار نامہ واپس کردیں ؛

وکیل - ہرگز نہیں - ہم اس کو اپنے پاس رکھینگے - اور جب وہ خود آئے گا اس کو دینگے ؛

پروفیسر کو اب لینے کے دینے پڑ گئے - اس نے اپنی شکل سے بے چینی ظاہر ہونے دی - پھر مسٹر فاگل - اور کوک آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگے

فاگل - ٹھہرو ہم اپنے موکل کا پتہ بتائے دیتے ہیں وہ اگر چاہے تمہارے ساتھ معاملہ طے کرے گی - ہم اس طرح دونوں طرف کی ذمہ واری سے سبکدوش ہوجائیں گے ؛

مانٹگمری - کیا مختار نامہ جو میں نے آپکو دیا ہے آپ کے موکل سے تعارف کرنے کیلئے ضروری نہ ہوگا ؛

فاگل - نہیں یہ پتہ جو میں نے لکھ دیا ہے - تعارف کے لئے کافی ہوگا سلام

مسٹر مانٹگمری سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دل میں کہہ رہا تھا یہ مختار نامہ انہوں نے لے لیا - وہ اس پر یقین نہیں کرتے تھے - گو وہ بڑے مکار ہیں - ان کو مجھ پر شبہ ہے - میں نے یہ مکان کئی سال کے بعد دیکھا ہے - اس سے مجھے گذشتہ ناخوشگوار واقعات یاد آتے ہیں ؛

باہر جاکر اس نے وہ کاغذ نکالا جس پر مسٹر فاگل نے پتہ لکھ دیا تھا - پتہ یہ تھا - میڈن برن - آئیوی کاٹیج - آئیوی روڈ - ہائی بری ؛

یہ پڑھکر گویا اس پر بجلی ٹوٹ پڑی - وہ نہایت مایوس ہوا ؛

مانٹگمری - خدایا کیا یہ ممکن ہے - اسکا کیا مدعا ہے - میلاس کارسٹن کون ہے - کیا یہ عورت ...... ہاں وہی ہے - لیکن یہ مکان دوبارہ چھوڑ کر کیوں آئی ہے - میں اس راز کا سراغ لگاؤں گا ؛

(فیصلہ کرکے) میں ایسا کرونگا - میں ایک مرتبہ پھر اس کے سامنے جاؤنگا - گو اس کے مکان میں جانا شیرنی کے بھٹ میں جانے کے برابر ہے ؛

عزم بالجزم کرکے وہ ہائی بری کی جانب سرعت سے چلا - گو وہ سخت مضطرب

کرتا ؛

تھا۔ اسنے بلوکٹ کی ایک دوکان میں جاکر برانڈی کا ایک گلاس پیا۔ پھر ہالی بری کی ایک ٹمٹم پر سوار ہوکر چرچ سٹریٹ پہنچا۔ کاک ٹیورن (کلال خانہ مرغ) میں پہنچا۔ اور وہاں ایک ادھ جام شراب زہر مار کرکے آئیوی کا ریڈ کا پتہ پوچھا۔ یہ مقام ہالی بیٹ کی جانب بہت تھوڑے فاصلہ پر تھا۔

آخر آئیوی کاٹیج میں پہنچا۔ یہ ایک چھوٹا تاریک سا مکان تھا۔ اس پر عشق پیچاں کی بیلیں چاروں طرف چڑھی تھیں۔ اور یہ اس مکان کی وجہ تسمیہ تھی۔ اس مکان کے صحن میں کئی طرح کے درخت تھے مثلاً لیموں۔ چکوترہ۔ وغیرہ اور انکے سائے کیوجہ سے مکان تاریک سا معلوم ہوتا تھا۔ یہ اس زمانہ کی حالت تھی۔ جبکہ ہالی بری دیہات میں تصور ہوتا تھا۔

مسٹر مانٹگمری مکان کے دروازے پر آئیوی کاٹیج ایک تختہ پر لکھا ہوا دیکھکر کھڑا ہو گیا۔ وہ بہت مضطرب ہو رہا تھا۔ اس نے رومال نکالکر اپنا منہ پوچھا۔ اسکا حلق خشک ہو رہا تھا۔ اگر وہاں کلال خانہ ہوتا۔ تو ضرور شراب کا ایک گلاس پیتا۔ مگر چونکہ کوئی کلال خانہ نہ تھا۔ وہ مجبور درویش بر جان درویش کے مقولہ پر عمل کرتے باغ کے پھاٹک میں داخل ہوا۔ اور ایک روش پر خراماں خراماں جاکر مکان کی گھنٹی بجائی۔

ایک خادم (باہر آکر) جناب کا اسم شریف۔ کیا بیگم صاحبہ سے کوئی کام ہے؟

مانٹگمری میں مسٹر فائل اور کوک کمیٹرف سے آیا ہوں۔ اور میں اس اشتہار کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جو اخبار ٹیلیگراف میں شائع ہوا تھا۔

خادم یہ سن کر اندر چلا گیا۔ مانٹگمری کا دل بے حد دھڑک رہا تھا۔ باوجودیکہ صبح کا وقت تھا۔ اور سردی بہت تھی۔ اس کے ماتھے اور منہ پر پسینہ آگیا تھا۔ جو اس نے اپنے رومال سے پوچھا۔

خادم پھر آیا۔ اور اسکو ایک تاریک سے کمرے میں لے گیا۔ اس کی دیواروں پر سیاہ کاغذ لگا تھا۔ اور اس کا اسباب پرانی وضع کا تھا۔ مانٹگمری کھڑکی کیطرف بیٹھ گیا۔

پانچ منٹ بعد اس کمرہ کا اندرونی دروازہ کھلا۔ اور ایک سن لیڈی نمودار

ہوئی۔ یہ لیڈی دراز قامت اس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں۔ اسکے لب باریک اور سفید ہونٹ تھے۔ اسکی ناک طوطے کی چونچ کی طرح تھی۔ خاکی رنگ کی آنکھیں۔ اور بشرے سے سنگدی عیاں تھی۔ اسکے ماتھے کے بال کھچورے اور گھونگریالے تھے۔ اور ایک مخمل کے فیتے کے ساتھ بند ھے ہوئے تھے۔ اسکی چھاتی پر ململ کا سفید رومال تھا۔

مسٹر مانٹگمری نے اس عورت کو اٹھکر سلام کیا۔

لیڈی۔ تم سیلاس کارسٹن کی خبر لائے ہو؟

وہ اضطراب کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔ لیکن اس نے ایک کرسی لیڈی کیطرف سرکائی۔

لیڈی۔ میرا وقت قیمتی ہے۔ براہ مہربانی اپنے آنیکا مدعا بیان کرو۔

مانٹگمری۔ (دل میں) یہ حسب عادت سنگدل ہے۔ شائستگی اور خوش خلقی کا کچھ اثر محسوس نہیں کرتی۔ اس سے لڑائی کرنی پڑیگی۔ جس قدر جلد شروع ہو بہتر ہے۔ بلند آواز میں۔ میں سیلاس کارسٹن کا مختار ہوں۔ میں فاگل اور کوک کے دفتر میں گیا تھا۔ اور اس نے اس اشتہار کا تذکرہ کیا۔ (اخبار دیکھا ہے) انہوں نے آپکا پتہ دیا۔ اب آپکے جواب کا منتظر ہوں۔

لیڈی۔ مسٹر مورانٹ۔ سیلاس کارسٹن سے تمہارا کیا تعلق ہے۔ اور تم کو میرے مکان میں آنیکی کیونکر جرات ہوئی؟

وہ لیڈی کو بے دھڑک دیکھنے لگا۔ لیڈی کی نظروں سے نفرت عیاں تھی اور مانٹگمری شیر کی طرح غصے ہو رہا تھا۔

لیڈی۔ درشتی سے) تم یہاں کیوں آئے ہو؟

مانٹگمری۔ سیلاس کارسٹن کیطرف سے اس اشتہار کا مطلب دریافت کرنے آیا ہوں۔

لیڈی۔ اس کا تمہارا کیا تعلق ہے۔ کہ تم یہ پیغام لیکر آئے ہو۔ میں تم کو کچھ اطلاع نہ دونگی۔ اگر وہ کوئی بات معلوم کرنی چاہتا ہے۔ تو خود آئے۔ یہ میرا مکان ہے اور میں تمکو یہاں رہنے دینا نہیں چاہتی؟

مانٹگمری ۔ فرض کرو کہ میں اس وقت تک یہاں رہنے پہ اصرار کروں ۔ جب تک تم میرے سوالات کا جواب نہ دے لو؟

لیڈی ۔ میں کانسٹیبل کو بلا کر نکلوا دونگی ۔ اور بیجا مداخلت سے محترز رہنے کا مچلکا لکھوا دونگی؟

مانٹگمری ۔ گو میں گھر سے نکالا گیا ہوں ۔ میرے والد کا نام عدالت میں بدنام کرنے سے کیا فائدہ؟

لیڈی ۔ مُردوں کو دنیا کی بدنامی اور شہرت سے کیا واسطہ ہے؟

مانٹگمری مُردوں کو! اس لفظ کو سنکر اس کا غصہ قدرے فرو ہو گیا؟

لیڈی ہاں مُردوں کو ۔ اس سنگدل لیڈی کو ذرا رحم نہ آیا! ایڈورڈ مورانٹ یہ تمہاری آوارہ مزاجی کا نتیجہ ہے ۔ کہ تمہارے والد کو رحلت کئے تین ماہ گذرے ہیں ۔ اور تم کو ابتک خبر نہیں؟

مانٹگمری ۔ کیا اس نے میری نسبت کچھ پوچھا تھا ۔ کیا وہ مرنے سے پیشتر میرے سے ملاقات کرنا چاہتا تھا؟

لیڈی ۔ وفات سے کئی ماہ پیشتر اس نے تمام دنیاوی تعلقات قطع کر دئے تھے ۔ اس کے خیالات اور الفاظ صرف آسمان کیطرف متوجہ و مخاطب تھے

یہ سنکر مانٹگمری زار و زار رونے لگا ۔ سنگدل عورت نے اس سے ذرا ہمدردی ظاہر نہ کی؟

لیڈی ۔ اب اس ملاقات کے طوالت دینے سے کیا فائدہ تم دیکھتے ہو کہ ہمارا تعلق بالکل قطع ہو گیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ میں پھر کبھی تمہاری صورت نہ دیکھونگی ۔ تمہارا سالیسٹر اگر کوئی بات دریافت کرنی چاہتا ہے ۔ خود میرے پاس آ سکے ۔

مانٹگمری ۔ یہ حرامی بچہ کون ہے جس سے تمکو اسقدر دلچسپی ہے؟

لیڈی ۔ وہ حرامی بچہ نہیں ۔ گو اس کی پیدائش گناہ کا نتیجہ تھی ۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ۔ میں صرف وہ فرض ادا کرنا چاہتی ہوں ۔ جس کے ادا کرنے میں نے وعدہ کیا تھا؟

مانٹگمری۔ پھر اسکو لاوارث بچوں کے مکتب میں کیوں رکھا گیا۔ اسکو اپنے
والدین سے بے خبر کیوں رکھا گیا۔ اسکو کمینوں کے نام پر کیوں لگایا گیا۔
جب تم اپنی بے شرمی چھپانا چاہتی ہو تم جھوٹ بولنے سے نہیں جھجکتی ہو۔
لیڈی۔ میرے اور میری بیٹی سے ایک ہی بے شرمی لگی ہوئی ہے جو دور
نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس لڑکے کی پیدائش خالص ہے۔

خود مانٹگمری کو اسکی ایک کمزوری معلوم ہو گئی۔ اور اس نے اس کمزوری
سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کیا۔

مانٹگمری۔ کیا تم کو معلوم ہے تم نے اس بے شرمی کے بچے کو کسی کے سپرد کیا
تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بے شرمی کا بچہ ہے۔ اور تم جو کہتی ہو بالکل جھوٹ ہے
لیڈی نہایت غضبناک ہوئی۔ مگر اسکے استقلال میں سر مو فرق نہ
آیا۔

مانٹگمری۔ مسٹر پورٹر کو جسکے پاس تم لڑکے کو چھوڑی تھیں۔ بڑا ہی مکار ہے
اور ریاکار بھی ایسا کہ اس سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔ وہ میرا ہم نوالہ و
پیالہ تھا۔ میں کل اسکو گرجے میں بدنام کردونگا۔ اور شہر سے نکلوا دونگا۔
اس کی بیٹی مسمریزم کے شعبدے دو سال تک دکھاتی رہی۔ اور بعد ازاں
پندرہ سال کی عمر میں ایک بھلے مانس کے ساتھ فرار ہو گئی۔ اس کے والد کی
نسبت طرح طرح کی داستان مشہور ہے۔ کہو ایسے شخص کے پاس چھوڑنے کی
نسبت کیا خیال ہے۔

لیڈی۔ اس مکان سے دور ہو ملعون۔

مانٹگمری۔ گو تم میری صورت پھر نہ دیکھو۔ مگر میں تمکو بتا دونگا۔ کہ میں کون
ہوں۔ سنو میں نے تم کو ایذا نہیں اور نہ ایذا پہنچانے کی کوشش کی ہے
تم پہلے سے مجھے دیکھکر متنفر ہو گئیں۔ کیونکہ میں ریاکاری نہ کرنا چاہتا
تھا۔ کیونکہ میں نے مصلح مذہب کیلوں کے مسائل پر تمسخر کئے تھے
تم نے میری ہلاکت کی حلف اٹھائی۔ تم نے میرے والد کا دل میرے سے
برگشتہ کر دیا۔ اصلی جوانی کی جذبے اختلاطیوں کی وجہ سے جو خود بخود دور ہو جاتیں ہیں۔

تم نے مجھے اس گھر سے نکلوا دیا۔ خدا نے اس کا تمہارے سے خوب انتقام لیا۔ لیکن تم ۔ ۔ ۔ پر اس سے کچھ اثر نہ ہوا۔ لیکن میں شیطان کا غلام ہو گیا۔ جب میں بے خانماں اور بھوکا تھا۔ میں نے والد کو خط لکھے اور وہ تمہاری طفیل بن کھولے واپس آئے۔ اور موت کے وقت بھی تم نے اس کو میری طرف سے بدظن رکھا۔ صرف ایک شخص کی بابت میں نے یہ باتیں گوارہ کیں۔ لیکن آخر صبر کی بھی حد ہوتی ہے۔ اور اب میں حد سے گذر گیا ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص سے تم کو بھی دلچسپی ہے۔ اور تمہارے میں ایک کمزوری ہے۔ جس سے میں فائدہ اٹھا سکتا ہوں میں کسی طرح انتقام خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو لینے سے دریغ نہ کروں گا۔ میں تمہارے مکان میں اب نہ آؤں گا۔ لیکن تادم مرگ میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا۔

یہ کہکر وہ غصہ سے اس کی طرف بڑھا گویا اسکو ایک مکہ رسید کرنا چاہتا تھا مگر لیڈی کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ خادم اس آخری فقرہ کو سنکر کمرہ میں چلا آیا تھا۔ مانٹگمری نے اسوقت دروازہ کھولا اور چلا گیا۔ میڈم برن کے یہ الفاظ اس کے کان میں گونجنے لگے۔ خبردار انتقام خود تم کو برداشت کرنا پڑیگا جب وہ تنہا رہ گئی۔ استقلال کافور ہو گیا۔ اور وہ لرزاں و حیراں پلنگ پر گر پڑی۔

ایک گھنٹہ بعد وہ ان کے دفتر میں گئی۔ لیکن دفتر بند تھا۔ میر کے روز پھر آئی۔ لیکن اس تاخیر کے نتائج بدقسمتی سے مہلک ثابت ہوئے۔



دسواں باب

مسٹر پورٹر کا ایک قدیم آشنا

اتوار کے روز مسٹر پورٹر سویرے کھانے کی میز پر بیٹھا تھا کہ اسکے ایک نئی نوکر سے خادمہ کے جو بیمار تھا کے بجائے مقرر ہوا تھا کھانے کے کمرے میں آکر کہا کہ ایک شریف آدمی ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ پادری نے خادمہ کو کہا کہ اسکا نام پوچھ آؤ۔

ایک آواز۔ صاحب میں تم کو نام پوچھنے کی تکلیف دینا نہیں چاہتا میں خود اندر آتا ہوں۔

مسٹر پورٹر یہ سنکر بہت حیران ہوا۔ نووارد خود بخود اندر آگیا۔

پروفیسر (خادمہ سے) پیاری تم اس کمرے سے چلی جاؤ میں تمہارے آقا سے ایک بات کرنی چاہتا ہوں۔

مسٹر پورٹر۔ جناب معاف رکھیں میں اتوار کے روز کوئی غیر معمولی کام نہیں کرتا۔

پروفیسر۔ بل سٹوکس میرے سامنے یہ ریاکاری نہ کرو۔

یہ نام سنکر پادری اور جوڈتھ دونوں چونکے۔

پروفیسر۔ کیا میں تم کو یاد نہیں رہا۔

جوڈتھ۔ تم مجھے یاد ہو۔

پروفیسر۔ آہا میرا خیال تھا کہ سٹیم زینوبا کی عجیب و غریب آنکھیں مجھے بھلا دیں گی

پورٹر۔ کیا پروفیسر صاحب یہیں ہیں؟

پروفیسر۔ ہیں پروفیسر ہی ہے۔ وہ اس انتا میں کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔ اور مسٹر پورٹر کے مضطرب ہونے پر خوش ہو رہا تھا۔ جوڈتھ مستقل تھی۔ اور اپنے دشمن کو اس طرح تیز چتونوں سے دیکھ رہی تھی۔ کہ گویا وہ وحشی ہے اور جسکو حملہ کی توقع تھی مگر اس سے ڈرتی نہ تھی؛

پورٹر (مہمان نوازی کے لہجہ میں) پروفیسر میں تم کو دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں؛

پروفیسر۔ کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ تم مجھے دیکھکر خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میں تمہارے حالات سے واقف ہوں۔ اور تم نے میرے ساتھ نہایت ناجایز سلوک کیا تھا؛

پورٹر۔ لیکن اس وقت کا ذکر ہے۔ میری حالت میں اصلاح نہ ہوئی تھی جبکہ۔

پروفیسر۔ مسٹر پورٹر اگر میرے سامنے ریاکاری کی۔ میں تمہارے مکان سے چلا جاؤنگا۔ اور شہر میں تمکو اسقدر بدنام کرونگا۔ کہ تم کہیں جا کر پھر اپنی منحوس صورت دکھانے کی جرأت نہ کر سکوگے؛

مسٹر پورٹر (لجاجت سے) اچھا پروفیسر بتاؤ میں تمہاری خدمت کس طرح کر سکتا ہوں؛

پروفیسر۔ تم نے اس وقت جب میں نے تم کو فاقہ کشی سے بچایا تھا۔ کافی خدمت کی تھی۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ دو ماہ پیشتر جب تمہارا پتہ چلا میں نے حلف اٹھایا تھا کہ میں تم کو گھر جا کر میں رسوا کرنے کے بغیر شہر برسٹل سے نہ جاؤنگا؛

جوڈتھ۔ لیکن اب تم نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا ہے؛

پروفیسر۔ تم کو کس طرح معلوم ہوا؛

جوڈتھ۔ کیونکہ اگر اب بھی تمہارا یہی ارادہ ہوتا تو تم یہاں آنے کی تکلیف گوارا گوارہ نہ کرتے؛

پورٹر۔ میرے خیال میں اس نے اپنے قدیم آشناؤں سے ملاقات کی خاطر یہ تکلیف گوارہ کی ہے۔

پروفیسر۔ اس قسم کی لغو باتیں نہ کرو۔ مگر تمہارا ایمان ابھی مضبوط ہے۔ چونکہ تم

مجھے خوش کرنا چاہتے ہو۔ میں یہاں دو ہفتے قیام کرونگا۔ کیونکہ لنڈن میں رہنے سے میری صحت بگڑ گئی ہے؛

مسٹر پورٹر کا اس تجویز کو سنکر رنگ فق ہوگیا!

جوڈتھ۔ پروفیسر ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہوجاؤ۔ سوالو کھانا سرد ہو رہا ہے؟

پروفیسر نے کھانا تناول کیا۔ اور پھر خوب شراب پی۔ اور اس اثناء میں ظفر کی باتیں کرتا رہا۔ جس سے مسٹر پورٹر بہت بے چین ہوا۔ لیکن جوڈتھ کے اطمینان میں سر مو فرق نہ آیا کیونکہ وہ خیال کرتی تھی۔ پروفیسر باہمی فائدہ کو مدنظر رکھکر یہاں آیا ہے۔ ورنہ اس کو یہاں آنے سے کیا واسطہ تھا!

پروفیسر۔ شراب سے فارغ ہوکر آؤ اب ضروری کام کریں۔ کیونکہ تم کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ میں یہاں محض تفریح کے خیال سے نہیں آیا۔ گو ہم دیرینہ آشنا ہیں۔ آہا۔ مجھے یاد آیا تم اتوار کے مقدس دن کو کام نہیں کرتے؛

پورٹر۔ مگر ہر ایک قاعدے یکساں نہیں ہوتے!

پروفیسر۔ گویا اگر کسی روز تمہارے فائدہ کی کچھ بات ہو تم کام کرنے پر اعتراض نہیں کرتے!

جوڈتھ۔ کیا میں کمرے سے چلی جاؤں!

پروفیسر۔ نہیں تم بھی رہو۔ تم اپنے والد کو حماقت سے روکو گی۔ کیا یہ اشتہار تم نے دیا تھا۔ یہ کہکر اس نے پورٹر کو اخبار ٹیلیگراف دیا۔ جوڈتھ دلچسپی کی نگاہ سے دیکھنے لگی۔ اس کے والد نے اشتہار پڑھکر اثبات میں جواب دیا!

پروفیسر۔ خوب۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لونڈا کہاں ہے؛

جوڈتھ و پورٹر۔ (یک زبان ہوکر) تمکو معلوم ہے؛

پروفیسر۔ ہاں۔ لیکن تمام حالات بتانے سے پیشتر میں دو شرطیں کرتا ہوں پہلے یہ بتانا ہوگا۔ کہ اس جوان کے حالات تمکو کہاں تک معلوم ہیں۔ اور یہ کہ تلاش کرنے میں تمہارا کیا عندیہ ہے۔ اور دوسرے اگر اس کے ملنے سے کچھ فائدہ ہو۔ میں اسکا حصہ لونگا۔ کیونکہ تمکو اس سے کسی نہ کسی فائدہ کی امید ضرور ہے!

باپ بیٹی سرگوشیاں کرنے لگے ؛

پروفیسر۔ (اٹھکر) اچھا میں جاتا ہوں۔ میں گرجا میں آج رات ہی جاؤنگا ؛

پورٹر۔ ایسی جلدی کونسی ہے۔ ٹھیرو۔ اگر میں تمہاری شرائط مان لوں۔ تم سیلاس کارسٹن کو میرے حوالے کردوگے ؛

پروفیسر۔ میں تم کو بتادونگا۔ بلکہ دکھادونگا۔ اور جتنی الامکان انکو ملا دونگا لیکن خیال رہے جھوٹ کہوگے تو پچھتاؤگے کیونکہ مجھے اسکے حالات معلوم ہیں کہ تم کو رسوا کر سکتا ہوں ؛

مسٹر پورٹر نے مانٹگمری کو داستان سنائی جو سیلاس کو سنا چکا تھا۔ مگر اس نے تصویر کی ڈبیہ کا واقعہ قصداً بیان نہ کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر سیلاس کے دوستوں سے ملاقات ہوئی تو اس ڈبیہ کے ذریعے اپنی خاموشی کے معاوضہ میں اسکو زیادہ روپیہ ملیگا۔ پھر اس نے یہ بیان کیا کہ جب میں فالگل اور کوک کے دفتر کی جا رہا تھا۔ وہاں سے ایک لیڈی جو میرے سپرد اس لڑکے کو کر گئی تھی ؛ ان کے دفتر سے نکلی میں اسکے پیچھے گیا میں ریلوے سٹیشن تک اس کے تعاقب میں گیا۔ جہاں اس نے ہرٹفورڈ شائر کا ٹکٹ لیا۔ اور میں گاڑی جگہ کا ٹکٹ لے کر پلیٹ فارم پر چلا گیا ؛

پروفیسر۔ اور وہ محل دالنو میں جانا چاہتی تھی۔ دیکھو میں بھی اسکا تھوڑا سا حال جانتا ہوں۔ لیکن احتیاط شرط ہے ؛

پورٹر۔ میں وہاں گیا۔ لیکن مجھے صرف یہ معلوم ہوا کہ اس لیڈی کا نام مسیڈم برن ہے۔ اور وہ مسٹر جارج وارانٹ کی معتمد دوست ہے۔ جو محل دالنو رہتا ہے لیکن مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ماسٹر سیلاس اس گھرانے کا ایک بچہ ہے۔ جس سے بہت کچھ فاعدہ کی امید ہو سکتی ہے ؛

پروفیسر۔ لیکن تمہاری صورت جو ایک مرتبہ دیکھ لے اسکو پھر فراموش نہیں ہوتی۔ تم اس لیڈی کے پیچھے دیکھو شناخت کرنیکے بغیر کس طرح گئے

پورٹر۔ میں بہت احتیاط سے اس سے دور جاتا تھا۔ سوائے اس وقت کے جب وہ ٹکٹ لیتی تھی۔ کیونکہ اس وقت اسکا پتہ معلوم کرنا ضروری تھا۔ پھر میں

اپنا چہرہ رومال سے چھپا رکھتا تھا۔ وہ سیدھی چلی جاتی تھی یا لوٹ کر یا دائیں بائیں نہ دیکھتی تھی۔ سیلاس کو فرار ہوئے ایک ماہ گذرا ہوگا کہ مجھے فاگل اور کوک کا ایک خط ملا۔ جسمیں لکھا تھا کہ اسکو سالانہ وظیفہ ملا ہے۔ اور اسکو فی الفور دفتر میں بلایا ہے:

پروفیسر۔ لیکن تم نے ان کو فرار ہونے کا حال نہ بتایا ہوگا:

پورٹر۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تلاش میں تھا میں اسکو واپس لانے کی فکر میں تھا۔ اگر انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ میرے پاس سے چلا گیا ہے۔ تو وہ شاید اسکو میرے پاس پھر نہ آنے دیتے:

پروفیسر۔ لیکن تم اس کے خلاف کیا ذاتی الزام لگا سکتے ہو:

پورٹر۔ وہ کپڑوں کا ایک جوڑا لے گیا تھا۔ اور......

پروفیسر۔ تم کسی شخص کو اپنے کپڑوں کا جوڑا لیجانے پر ملزم گردان نہیں سکتے۔ جبکہ اسکی پرورش کے لئے تمکو سالانہ رقم ملتی ہے۔ کوئی اور الزام ہوگا۔

پورٹر۔ دوسرا الزام یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر چلا گیا ہے:

پروفیسر۔ بیوی کو چھوڑ کر۔ کیا اسکی شادی ہو گئی ہے

پورٹر۔ ہاں

پروفیسر۔ کس سے؟

پورٹر۔ جوڈتھ سے

پروفیسر یہ سنکر نہایت حیران ہوا۔ اور کچھ دیر تک خاموش رہا۔ پھر اسکو گونہ اطمینان ہوا (دلمیں) اس عورت سے بھی انتقام لینے کی ایک صورت نکل آئی ہے۔ (بلند آواز میں) میں تمہاری اسبات سے حیران ہوں سیلاس کلارسٹن سے جوڈتھ نے کسطرح شادی کی۔ وہ اسکو منتخب کرنے پر کسطرح آمادہ ہوگئی۔ اگر سوائے شادی کے کوئی اور مدعا نہ تھا۔ تو یہ ایک خسارے کا سودا ہے۔ یہ کہکر اس نے جوڈتھ کی طرف غور سے دیکھا جو مندرجہ بالا گفتگو کو غور سے سنتی رہی تھی:

وہ یہ سن کر شرمندہ سی ہوگئی۔ اور اس کے رخسار و چہرہ پر سرخی نظر آنے لگی:

پروفیسر (لاپرواہی سے) خیر مجھے اس سے کیا۔ اس مبارک واقع کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟

پورٹر۔ دس ہفتے ہوئے ہیں۔

جوڈتھ۔ زیادہ عرصہ گذرا ہے۔

پروفیسر۔ میں میاں بیوی کے درمیان مناقشہ پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اتنا بتا دیتا ہوں۔ کہ وہ ایک لڑکی سے لنڈن میں تعشق کر رہا ہے۔ میں نے چند روز ہوئے اسکو اس عورت کے گھر میں کھڑکی میں کھڑے دیکھا تھا۔ اس نے عورت کی کمر میں باہیں ڈالی ہوئی تھیں۔ وہ بہت حسین عورت ہے۔ اسکو سنہری بالوں سے خاصی دلچسپی ہے۔ یہ لڑکی آنا مجھے یاد آیا۔ مگر ایسا اتفاق ہونا ناممکن ہے:

پورٹر۔ انسان کی بد اخلاقی کی بھی کوئی حد ہے۔ جوڈتھ کا چہرہ اسوقت سرخ ہو رہا تھا اور اسکی نظر نہایت خطرناک معلوم ہوتی ہے:

پروفیسر۔ میری تمہارے قدیم آشنا مسٹر راڈویل سے ملاقات ہوئی۔ اور ہم تمہارے متعلق گفتگو کرنے لگے:

جوڈتھ اس سے مشتعل ہوئی۔ مانٹگمری نے یونہی نشانہ کیا تھا۔ لیکن اسکو معلوم ہو گیا کہ خطا نہیں گیا:

پروفیسر۔ (غور کے بعد) (تمکو رجوڈتھ کیطرف مخاطب ہوکر) راڈویل کے تمام راز بخوبی معلوم ہیں۔ کیا تمکو ایک سنہری بالوں۔ نیلی آنکھوں اور سفید رنگ والی لڑکی کے کچھ حالات معلوم ہیں۔ اسکی باتوں سے پایا جاتا ہے:

کہ وہ اس کی رشتہ دار تھی۔ اور تمہاری نظر سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم بھی اس لڑکی کو جانتی ہو۔ اس نے مجھے اس لڑکی کے تلاش کرنے کو کہا ہے۔ اور اتفاق سے مجھے اس کا پتہ معلوم ہو گیا ہے۔ اور اس طرح مجھے سیلاس کارسٹن سے عجیب دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اب اس کی صورت بہت خراب ہو گئی ہے۔ گو اس کے کپڑے پرانے سے ہیں۔ مگر وہ انکو صرف رکھتا ہے اور بالوں کو خوب کنگھی کرتا ہے۔ بعض اوقات وہ گھر سے تمام دن باہر رہتا ہے

مجھے اس سے خیال ہوا کہ اس کے دل میں بھی حضرت عشق نے
ڈیرے جما دیئے ہیں۔ ایک صبح کو اس کے پیچھے چلا۔ میں نے
دیکھا کہ وہ ایک مکان کی کھڑکی میں ایک حسین لڑکی کی کمر میں بانہیں
ڈالے کھڑا ہے:

میں نے اس لڑکی کا حلیہ بعینہٖ وہی ہے جو مسٹر اڈویل نے بتایا تھا
پڑھو۔ یہی تھی وہ تصویریں بناتی ہے۔ میں نے ایک تحفہ دوکان کے
متعلق کی تصدیق کر دی ہے:

پھر تینوں دیر تک بہت اشتیاق سے گفتگو کرتے رہے۔ جس کو ہم
یہاں بیان کرنا مناسب خیال نہیں کرتے۔ لیکن اس کی تشریح اور نتائج
آگے چل کر معلوم ہونگے:

گیارہواں باب

سراغ پیر

دوسرے شام کو ایک مسن شخص دہقانی کا لباس پہنے ایک تصویر
فروش کی دوکان واقع ویسٹ اینڈ (لندن) میں داخل ہوا۔ اور آلبی بیگوں
کی تصویریں غور سے دیکھنے لگا۔ وہ تصویر کو دیکھنے کی بجائے اس کی
پشت کو دیکھتا تھا۔ اسوقت مشفق نمودار تھا۔ اور گیس کی روشنی ہو رہی
تھی اس شخص نے تصویر دروازے میں بیچا اور جھپٹ کر اٹھا لیا۔ پھر لگا اس کو دیکھنے

شروع کیا۔۔ اس کی پشت پر ایک کونہ میں پنسل سے "گلیرا" مدھم سے حروف میں لکھا تھا:

بوڑھا یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور دوکاندار سے مصور کا پتہ پوچھا۔

دوکاندار (تردد سے) جناب ہم لیڈیوں اور جنٹلمینوں کا پتہ جو ہمارے لئے تصویریں بناتے ہیں انکی اجازت کے بغیر نہیں بتاتے:

آبی رنگ کی تصویریں اسوقت بہت فروخت ہوتی تھیں۔ کیونکہ ان کا ڈیزائن بہت عمدہ تجویز کیا گیا تھا۔ گویا کسی عالی دماغ مصور نے سوچ کر بنائی ہیں۔ اور دوکاندار کو یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی حریف تاجر مصور کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کیلئے اسکا پتہ دریافت کیا چاہتا ہے:

بوڑھا۔ میں تمہارے آقا سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

تھوڑی دیر میں دوکان کا مالک خود آیا:

بوڑھا۔ (اس سے مخاطب ہو کر) میں تمہاری تمام تصویریں خریدنا۔ اور جس مصور نے یہ بنائی ہیں اسکا پتہ دریافت کرنا چاہتا ہوں:

مالک۔ جناب میں ایسا سودا کرنا نہیں چاہتا:

بوڑھا۔ میں محض راز جوئی کے خیال سے ایسا نہیں کرتا۔ وہ لیڈی جس نے یہ تصویریں بنائی ہیں۔ میری نہایت قرابت دار ہے۔ بلکہ میرے گھرانے کی ایک رکن ہے۔ اور میں نے اس کو کئی سالوں سے نہیں دیکھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مرگئی ہوگی۔ مجھے اسکا سراغ عجیب طور پر معلوم ہوا تو میں لنڈن میں اس کے تعاقب پر آیا۔ پانچ روز ہوئے۔ (رہشرنید لنڈن) میں ایک تصویر فروش کی دوکان پر آبی رنگ کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔ کہ مجھے اپنے مکان واقع سفوک کی تصویر نظر آئی۔ میرے پاس گھر میں بعینہ ہی ویسی تصویر تھی۔ میں نے اس سے نتیجہ نکالا کہ یہ دونوں تصویریں ایک ہی ہاتھ کی بنی ہوئی ہیں۔ میں نے وہ تصویر دوکاندار سے خرید لی۔ میرا خیال صحیح نکلا کیونکہ اسکے پشت پر ایک گوشہ پر گلیرا لکھا تھا۔ مگر دوکاندار مجھے مصور کا پتہ نہ بتا سکا:

کہنے لگا۔ دو سال ہوئے میں نے یہ اور۔ اور تصویریں ایک نوجوان لڑکی سے خریدی تھیں۔ لیکن پھر اس لڑکی سے ملاقات نہیں ہو گی۔ میں نے اپنے بھتیجے کو جس نے اس روز میرے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ یہ واقع بتایا۔ اس نے کہا اس معاملہ کو میرے سپرد کر دیجئے کیونکہ مجھے لنڈن کے زیادہ حالات معلوم ہیں۔ اور میں بہ نسبت آپ کے اسکا بہت جلد سراغ لگاؤں گا۔ کل رات وہ اس ہوٹل میں جہاں میں فروکش ہوں۔ آیا اور کہنے لگا۔ میں نے تمام تصویر فروشوں سے پوچھا۔ کہ اس نام کے مصور کا تم کو کچھ پتہ معلوم ہے۔ لیکن انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ میں نے خود تصویر فروشوں کی دوکانیں دیکھنے کا ارادہ کیا۔ میں تمام روز پھیرا کرتا یوں ہی سے واپس چلا تھا۔ کہ یہ تصویریں نظر آئیں۔ ان پر اس کے دستخط موجود ہیں۔ میں تم کو خود اسکی تصویر بھی دکھاتا ہوں۔ جس سے تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ وہی لڑکی ہے۔ گویا تصویر کچھ سال لی کھچی ہوئی ہے ؛

اس نے دوکان کے مالک کو وہی تصویر دکھلائی۔ جو سیلا س کو گرجا گھر میں ملی تھی۔ اور جو وہ کپڑوں کے جوڑے میں سنڑ جونا تھن راڈویل کے مکان میں بھول آیا تھا ؛

دوکان کے مالک نے اب بلا تردد اس کو مصور کا پتہ بتا دیا۔ اس شخص نے دوکاندار سے تمام تصویریں معقول قیمت دیکر خریدلیں اور پھر ایک ٹمٹم پر سوار ہو کر لنڈن کے شمال مغرب کیطرف چلا ؛

وہ مسز ولسن کے مکان پر آٹھ بجے شام کے پہنچا۔ اور دروازہ پر دستک دی خادمہ سے معلوم ہوا کہ مسز ولسن مع کلیرا کے تفریح گاہ میں گئی ہے۔ اور بہت رات گئے واپس آئیگی ؛

بوڑھا۔ کیا کلیرا اکثر باہر جاتی ہیں ؛

خادمہ۔ نہیں تو آج پہلا دن ہے کہ وہ شام کے بعد گھر سے باہر رہی ہے

بوڑھا۔ یہ میری بدقسمتی ہے۔ لیکن میں آج رات ضرور اس سے ملاقات کرونگا خواہ کتنی رات گزرے واپس آئے۔ میں بارہ بجے پھر آؤنگا ؛

خادمہ میری اس بے ہنگم ملاقات کی تجویز سنکر حیران ہوئی۔ سنہ یونا تھین رڈویل۔ جسکو ناظرین پہچان گئے ہونگے۔ ٹرام پر سوار ہو کر قریب کے ایک ہوٹل میں چلا گیا۔ اور وہاں شب باشی کا انتظام کرکے وقت کے گذرنے کا منتظر رہا۔

بارہ بجے اس نے پھر مسز ولسن کے دروازہ پر دستک دی اور کلیرا اور مسز ولسن ابھی واپس نہ آئی تھیں۔ میری بوڑھے کو اندر آنے اجازت دینے سے متردد تھی۔

بوڑھا۔ ڈرو نہیں۔ میں چور نہیں۔ یونا تھین نے اس کے ہاتھ میں پانچ کا سکہ دیا۔ تو میری کا تردد دور ہو گیا۔

یونا تھین کو مسز ولسن کے مکان میں داخل کیا گیا۔ اور بیٹھک میں ایک آرام چوکی پر بٹھا دیا گیا۔ میری نے لیمپ روشن کر دیا۔ اس کمرے میں کئی نامکمل تصویریں اور کھلونے اور کتابیں پڑی ہوئی تھیں۔ بوڑھا انکو غور سے دیکھنے لگا۔ اسطرح ایک بج گیا۔ لیکن کلیرا اور مسز ولسن واپس نہ آئیں۔ آخر وہ بے چین ہوا۔ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ آخر نہایت اضطراب و بے بیقراری کے بعد گاڑی کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دی جو ... مکان کے قریب آتی گئی۔ وہ صدر دروازہ کے پاس گیا۔ رات تاریک تھی۔ ... کو کچھ نظر نہ آیا۔ پہیوں کی گڑگڑاہٹ مکان کی طرف آ رہی تھی۔ آخر گاڑی مکان کے قریب آکر ٹھہر گئی۔

بارہواں باب

تماشہ گاہ میں شریک ہونے کا نتیجہ

اب میں ذاتی داستان شروع کرتا ہوں:

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ میرے مسٹر ولسن اور کلیرا کے درمیان تماشہ گاہ میں جانے کے لئے پیر کی رات مقرر ہوئی تھی۔ مسٹر ولسن نے کپڑے پہننے میں دیر لگا دی۔ اور ہم بمشکل سات بجے شام کے ڈروری لین میں پہنچے۔ ایک عمدہ ناٹک ہو رہا تھا۔ اور لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ ہم کو درمیانے۔ اول۔ دوئم درجہ میں جگہ نہ ملی۔ مسٹر ولسن نے کہا۔ کہ اس تماشہ گاہ میں بیٹھنا ضروری نہیں۔ کہیں اور چلو:

ہم بازار میں نکلے تو کارنتھن کے تھیٹر والوں نے "لیڈی اوف لائنس" کا ناٹک کرنے کا اشتہار دیا ہوا تھا۔ مسٹر ولسن نے پہلے یہ ناٹک دیکھا ہوا تھا۔ اور اس نے یقین دلایا کہ بہت دلکش اور پیارا ناٹک ہے۔ یہ تماشہ گاہ قریب رہی ہے۔ ہم وہاں چند منٹ میں پہنچ جائینگے:

لیکن مجھے یہ تجویز پسند نہ تھی۔ کیونکہ کارنتھن کے تھیٹر میں میری سر راڈویل سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور یہ بھی ممکن تھا کہ جوشیا اور مانٹگمری

وہاں مل جائیں ۔ میں نے کلیرا اور مسٹر ولسن سے اس تھیٹر کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار نہ کیا تھا ۔ ورنہ میں اس امر کو اب ظاہر کر دینا چاہتا تھا ۔ لیکن بظاہر میں مسٹر ولسن کی تجویز پر کوئی اعتراض نہ کر سکتا تھا ۔ اس سے مجبوراً خاموشی ۔ اختیار کرنی پڑی ۔ ہم ہارنتھ تھیٹر میں گئے ۔ وہاں پہلے ایک نقل ہوئی ۔ اور پھر اصلی تماشہ شروع ہوا ۔ اسوقت تھیٹر میں بہت رونق ہو گئی تھی :

"لیڈی آف لائنز" کا ناٹک شروع ہوا ۔ تو میں اس عمدہ ناٹک کے دیکھنے میں محو ہو گیا ۔ اس ناٹک کا چوتھا ایکٹ ختم ہونے کے قریب تھا ۔ کہ حاضرین کے منہ سے بے اختیار مرحبا ۔ آخر میں شاباش کی آواز آنے لگی ۔ اس شور و غل کے درمیان میں نے اپنے قریب آہستہ سی چیخ سنی ۔ میں نے مڑ کر دیکھا ۔ تو کلیرا از حد اشتعال کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی :

وہ ناٹک کو نہایت دلچسپی اور خوشی سے دیکھتی رہی تھی تماشہ گاہ کی رونق ناٹک کی خوبی ۔ سرود اور راگ کی کیفیت ۔ ایکٹروں کے انداز اور جوش نے کلیرا کے دل پر جس میں احساس کا طبعاً بہت مادہ تھا بہت اثر کیا :

جب وہ بے ہوش ہو گئی ۔ تو اس واقعہ سے ہمارے پاس والے واقف ہو گئے ۔ اور پھر تمام تھیٹر میں خبر ہو گئی ۔ لوگ ہماری طرف دوربین لگا کر دیکھنے لگے ۔ مسٹر ولسن کے پاس ہوش واپس قائم کرنے کی بوتل تھی ۔ اس سے کلیرا کو تھوڑی دیر میں ہوش آیا ۔ اور وہ کھلی ہوا میں لے جانے کے قابل ہو گئی :

جب میں اپنی نشست سے اٹھ کر کلیرا کو بازو کا سہارا دے کر چلا تماشہ گاہ کے بالائی حصہ پر سے سٹراڈویل دوربین لگا کر ہم کو غور سے دیکھ رہا تھا ۔ میں نے اس آدمی کی طرف سے اپنی نظر ہٹالی ۔ کیونکہ میں اس سے طبعاً خائف تھا :

تھوڑی سی بانڈی اور رات کی ہوا سے کلیرا کی طبیعت بحال ہو گئی مسز ولسن اور میرا ارادہ تھا کہ فوراً فی الفور گھر واپس چلے جائیں۔ لیکن کلیرا نے نہ مانا

کلیرا۔ میں اس ناٹک کو اخیر تک دیکھونگی۔ میری طبیعت اب بحال ہو گئی ہے اور میں باقی تماشہ ہیں ضبط سے کام لونگی۔

مسز ولسن خود بھی تماشہ سے بہت محظوظ ہوئی تھی۔ اس نے بھی کلیرا کی بات مان لی۔ مگر مسٹر راڈویل کو دیکھکر مجھے اس ناٹک سے دلچسپی نہ رہی تھی۔ میں خیال کرتا تھا کہ اب یہاں رہنے میں مجھے ہر طرح سے خطرہ ہے ہم اپنی اصلی نشستوں پر واپس نہ گئے۔ بلکہ پیچھے بیٹھ کر باقی ناٹک دیکھنے لگے اس وقت ایک آدمی آیا اور ہمارے پیچھے بیٹھ گیا۔ میں نے اس کو پہچان لیا۔ یہ شخص تماشہ گاہ میں پردے بدلنے کا کام کرتا تھا۔ میں نے اسکی طرف پیٹھ پھیر لی تاکہ وہ مجھے شناخت نہ کرلے۔ جب کھیل ختم ہونے لگا کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھدیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ شخص مجھے اشارہ کر رہا ہے۔ اسوقت کلیرا اور مسز ولسن ناٹک کو نہایت دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔ میں اٹھا اور وہاں سے چپ چاپ اس آدمی کے ہمراہ چلا گیا۔

میں (اس شخص سے) انکو بتانا نہیں کہ میں کہاں جاتا ہوں۔

اس شخص نے میری بات منظور کی۔

میں تماشہ گاہ کے اس حصہ میں گیا۔ جہاں مسٹر مانٹگمری کھڑا تھا۔

مانٹگمری۔ تم نے اس ناٹک کا جو حصہ نقل کیا تھا وہ گم ہو گیا ہے۔ تم کو دوبارہ نقل کرنا پڑیگا۔ ٹھیرو میں تمکو اصلی مسودہ لادیتا ہوں۔

وہ چلا گیا اور چند منٹ تک واپس نہ آیا۔ میں اپنے رفیقوں کے پاس سے چلے آنے کی وجہ سے بے چین ہو رہا تھا۔ اسوقت پردہ گرنے کی آواز آئی میں وہاں سے جانیکو طیار تھا کہ مسٹر مانٹگمری لباس تبدیل کر کے میرے پاس آیا۔ وہ باہر جانا چاہتا تھا۔

مانٹگمری۔ مجھے مسودہ نہیں ملا۔ میں اسکو گھر لاؤنگا۔ اور تم کل صبح کو اسکی نقل کر سکو گے:

میں یہ سنکر مضطرب ہؤا۔ اور تماشہ گاہ کے مقابل حصہ کیطرف دوڑا لیکن اندر جانا محال تھا۔ لوگ باہر آرہے تھے۔ میں اپنے رفیقوں کے باہر آنیکی انتظار میں کھڑا ہو گیا:

مجھے وہاں کھڑے چند منٹ گذرے تھے۔ کہ میں نے مسز ولسن کو ہجوم میں سے آتے ہوئے دیکھا وہ بہت مضطرب تھی۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا:

مسز ولسن۔ کلیرا کہاں ہے؟

میں۔ میں اس کو تمہارے پاس چھوڑ آیا تھا:

مسز ولسن۔ وہ ہجوم میں گم ہو گئی ہے۔ چند آدمی دھکیلتے ہوئے آئے اور اس کو میرے پاس سے لیگئے۔ اس وقت سے وہ مجھے نظر نہیں آئی وہ کہیں باہر ہی ہو گی اسکو تلاش کرو۔

اب حاضرین چاروں طرف پھیل رہے تھے۔ ہجوم اسقدر تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ گاڑیوں اور ٹمٹموں کی قطاریں کھڑی تھیں اور پولیس مین اور اور لوگ شور کر رہے تھے۔ میں ہر جگہ کلیرا کی تلاش کر رہا تھا۔ مگر وہ کہیں دکھائی نہ دیتی تھی مسز ولسن نے شور کیا تو اس کے گرد بہت سا ہجوم جمع ہو گیا:

مسز ولسن ہر ایک شخص سے پوچھتی۔ کیا تم نے ایک سیاہ پوش سنہری بالوں والی لیڈی دیکھی ہے:

کئی آدمیوں نے بتایا کہ اس قسم کی لیڈی نظر آئی تھی۔ لیکن مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی اور لیڈی تھی۔ آخر کسی نے کہا۔ کہ پولیس مین جو تماشہ گاہ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اسکو معلوم ہوگا:

پولیس مین۔ ہاں میں نے اس قسم کی ایک لیڈی دیکھی تھی۔ وہ سب لوگوں سے

پہلے تماشہ گاہ سے نکلی تھی معلوم ہوتا تھا کہ اس کا کوئی ساتھی نہیں ملتا جب وہ بازار میں پہنچی کسی نے اسے بازو پر ہاتھ لگایا۔ اور اس کے کان میں کچھ کہا پھر وہ اسکے ساتھ چلی گئی۔ اور میری نظروں سے غائب ہوگئی؛

اس سے ہمکو بہت خوف پیدا ہوا لیکن ابھی شک تھا کہ آیا وہ لیڈی کلیرا ہی تھی؛

پولیس مین۔ میں نے اسکو بخوبی دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ بہت حسین تھی۔ شائید وہ کسی نوجوان کے ساتھ سیر کرنے گئی ہو۔ وہ تمکو ضرور ملجائیگی؛

میں نے اور مسز ولسن نے اسبات کی تردید کی

پولیس مین۔ اچھا اگر تمہارے خیال میں اسکو کوئی شخص لے اڑا ہے۔ تو میرے ساتھ بو سٹریٹ کے تھانہ میں چلو؛

میں۔ وہ کس قسم کا آدمی تھا؛

پولیس مین۔ وہ نوجوان تھا اور اسکے سر پر ٹوپی تھی؛

یہ وہی آدمی تھا جو مجھے اشارہ کر کے تماشہ گاہ سے لے گیا تھا۔ مجھے یہ خیال آیا کہ ضرور سازش ہوئی ہے۔ لیکن اس سازش میں کون شریک ہیں۔ اور اس سے مدعا کیا ہے۔ ان سوالات کا جواب میرا دل نہ دے سکتا تھا

میں۔ مسز ولسن تم ایک ٹم کرایہ کر کے بو سٹریٹ کے تھانہ میں پہنچو۔ اور میں تمہارے پیچھے آتا ہوں؛

میں نے مسٹر مانٹگمری کا پتہ پوچھا وہ میرے بعد تماشہ گاہ سے چلا گیا تھا۔ مجھے اس ٹوپی والے شخص کی نسبت کچھ معلوم نہ ہوا۔ گو میں اس کو دیکھتے ہی پہچان لیتا۔ مگر حلیہ ناکافی تھا۔ اسلئے اسکا نشان نہ مل سکا؛

آخر میں چاروں طرف سے پھر پھرا کر بو سٹریٹ کے تھانہ میں پہنچا وہاں مسز ولسن کی حالت بہت ردی ہو رہی تھی۔ اس نے بیان لکھا دیا تھا۔ میں نے بھی بیان لکھایا۔ میں نے تماشہ گاہ سے اپنا تعلق ظاہر کیا۔ اور دیگر امور بھی بیان کیے۔ جن سے ناظرین واقف ہیں۔ پھر پولیس مین نے اپنا بیان لکھوایا

افسر۔ کیا تم کو یقین ہے کہ وہ لیڈی اپنی مرضی سے نہیں گئی۔ شاید اسکی مرضی

کسی کے ساتھ محبت ہو۔ شائید وہ کسی کے ساتھ سیر کرنے چلی گئی ہو۔
میں۔ آپ یہ خیال نہ کریں۔ اس لیڈی کا سوائے ہمارے کوئی دوست نہیں
وہ کسی کے ساتھ سیر کرنے نہیں جایا کرتی ؛
میری متانت سے وہ ہمارے ساتھ توجہ سے مخاطب ہوا
افسر۔ اس نوجوان لیڈی کا نام کیا ہے ؟
مسز ولسن۔ ہاں مجھے اسکا یہی نام معلوم ہوتا ہے۔
افسر۔ اور تم کہتی ہو۔ وہ دو سال سے میرے ہاں رہتی ہے۔ تعجب ہے تم
کو اس کے نام کا بھی پورا یقین نہیں۔ اس کے تمام حالات بیان کرو۔ جو
باتیں تمکو فضول معلوم ہوتی ہیں۔ شائید تلاش کرنے میں وہی ضروری ہوں؛
مسز ولسن نے جو کچھ اسکو معلوم تھا۔ افسر کے سامنے بیان کیا۔ ناظرین
کو معلوم ہے۔ کہ اسکو زیادہ حالات معلوم نہ تھے؛
افسر۔ اس قسم کی پراسرار لیڈی خدا جانے کہاں گئی۔ مگر اس کا تمام حلیہ تھانوں
میں بھیجا جائیگا۔ اور بہتر ہے کہ تم اشتہار دو اگر کچھ پتہ لگ گیا تو ہم تم کو اطلاع
دینگے۔ لیکن اس بارے میں اطمینان رکھو۔ وہ جہاں گئی ہے۔ اپنی مرضی
سے گئی ہے۔ لڑکیوں کی تلون مزاجی کی نسبت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بالخصوص
جنکا کچھ پتہ معلوم نہ ہو۔
اس سے ہم کو بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ افسر مذکور نے ایک ضروری
معاملہ کو فضول سا خیال کیا تھا لیکن وہ ہمارے افسوس کرنے پر مسکرایا ؛
مسز ولسن نے کہا۔ کہ کل صبح اشتہار دیئے جائینگے۔ تم گھبراتی کیوں ہو۔
لیکن اس کو فی الفور گھر لوٹنے کی ترغیب دی۔ اس نے کہا۔ میرے ہمراہ آؤ
لیکن میں نے قریب و جوار کے تلاش کرنے کا ارادہ کیا۔ ممکن ہے۔ کہ مجھے اس کی
کچھ خبر مل جائے ؛
اس نے ہر چند منت کی کہ میں اس کے ساتھ چلوں۔ لیکن میں نے
اسکی بات نہ مانی۔ اور آخر کار وہ اکیلی ہی چلی گئی ؛
ابھی میری آنکھیں دروازے پر لگی تھیں۔ کہ مسز ولسن گاڑی سے اتری ؛

مسٹر جوناتھین ۔ سلیا کہاں ہے ؟
مسز ولسن ۔ (اجنبی کو حیرت سے دیکھکر) وہ چلی گئی ہے کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے ۔

دس منٹ بعد مسٹر جوناتھین گاڑی میں سوار ہو کر بو سٹریٹ کے پولیس سٹیشن کیطرف چلا گیا ۔

میں اس روز تمام رات بازاروں میں پھرتا رہا ۔ دریا کے پاس بڑے بڑے چوکوں اور ہوٹلوں میں چکر لگاتا تھا اور نہ معلوم کہاں کہاں پھرتا رہا ۔ بارش ہو رہی تھی ۔ اور میں سر سے پاؤں تک بھیگ گیا تھا ۔ میں بار بار ایک ہی بازار میں چکر لگاتا تھا ۔ لوگ مجھے پاگل خیال کر کے میرے سے پیچھے ہٹ جاتے تھے ۔ آخر میں سردی اور تھکاوٹ سے چور ہو گیا ۔ اور اس وقت میں ایک گاڑی میں سوار ہو کر کیمڈن ٹاؤن کیطرف چلا ۔

میں اپنے مکان میں پہنچا ۔ اور جوں توں کر کے بھیگے ہوئے کپڑوں سمیت بستر پر دراز ہو گیا ۔ پھر مجھے دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہیں رہی ۔

تیسرا حصہ

پہلا باب

پھر وہی دیرینہ زندگی

میں عجیب اور تکلیف دہ کشمکش میں مبتلا تھا۔ میرا حلق پیاس کی وجہ سے خشک۔ اور دماغ میں بے حد سوزش تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ میں طویل اور تکلیف دہ خواب سے بیدار ہوا ہوں:

بتدریج میرے ہوش و حواس بحال ہوئے۔ کچھ دیر تک مجھے اس کے سوائے کچھ نہ محسوس ہوتا تھا۔ کہ میرا درد کم ہو گیا ہے۔ اور تکلیف میں افاقہ ہوا ہے۔ بتدریج میری نظر درست ہوئی اور خیالات منتشر کرنے کی طاقت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک بھاری بستر پر پڑا ہوں۔ اور بڑے بڑے پردے میرے گرد ہیں۔ مجھے صرف ایک ٹمٹماتے لمپ کی روشنی

بڑھیا۔ وہ تندرست ہے۔ وہ تمہارے سے ملاقات کرنے آئیگی یعنی جب تم میں طاقت عود کر آئیگی۔ لیکن تم کو بات چیت نہ کرنی چاہیئے ورنہ مرض کا پھر دورہ شروع ہو جائیگا:

اگر میں اس بوڑھیا سے یہ سوال کرتا کہ شہنشاہ روس میرے سے ملاقات کرنے آئیگا تو وہ یہی کہتی کہ ہاں تمہارے تندرست ہونے پر ضرور ملنے آئیگا۔ مجھے اس کی باتوں سے اطمینان نہ ہوا لیکن میں جانتا تھا کہ وہ خاطر خواہ میرے سوالات کا جواب نہ دیگی:

چند روز گذر گئے اور میں نے ڈاکٹر اور اس بڑھیا کے سوا کسی کی شکل تک نہ دیکھی۔ میں نے ڈاکٹر سے بھی چند سوال کئے۔ مگر اس نے ترشی سے جواب دیا۔ اور کہنے لگا۔ اگر شفایاب ہونا چاہتے ہو۔ تو کسی قسم کا خیال نہ کرو اور اپنے دل پر ضبط رکھو اضطراب سے بیماری کے عود کرنے کا اندیشہ ہے

میرے دل میں جو بے چین کرنے والے خیالات آتے تھے۔ ان کی موجودگی میں طبیعت پر ضبط رکھنا۔ اور مطمئن رہنا ناممکن تھا۔ مگر باوجودیکہ تفکرات اور وسوسوں کے میری حالت بہتر اور قوت روز بروز بڑھتی گئی۔ تاہم مجھے بے حد قلق تھا۔ اور مجھے ایک دم چین نصیب نہ ہوتا تھا:

میں۔ (ایک روز تصیح کرکے) بڑھیا مجھے بتاؤ کہ میں کہاں ہوں۔ اور کس کی زیر نگرانی میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کسی معقول وجہ سے میرے سے یہ باتیں چھپانا چاہتی ہو۔ لیکن تم غلطی پر ہو۔ بجائے اس کے کہ اس حالت سے مجھے اطمینان ہو۔ اس نے مجھے نہایت بے چین کر رکھا ہے۔ اور اس کی وجہ سے جلد شفایاب نہیں ہوتا۔ خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ میں کہاں ہوں یہ مکان کس کا ہے اور میں کن لوگوں کے پاس ہوں:

بڑھیا۔ جناب میں ان ہدایات کی تعمیل کر رہی ہوں۔ جو مجھے دی گئی ہیں اگر میں اس سے تجاوز کروں۔ تو میرے مالک خفا ہونگے۔ اور ڈاکٹر بھی ہوگا میں ان ہدایات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ میں بہت حالات نہیں جانتی اور اجازت لے کر میں بخوشی بتا دونگی۔ اگر تم جلدی سے تندرست ہو جاؤ۔ اور باہر

دکھائی دیتی تھی۔ میں ایک عجیب بستر پر پڑا تھا۔ میں نے عمر بھر اس قسم کا بستر نہ دیکھا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ میں مرض میں مبتلا رہ چکا ہوں۔ بتدریج میری قوت حافظہ نے عود کیا۔ اور مجھے اس حالت کا اصلی باعث معلوم ہو گیا سب سے پہلے مجھے یہ خیال آیا وہ مل گئی ہے۔ میں نے بستر پر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن میں نہایت کمزوری کی وجہ سے پھر بستر پر گر پڑا میں غور سے سننے لگا سوائے ایک گھڑی کی ٹک ٹک کے کوئی اور صدا نہ سنائی نہ دیتی تھی:۔

میں نے کوشش کر کے بستر کے پردوں کو ایک طرف سرکایا۔ پاس قریب ہی ایک میز پر لیمپ مدھم سا جل رہا تھا۔ ایک مرتبان۔ ایک پانی کا برتن اور دوائی کی چند بوتلیں پڑی تھیں:۔

اس لیمپ کی روشنی سے معلوم ہوا کہ میں ایک بڑے کمرے میں ہوں جس کی شاہ بلوط کی لکڑی سے تختہ بندی کی گئی۔ کمرے کی کھڑکیوں میں بڑے بڑے پردے آویزاں تھے۔ اس کمرے کا فرنیچر سیاہ اور پرانی وضع کا تھا۔ ایک طرف ایک بڑی انگیٹھی تھی۔ جس کے گرد شاہ بلوط کی لکڑی پر کندہ کاری کی ہوئی تھی۔ اس انگیٹھی میں آگ جلتی تھی۔ جس کی لکڑی اور حرارت خوش آئندہ معلوم ہوتی تھی۔ اور انگیٹھی کے قریب ایک اجنبی بوڑھیا عورت اونگھتی ہوئی بیٹھی تھی۔ اسکا منہ میری طرف تھا:۔

یہ بوڑھیا میری طرف آئی۔ اس نے پردوں کو ہٹا کر میری طرف دیکھا:۔

بڑھیا۔ (مہربانی سے) اب تمہاری حالت بہتر ہے۔ میں یہ دیکھ کر خوش ہوئی ہوں۔ تم کو بہت تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ ڈاکٹر نے کہا تھا۔ کہ آج رات کسی نہ کسی طرح کا تغیر ضرور ہوگا:۔

میں۔ (آہستہ سے) میں کہاں ہوں؟

بڑھیا۔ تم دوستوں کے پاس ہو۔ جنہوں نے تمہاری ہر طرح خبرگیری کی ہے:۔

میں۔ (شوق سے) تبالہ کلیرا کا کچھ پتہ چلا:۔

نکل کر چلتے پھرتے سگو۔تم سب حالات خود معلوم کرلوگے؛

اس روز میں پہلی مرتبہ بستر سے اٹھا۔اور ایک کھڑکی کے قریب آبیٹھا۔ اس کھڑکی سے ایک وسیع باغ نظر آتا تھا۔جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی اس کے گرد ایک بلند دیوار تھی۔اور دیوار کے اندر بڑے بڑے درخت تھے میرا کمرہ پہلی منزل پر تھا۔اور اس دیوار اور درختوں کے پرے میری نظر نہ جا سکتی تھی؛

میں۔کیا میں لنڈن کے قریب ہوں۔یا میں دیہات میں ہوں؛

بڑھیا۔معنت کے کچھ بس احباب اس قسم کے سوالات میرے سے نہ کریں مجھے سخت تاکید کی گئی ہے۔کہ میں انکا کچھ جواب نہ دوں؛

اس تاکید سے مجھے شک پیدا ہوا۔میں نے خیال کیا اگر میں دوستوں کے درمیان ہوں۔تو اس رازداری کے کیا معنے ہیں۔اسوقت مجھے پہلے پہل خیال آیا کہ میں جوڈتھ کے زیر نگرانی ہوں۔لیکن یہ مکان میری کے قریب نہ معلوم ہوتا تھا۔خواہ اس کا مالک کوئی۔ہو۔قیاس سے پایا جاتا تھا کہ وہ ایک امیر آدمی ہے۔میں اپنے خیالات شکوک اور اندیشوں تحریر میں لانا نہیں چاہتا۔کیونکہ ناظرین گبھرا جاوینگے۔ناظرین اگر میری حالت میں ہوتے تو خود میری تکلیف اور تشویش وغیرہ کا اندازہ کرلیتے؛

ایک روز سہ پہر کے وقت میں انگیٹھی کے قریب سو گیا۔میں یکایک بیدار ہو تو آفتاب کی سرخ کرنیں میرے چہرے پر پڑتی تھیں۔اور جوڈتھ انگیٹھی کے قریب دیوار کے سہارے کھڑی میری طرف دیکھ رہی تھی؛

پہلے پہل میں نے خیال کیا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔مجھے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ تھا۔لیکن میں بہت دیر تک اس شک و شبہ کی حالت میں نہ رہا۔وہ میری مایوسی کو دیکھکر حقارت اور طنز سے بولی؛

جوڈتھ۔اپنی بیوی کی ملاقات تمکو خلاف توقع نصیب ہوئی ہے؛

میں نے اسکی طنزیہ کلام کا کچھ جواب نہ دیا۔میں نے اپنا منہ اپنے ہاتھوں سے چھپا لیا۔اور اسکی منحوس صورت کے خیال سے کانپنے لگا؛

جوڈتھ۔ میں نے بیماری کے زمانہ میں تمہاری خود پرداخت کی۔ کیا اسکا یہی معاوضہ ہے۔ میں تم کو اس تباہ خستہ مکان سے نہ لاتی۔ تو تم ضرور مرجاتے

تمہاری شادی [illegible] ناگوار ثابت ہوئی ہے؛

میں۔ [illegible] تو مجھے وہیں رہنے دیتے کہ میں مر جاتا؛

جوڈتھ۔ کیا [illegible] ایسی [illegible] والی بیوی کیلئے یہ مناسب نہ ہوتا؛

میں۔ [illegible] تمہیں [illegible]؛

جوڈتھ۔ [illegible] اور میرے سے یکجا چھوٹنے میں تم کو بہت تکلیف ہوگی [illegible] غصہ اور خفگی سے کام لینے کی تھی؛

میں۔ [illegible] مجبور کیا گیا تھا۔ میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ اور [illegible] پر ایک اسرار تھا علاوہ بریں ....

جوڈتھ۔ (قہقہہ لگا کر) اس داستان پر کون یقین کریگا۔ کیا دنیا اس بات کو یقین [illegible] ثبوت کے سوا کسی بات پر یقین نہیں کرتی۔ دنیا تم کو پاگل [illegible] تمکو کھلا چھوڑنے سے خوف کریگی؛

میں نے اسکے الفاظ کی صداقت دل میں تسلیم کی؛

جوڈتھ۔ تم نے نہ صرف میرے سے فرار ہونیکا ارادہ کیا۔ بلکہ بزدلوں کیطرح تم نے انتقام کا قصد کیا۔ اور مجھے اور میرے باپ کو گھر سے نکالنے اور بے خانماں کرنے کیلئے [illegible] ہمارے دشمن کو ہمارا سراغ دیا؛

میں۔ میں خدا کو حاضر و ناظر تصور کرکے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا؛

جوڈتھ (ترشروئی سے) خاموش جھوٹے آدمی۔ اس شخص نے مجھے خود بتایا تھا۔ لیکن تمہاری سازش خود تمہارے حق میں مضر ثابت ہوئی۔ مثل ہے کہ چاہ کن را چاہ در پیش۔ کیونکہ اس شخص نے تمہارا پتہ دیا۔ بلکہ تم کو ہمارے حوالے کردیا۔ یہ تمہاری بیہودہ تجویز کا نتیجہ ہے؛

میں نے خیال کیا کہ مسٹر مانٹگمری کا ایسا کرنے سے کیا منشا تھا۔

اس عورت سے استدلال کرنا بے فائدہ ہے؛

ہیں۔ مجھے اس طرح ستانے اور دق کرنے سے تمہیں کیا خوشی حاصل ہوتی ہے۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ جاؤ:

جوڈتھ۔ کیونکہ مجھے تمہارے سے نفرت ہے۔ کیونکہ میں نے بعض [illegible] کی ہوئی ہیں۔ مجھے تمہارے دق کرنے سے خوشی ہوتی ہے۔ کسی شخص نے تمہاری طرح اپنی نظروں میں ذلیل و خوار نہ کیا تھا۔ تم نے جو اس قدر حقیر و ذلیل ہو کر تمہاری والدہ تمہاری شرم چھپانے کے خیال سے ہماری ہاں چھوڑ گئی تھی:

تم مجھے ہمیشہ بچپن میں نفرت سے دیکھتی تھی۔ اور ہمیشہ مجھ سے پیچھا کرتی تھی۔ تم میرے قریب آنے سے لرزاں ہو۔ اور اپنی آنکھیں نفرت کیوجہ سے پھیر لیتی ہو۔ اور پھر پوچھتے ہو کہ تمہارے دق کرنے سے مجھے کیا خوشی ہوتی ہے۔ میں ہمیشہ سے ستم زدہ رہی۔ آخر قسمت نے پلٹا کھایا ہے۔ اب تم میرے قبضہ میں ہو۔ اور جس طرح دوسروں نے مجھے ستایا میں تم کو ستاؤں گی۔ میرے پر کبھی رحم نہیں کیا گیا پھر میں دوسروں پر کیوں رحم کروں:

اسکی آنکھوں سے شیطنت کی تندی پائی جاتی تھی:

جوڈتھ۔ لیکن چیخنے اور شور کرنے سے کیا فائدہ۔ میں یہاں آئی تھی فرمانبردار بیوی کیطرح تمہارے شفایاب ہونے کی تم کو مبارک دینے آئی تھی۔ اور تمکو یہ بتانا چاہتی تھی۔ اگر تم چاہتے ہو بیوی کی نگرانی میں ہو۔ اور دوسرے میں ایک کام کا فیصلہ کرنا چاہتی تھی۔ اگر تم چند منٹ تک میری طرف توجہ کرو تو اس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ میں بیان کرتی ہوں۔ کل ایک عورت آئے گی۔ جو بچی کو جو تم چونکہ میرے والد کے سپرد کر آئی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میرے روبرو مجھے اسکے سامنے اپنی بیوی تسلیم کرو:

میں۔ (استقلال سے) میں ہرگز ایسا نہ کرونگا۔ تم مجھے قتل کر دو لیکن یہ کلمات میری زبان سے ہرگز نہ نکلیں گے:

جوڈتھ۔ میرے پاس ایسے ذرائع ہیں۔ کہ میں تم سے یہ الفاظ تو کیا جو کچھ چاہوں کہلا سکتی ہوں۔

میں۔ میں تمہاری خوفناک طاقت کو خوب جانتا ہوں۔ لیکن:

جوڈتھ۔ مجھے اس طاقت کے استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ میں تم کو معمولی ذریعہ سے اپنی مرضی کے تسلیم کرنے پر مجبور کر سکتی ہوں
اسوقت دروازہ کھلا اور میں نے مسٹر راڈویل کو دہلیز پر کھڑے دیکھا:

دوسرا باب

مسٹر جان راڈویل مقابلہ کرتا ہے

میں ایک آرام چوکی پر بیٹھا تھا۔ اور میری پشت دروازے کیطرف تھی گو میں نے چور نظر سے راڈویل کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن اس نے مجھے کچھ دقت تنگ نہ دیکھا۔ جوڈتھ کو دیکھ کر وہ چونک گیا۔ گویا اسکو جوڈتھ کے آنے کی توقع نہ تھی۔ اور وہ کہنے لگا تم یہاں کیسے آئیں:

اس نے راڈویل کیطرف منہ پھیر لیا۔ مگر بدستور سابق کھڑی رہی

جوڈتھ۔ تمکو میری ملاقات کی توقع نہ تھی:

وہ حیران ہوا اور کچھ جواب نہ دیا:

جوڈتھ۔ براہ مہربانی اندر آ جیئے اور مجھے اپنے خاوند کے ساتھ تمہارے تعارف کرانے کی اجازت دیجیئے۔ بیشک یہ ایک اور غیر متوقع خوشی ہے

مسٹر راڈویل حیرت اور خفگی ایک ساتھ ظاہر ہوئے کر

وہ چیخ کر۔ اس سے کیا مطلب ہے۔ اس مردوے کو یہاں کون لایا ہے۔

جوڈتھ۔ میں لائی ہوں:

وہ۔ جوڈتھ یہ خلاف مصلحت تھا:

جوڈتھ - (طنز سے) خلاف مصلحت - کیا اس شخص کو جس نے تمہارے کندھے سے بیڈ صیب بوجھ اتار دیا ہے - یہاں پناہ دینا خلاف مصلحت کہا جا سکتا ہے حالانکہ یہ مکان خالی رہتا ہے ؛

وہ - لیکن تم کس طرح یہاں آئیں - تم کو اس مکان کا پتہ کیونکر ہوا - کچھ سمجھ میں نہیں آتا - کہ کیا معاملہ ہے ؛

جوڈتھ - اس کی وجہ میں بتا دیتی ہوں - میرا خاوند اپنی چاہتی بیوی سے بھاگ گیا تھا - اور اس کو ایک خستہ حال مکان میں دماغ بخار چڑھ آیا - حلقہ کے ڈاکٹر نے جو اس کے علاج میں مصروف تھا کہ اسکو بہت دور لیجانا اچھا نہ ہوگا اس کشمکش کی حالت میں مسٹر مانٹگمری نے جو پاس کے مکان میں رہتا تھا تجویز کی کہ اس کو تمہارے ایک مکان میں لے چلیں - اس مکان کی چابیاں کسی وجہ سے تم نے اس کے حوالے کی ہوئی تھیں - چونکہ میرے خاوند کی زندگی اس وقت میرے لئے بہت قیمتی ہے - میں نے اس کی تجویز بخوشی منظور کی ؛

راڈویل (دانت پیس کر) اس پر لعنت ہو ؛

جوڈتھ - (طنز سے) کس پر ؟ مانٹگمری یا میرے خاوند پر ؟ اگر پروفیسر سے مراد ہے - تو اس کا یہ حال ہے - کہ وہ تمہارے ایک دیرینہ دوست کی خدمت کرنے میں تمہاری خوشی سمجھتا ہے ؛

راڈویل - یہ طنزیہ باتیں نہ کرو - اور مجھے اس کارستانی کی وجہ بتاؤ ؟

جوڈتھ - کیا تم چاہتے ہو کہ میں منت اور سنجیدگی سے کام لوں ؛

راڈویل - میں یہ پوچھتی ہوں کہ تم اس مرد دے کو کس حق کی بنا پر یہاں لائی ہو

جوڈتھ - جان راڈویل اپنی مرضی کے حق کی بنا پر اگر تم اس بارہ تنازعہ کرو گے تو تمہارا اپنا نقصان ہوگا ؛

اب اس کی آواز میں تضحیک کا شائبہ نہ تھا - وہ متانت سے کہہ رہی تھی اور اسکی آنکھوں میں قدیم عجیب و غریب اور پر اسرار چمک تھی - مگر وہ جوڈتھ کیطرف بے دھڑک دیکھ رہا تھا - گو اس کے رخسار کی سرخی کافور ہو گئی تھی

وہ - اگر تم جھگڑا کرنا چاہتی ہو - بہتر ہے - کہ ہم دوسرے لوگوں سے الگ ہو کر لیں -

بوڈیکا - میں جو کہنا چاہتی ہوں یہاں کہونگی - میرا کوئی راز اس سے چھپ نہیں سکتا - اور میں جو کہنا چاہتی ہوں - اسکو سنانا چاہتی ہوں ؛

وہ - میں اس شرط پر مکالمہ کرنے سے انکار کرتا ہوں - یہ کہکر وہ کمرے سے جانے لگا ؛

بوڈیکا پلنگ کی طرح جست کرکے دروازہ میں کھڑی ہو گئی - جب تک میں اپنا تمام مدعا نہ بیان کر لوں - اس کمرے سے نہ جانا ؛

وہ بیدلی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا ؛

وہ - اچھا مجھے بیٹھنے کی ایک سیدھی سی تسلیم ہی ہو جائے ؛

بوڈیکا - اس حقارت آمیز پیرایہ کو ترک کرو - تم نے مجھے جو ایذا دی ہے اس پر اتنے خوش نہ ہو ورنہ میں تمہارے پر ہرگز رحم نہ کرونگی - میں بیدردی سے تمہاری زندگی کی ہر ایک تجویز اور امید کو کچل ڈالونگی ؛

وہ - تم !

بوڈیکا - ہاں میں جس کو تم نے بالکل بھلا دیا ہے - تمہاری تمام تجویزوں پر قادر ہوں - اور انکو چاہوں ایک دم خاک میں ملا سکتی ہوں - غرض لارڈ میں پوسٹریٹ کے سوگنی کا انعام مشتہر ہوا ہے - تم کو وہ دولت کس طرح ملے گی جس کے حصول کی تجویزیں کر رہے ہو - اور عمر بھر گناہ اور منت وخوشامد کرتے رہے ہو ؛

وہ - (توقف کے بعد) تم کیا چاہتی ہو - کیا روپیہ کی حاجت ہے ؛

بوڈیکا - روپیہ - روپیہ کی توقع تمہارے سے دیکھو تم نے الوداعی خط میں سو پونڈ کے جو نوٹ بھیجے تھے - اس تھیلے میں موجود ہیں ؛

(انکو نکالکر) (اور آگ لگا کر) دیکھو میں انکی کیا وقعت کرتی ہوں (پھر جو زیورات لارڈ ویل نے بطور تحفہ دیئے تھے پاؤں تلے روند کر توڑ دیتی ہے)

اب بھی تم میرے سے یہ سوال کرو گے کہ میں تمہارا روپیہ چاہتی ہوں ؛

لئے روزگار کی سبیل کردیجائیگی۔ یعنی کفش دوزی کے گاہک پیدا کر دیئے جائینگے

وہ۔ کیا میرے اس مشورہ پر کاربند ہونے سے تمکو شکایت کا کوئی موقعہ ملا؟

جیو ڈتھ۔ میرے والد کو کفش دوزی سے بہتر ذریعہ معاش ملگیا۔ اگر تمہارے وعدہ پر بھروسہ کرتے ہم۔ فاقوں مرجاتے۔ تم نے اپنے وعدے کو فراموش کر دیا اور کئی سال بعد پیرس کے بازار میں تمہارے سے ملاقات پر خوشی ظاہر کی تم نے ایک نہایت خوفناک تجویز جو انسان کے دماغ میں آسکتی ہے سوچ رکھی تھی۔ اور اس میں میں تمہاری مدد کر سکتی تھی۔ لیکن اس تجویز کے میرے سامنے پیش کرنے سے پہلے یہ ضروری تھا کہ تم مجھے اپنا غلام بنا لیتے۔ جب میری تمہاری پہلے ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت میں مکروہ صورت کمسن لڑکی تھی۔ اور اسوقت میں جوان اور خوشکیل تھی۔ اور کئی آدمی میرے ساتھ شادی کرنے کے خواہاں تھے۔ میں مغرور اور ہوسی تھی۔ اور اپنی زندگی کے طرز سے نفرت کر لی تھی۔ میں اس طرز زندگی کے رہا ہونے کی فکر میں تھی۔ تم نے میرے اس راز کو معلوم کر لیا۔ اور محبت کے اظہار کے ساتھ میرے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ کیا۔ میں نے ہوس اور غرور کی وجہ سے تمہارے وعدے پر یقین کر لیا۔ اور خیال کرنے لگی کہ تمہارے ایسے وجیہ نوجوان میرے ساتھ شادی کرینگا۔ لیکن اسوقت تم نے خود غرضی کی وجہ سے سفید جھوٹ بولا تھا۔ تمکو میرے سے ذرا محبت نہ تھی۔ پھر تم نے میرے سے یہ وعدہ لیا کہ میں یہ راز اپنے والد کو نہ بتاؤنگی۔ کیونکہ تم جانتے تھے۔ کہ اگر اس کو معلوم ہوگیا تو آئے دن روپیہ کا تقاضا کریگا اس لئے ہماری خفیہ ملاقاتیں مسز ہمفریہ کے مکان میں ہوتی ہیں وہ تمہارے والد کی قدیم [illegible] تھی۔ اور تم کو گناہوں اور برائیوں میں اعانت دیتی تھی۔ وہ مذہبی پیرایہ میں نہایت سیاہ باطن اور شقی القلب عورت ہے۔ وہاں ....

راڈویل۔ خاموش اپنے ملعن کو بند کرو

اس کے چہرہ سے خوفناک اور قہر اور اسکی آنکھوں سے غضبناک
چمک نکلتی تھی۔ باوجود استقلال کے راڈویل اس کے سامنے کانپ رہا تھا

وہ پھر تم کیا چاہتی ہو؛

جوڈتھ۔ عزت اور میں تم سے اپنی عزت کرکے چھوڑونگی۔ اگر دنیا میں میری عزت نہیں ہوئی تو یہ تمہارا قصور ہے؛

وہ۔ (حقارت سے) میں نے تم کو کون سے جاہ منصب سے گرادیا تھا؛

جوڈتھ۔ کیسی جاہ و منصب سے نہیں۔ میری پیدائش اور پرورش ذلیل اور بدنام لوگوں کی طرح ہوئی۔ لیکن میں کم از کم دیانتدار رکھتی۔ اور میں عورتوں میں فخر کرسکتی تھی۔ کوئی عورت مجھے ملامت نہیں کرسکتی تھی۔ کہ میں فاحشہ ہوں؛

وہ۔ اب تم کو اس ملامت کا کوئی اندیشہ نہیں۔ تمہارے پاس یہ اس ملامت سے بچنے کیلئے قیمتی ڈھال ہے۔ یعنی تمہارا خاوند موجود ہے؛

جوڈتھ۔ لیکن یہ تم نے میرے لئے مہیا نہیں کیا۔ تم نے خیال کیا تھا؛ کہ سو سو پونڈ کے دو نوٹ اس حقارت اور ملامت کا جو دنیا میرے سر پر تھوپیگی کافی معاوضہ ہیں۔ میں تم کو یہ سناتی ہوں۔ کہ ہماری آشنائی کسطرح ہوئی تم نے مجھے ایک سفری تماشہ میں دیکھا۔ میں اسوقت کم سن تھا۔ اور مجھے بعض دلوں پر ایک عجیب طاقت حاصل تھی۔ تم نے خیال کیا کہ کسی روز میں۔ اس طاقت سے اپنی تجویزوں کے حصوں میں فائدہ اٹھا سکوں گا۔ اسوقت تم میرے سے کسی طرح فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن میرے ایسی مفید عورت کو اپنی نظروں سے دور نہ رکھنا چاہتے تھے۔ تم نے میرا اعتماد حاصل کیا۔ اور میرے سے یہ بات منوالی کہ میں اس زندگی سے ناخوش ہوں جس سے مجھے بہت کم فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور میرے آقا کو جس کی میں ملازم ہوں بے حد نفع ہوتا ہے۔ گو میں نے نہایت مفلس لوگوں میں پرورش پائی تھی۔ میں تمہاری توجہ سے خوش ہوئی۔ اور میں نے تمہاری یہ تجویز بخوشی منظور کی کہ جس زندگی سے میں خود بیزار تھی۔ اس سے فرار ہو جاؤں تم نے میرے والد سے وعدہ کیا کہ اگر وہ تمہی کے شہر میں چلا جائے تو اس کے

جوڈتھ - تم اپنی حلف کو کبھی تو یاد کرو - لیکن میں اب اس واقع کا ذکر نہیں کرتی صرف یہ کہنا کافی ہے - کہ وہ لڑکی تبھی سے بھاگ گئی تو پھر مدت تک تمہاری صورت نظر نہ آئی - آخر تم واپس آئے اور اسوقت میری تباہی و بربادی مکمل ہوگئی

پھر وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر اپنے دل پر ضبط کرکے یوں گویا ہوئی

جوڈتھ - اب وہ لڑکی پھر تمہارے ہاتھ آگئی ہے - اسے خواہ تم اسکو قتل کرنا چاہتے ہو - یا اس سے شادی کروگے :

میرا دل بلیوں دھڑکنے لگا - میں خیال کر رہا تھا کہ کیا وہ کلیرا کا ذکر کر رہی ہے - میں نے بوڑھے راڈویل کے مکان پر اس کی تصویر دیکھی تھی اسوقت مجھے یقین ہوگیا کہ وہ تصویر کلیرا ہی کی تھی

راڈویل - اجنبی کے سامنے تمکو ایسے الفاظ بولنے کی کیونکر جرأت ہوئی تم نے انتقام لینے کی خاطر میرے پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے :

جوڈتھ - (حقارت سے) مجھے یقین ہے کہ تم ہر طرح کے جرم کرنے کے قابل ہو البتہ تم وہ جرم کروگے - جس سے تمکو بہت خطرہ ہو :

راڈویل - فرض کرو میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں - اس صورت میں تم میرے سدراہ ہوگی :

جوڈتھ - یہ میں نہ بتاؤنگی لیکن یہ ذکر کردیتی ہوں کہ تمہارا ایک رقیب ہے مسٹر کارسٹن کو شاید تم نے دھوکہ باز خیال نہ کیا ہو - اس میں کلام نہیں کہ جب وہ تھوڑے دنوں کے لیئے اپنی چاہتی بیوی سے دور ہوا - وہ مس کلیرا کیساتھ - ناکتخدا جنٹلمین کیطرح راز و نیاز کرنے لگا - اور میرا خیال ہے کہ وہ ناکام نہیں رہا :

راڈویل - میرے ساتھ ایسا تمسخر نہ کرو :

جوڈتھ - یہ تمسخر نہیں بلکہ بالکل سچ ہے - پروفیسر سے پوچھو :

راڈویل - کیا تمہاری مراد ہے - کہ اس مردود نے حیران کی ہے کہ . . . . .

یہ بکر جو ہمری طرف بڑھا میں باوجود نقاہت کے جھٹ فوراً اسکے سامنے کھڑا ہوگیا - تو میں اپنی حالت زار کی وجہ سے بول نہ سکا وہ ٹھہر گیا - اور پھر نہایت حقارت سے جوڈتھ کیطرف مخاطب ہوا :

راڈویل - ایسے حقیر آدمی کو دیکھکر مجھے غصہ نہیں آسکتا - لیکن مجھے امید ہے کہ آئیندہ اس کو یاد کو لیں اور نام نہاد حرکتوں سے رد کو گی بالخصوص جبکہ تم نے میرا راز اس کے سامنے منکشف کر دیے ہیں - اب میں پوچھتا ہوں - کہ ہم کو بطور دشمنوں یا دوستوں کے جدا ہونا چاہئے ؛

جوڈتھ - میں دوستی یا دشمنی کی پرواہ نہیں کرتی - کئی سال تک تم نے مجھے اپنی کٹھ پتلی بنا رکھا - اب صورت معاملات برعکس ہو گئی ہے - اب تم بالکل میرے بس میں ہو - اور میں اپنی اس قوت کو اپنے فائدہ یا تلون مزاجی کیلئے استعمال کرونگی کیا تمکو معلوم نہیں کہ جو لوگ نہایت محبت کیا کرتے ہیں - وہ نہایت نفرت بھی کیا کرتے ہیں ؛

وہ - اس کو چند منٹ تک تشویش کی نظر سے دیکھتا رہا - اور وہ اس کی طرف استقلال سے دیکھنے لگی ؛

راڈویل - ایک دیوانی عورت کی باتوں کو سنتے رہنا بڑی حماقت ہے ؛

جوڈتھ - (اسکو روک کر) تم کہاں جاتے ہو ؛

راڈویل - تمہیں اس سے کیا - کیا تم اس مکان کی مالک ہو ؛

جوڈتھ (اطمینان سے) اگر تم اس کے کمرے میں جانا چاہتے ہو - میرے پاس اس کی چابی ہے - میں تمہارے ہمراہ چلونگی "

پھر وہ غصہ ہو کر مانٹگمری کو ہزار ہزار صلواتیں سنانے لگا

جوڈتھ - مانٹگمری میرے بہت کام آیا ہے - کیا تم اس کو کسیطرح ایذا پہنچا سکتے ہو ؛

راڈویل - کیا تم کو جرات ہے کہ -

جوڈتھ - یہ لفظ اسکے بعد کہنا چاہتے تھے نہ بولو - غصے کیوں ہوتے ہو - تم پنجرے میں پھنس گئے ہو - اور تم سلاخوں سے ٹکریں مار مار کر باہر نکل سکتے نہیں ہو ؛

وہ ہنستا بڑبڑاتا تھا - مگر دراصل وہ اس عورت کا مطیع ہو گیا تھا - اور جوڈتھ نے جاتے ہوئے میرے کمرے کو باہر قفل لگا دیا ؛

میں نے پھر جوڈتھ یا راڈویل کو نہ دیکھا - میں زینے جاتے ہی رینگتا ہوا اپنے بستر پر پہنچا - اسکے بعد بوڑھی دایا آگئی - اور اس نے مجھے دوائی پلائی - اور پھر شراب

گوشت اور چادر دی۔ اور اپنے تکیے کے نیچے حسب معمول رکھ کر سو گئی ؛

تیسرا باب

انکشاف راز

میں کئی گھنٹوں تک بے چینی کی وجہ سے بستر پر کروٹیں بدلتا رہا۔ کلیرا بے شک اسی مکان میں تھی۔ اور شاید کسی مصیبت میں مبتلا تھی۔ تاہم میں اسکو مدد نہ دے سکتا تھا نہ ملاقات کر سکتا تھا کیونکہ میں [illegible] ولیم باسٹ [illegible] دور تھا ؛

آخر میں بستر پر پڑے رہنے سے اکتا گیا۔ میں نے اٹھ کر کپڑے پہنے۔ انگیٹھی میں آگ اور لیمپ میز پر جل رہا تھا۔ ولیم بابا خراٹے لے رہی تھی جس سے پایا جاتا تھا کہ وہ گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی ہے۔ میں دبے پاؤں کمرے میں پھرتا تھا۔ شاید آرام میسر ہو۔ میں نے کھڑکی کے پاس جا کر پردے اٹھائے۔ رات چاندنی اور خوشگوار تھی۔ مگر چاند افق سے بہت بلند ہو گیا تھا کیونکہ کمرے کی [illegible] معلوم ہوتا تھی۔ اور میں سرد ہوا میں دم لینے کا نہایت خواہشمند تھا۔ مگر کھڑکیاں مقفل تھیں میں مایوسی سے باغ کی طرف دیکھنے لگا ؛

میری کھڑکی کے سامنے گھاس پر روشنی نظر آتی تھی جو چاند کی روشنی کا نتیجہ تھی اس میں سیاہ خطوط تھے جس سے ظاہر تھا کہ یہ کھڑکی کی سلاخوں کا سایہ ہے۔ میں نے خیال کیا کیا یہ کلیرا کے کمرے سے آتی ہے۔ اس خیال سے میں یہ تصور کرنے لگا کہ دیواریں پھاڑ کر اس کے پاس پہنچوں۔ مگر اسے یاد ہوا کہ خیال سے کیا [illegible] سکتا تھا۔ پھر مجھے اس روشنی پر سایہ پڑتا نظر آیا [illegible]

کے نیچے سے چابی نکل سکے۔ میں کلیرا کے کمرے کا راستہ بسہولیت تلاش کر سکتا ہوں۔ بحورت گھوک سوئی ہے۔ اور ممکن ہے کہ چابی نکالنے پر اس کو خبر نہ ہو۔ اچھا کوشش تو کرنی چاہئے:

میں نے دایا کے تکیے کے نیچے ہاتھ ڈالا۔ آخر میری انگلیاں چابی تک پہنچیں اور میں نے اس کو آہستہ آہستہ کھینچنا شروع کیا۔ میں نے چابی نکال ہی لی۔ اور دایا بدستور سوئی رہی۔ میں نے آہستہ سے کمرے کا قفل کھولا۔ اور وہاں سے نکل کر ایک بڑے ہال میں پہنچا جسکے پاس بالا خانہ کا زینہ تھا:

میں اس زینہ پر دبے پاؤں چڑھنے لگا۔ اور آخر ایک وسیع برآمدہ میں پہنچا۔ اسکے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے۔ گو دوسرا سرا نظر نہ آتا تھا۔ اب ایک مشکل کا سامنا تھا۔ یعنی کہ اگر کلیرا کا کمرہ دریافت کرنے میں ذرا غلطی ہو جاتی۔ تو ایک تو میری موجودہ تجویز خاک میں مل جاتی اور دوسرے غالباً کلیرا کہیں ایسی جگہ بھیجدی جاتی کہ مجھے سراغ نہ مل سکتا۔ اگر میں جوڈتھ کے کمرے میں چلا جاتا تو اور بھی مشکل پیش آتی اس خیال سے میں تھرانے لگا:

میں اس برآمدہ میں جا کر تردد کی حالت میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اور یہ انتظار کرنے لگا کہ اگر کسی طرح آواز آئے شاید اس سے کلیرا کے کمرے کا کچھ پتہ ملے۔ مگر وہاں ہو کا عالم تھا۔ آخر بہت دیر تک سوچکر میں دائیں جانب پر چلا تیسرے دروازہ پر پہنچکر مجھے اسکی درزوں سے روشنی نظر آئی۔ میں نے غور سے کواڑ کے ساتھ کان لگا کر سنا تو کانے یا رونے کی آواز آئی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ یہ کلیرا کی آواز ہے۔ میں نے اس دروازہ پر آہستہ سے دستک دی۔ مگر جواب نہ آیا دوسری دفعہ دستک زور سے دی تو ایک آواز آئی کون ہے:

میں دروازہ چٹخنی تو باہر سے گھما کر دروازہ کھلوایا۔ اندر چلا گیا۔ اور کلیرا نظر آئی۔ اس نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔ اور میرے گلے میں لپٹ گئی:

اس وقت مجھے خیال ہوا کہ دروازہ کے باہر کچھ شور سا ہوا ہے۔ مگر پھر کر دیکھا تو وہاں کوئی شخص نہ تھا۔ اور نہ کسی قسم کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آخر میں نے دروازہ کی چٹخنی اندر سے لگا دی۔ اب ہم دونوں ایک کمرے میں بیٹھے تھے۔ اور باہر سے کوئی شخص

لیکایک نہ آسکتا تھا؛

اس نے مجھ سے سوال کیا کہ اس کمرہ میں میرے ہونے کا حال کسطرح معلوم کیا اور کیا اب مجھے اس خوفناک مقام سے لینے آئے ہو۔ میں نہ جانتا تھا کہ اسے کیا جواب دوں۔ اب ملاقات کی خوشی قدرے کم ہوئی تو میں پچھتایا کہ یہاں کیوں آیا۔ اور خیال کرنے لگا اگر میں اس کو یہاں سے چھڑانے آتا تو میرا آنا مناسب تھا لیکن اب اس سادہ دل لڑکی کو اپنے پر مفتوں کرنا خود بے فائدہ جلنا ہے۔ کیونکہ وہ شریر عورت جو میرے پر حق رکھتی ہے۔ اور جائز حق رکھتی ہے۔ گو اخلاقی لحاظ سے اس کا میرے پر کوئی حق نہیں۔ یہاں موجود ہے یہ میری سخت کمزوری ہے مگر میں یہاں سے جانیکی جرات بھی نہ کرتا تھا؛

میں۔ جس رات تم ہمارے سے جدا ہوئی۔ اس روز کیا واقع پیش آیا تھا اور تم ہمارے سے کسطرح جدا ہوئی تھیں

کلیرا۔ لوگوں کے اژدحام کیوجہ سے مسز ولسن میری نظروں سے غائب ہو گئی۔ اس وقت ایک نوجوان نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا (یہ وہی شخص تھا جو مانٹگمری کا یہ پیغام لیکر آیا تھا روہی) اور کہنے لگا تم بازار میں ایک گاڑی کے لئے منتظر ہو چلو میں تمکو ٹمٹم میں بٹھا آتا ہوں۔ پھر مسز ولسن کو لے آئینگا؛

وہ مجھے آگے لئے جاتا تھا۔ اور میں پریشانی کیوجہ سے کچھ مزاحمت یا اعتراض نہ کر سکی تھی۔ آخر اس نے ایک گاڑی کا دروازہ کھولا۔ اور مجھے اسکے اندر دھکیل دیا۔ اسوقت ایک اجنبی میرے پاس سے چھلانگ مار کر گذرا۔ مگر بعد میں دروازہ بند کر دیا گیا۔ اور گھوڑے ہوا کیطرح اڑے۔ میرے ہمراہ ایک لاغر سا آدمی تھا۔ (یہ مسٹر مانٹگمری تھا۔ روہی) میں اضطراب کیوجہ سے ایک گوشے میں بیٹھ گئی اور سسکیاں بھرنے لگی؛

کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد ہم ایک آہنی دروازہ کے سامنے ٹھہرے یہ دروازہ اندر کیطرف سے کھلا۔ اور پھر گاڑی ایک طویل ٹیڑھی روش پر چلی اور آخر ایک تاریک منظر مکان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ پھر میں اس آدمی کی مدد سے اتری۔ اور ایک عورت مجھے اس کمرے میں لے آئی؛

رسلسلہ سخن کو شروع کر کے) یہ عورت میرے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتی تھی۔ اور یقین دلاتی تھی کہ مجھے یہاں کسی قسم کی تکلیف نہ دیجائیگی۔ اور میں دوستوں کے درمیان ہوں۔ جو چیزیں مانگوں گی مہیا کی جائیگی۔ لیکن وہ مجھے یہ نہ بتاتی تھی کہ وہ کس شخص کی ملازم ہے یہاں میں چودہ روز رہتے ہوں۔ اور میں نے جو مانگا وہ مجھے مل گیا۔ اور میں قانع تھی۔ لیکن آج غروب آفتاب کے وقت یہ دروازہ کھلا۔ اور میں نے اس شخص کو دیکھا:

میں جانتا تھا۔ کہ اس نے کسکو دیکھا تھا:

وہ۔ اف وہ خوفناک آنکھیں۔

گو میں کسی قدر اسکے اشارہ کو سمجھ گیا تھا۔ لیکن میں نے پوچھا تمہارا کیا

وہ۔ میں نے تم کو پہلے نہیں بتایا۔ اب میں سب بیان کرتی ہوں۔ تاکہ تم میری خطرناک حالت کو سمجھ سکو اور مجھے یہاں سے لے چلو۔ میرے پیارے نانا نے میری پرورش کی تھی۔ اس کے سوا میرا کوئی دوست نہ تھا۔ کیونکہ میرا والد جو ایک افسر تھا ہندوستان میں مر گیا تھا۔ ایک سال بعد میری والدہ بھی مر گئی۔ میں اس وقت نادان تھا۔ وہ میرے نانا کی سب سے چھوٹی اور چاہتی بیوی تھی۔ اور اس کی وفات کے بعد وہ مجھے نہایت چاہنے لگا۔ میرا ایک ماموں زاد بھائی تھا۔ جو عمر میں میرے سے بڑا تھا۔ اور وہ بھی یتیم خانہ تھا۔ میں اس سے بہت ڈرتی تھی۔ گر اسکو ہر شخص اور بالخصوص مستورات شکیل کہتی تھیں۔ جب میری والدہ ہندوستان سے میرے نانا کے ہاں نہ آئی تھی۔ اس لڑکے سے اس کا دادا بہت محبت کرتا تھا۔ اور لوگوں کا خیال تھا کہ اس کو اپنے دادا کی تمام دولت ملے گی۔ یہاں راڈیل یعنی یہ لڑکا میرے سے سخت نفرت کرنے لگا۔ اور اس لئے بوڑھا اس سے بیزار ہو گیا۔ جب میری عمر تیرہ سال کی ہوئی میرے نانا یعنی اس لڑکے کے دادا نے جدید وصیت کی۔ اور ایک وکیل سے میری موجودگی میں لکھوائی۔ اس وصیت میں میں اسکی تمام دولت کی وارث قرار پائی۔ سوائے اس کے کہ جان کو آٹھ سو پونڈ نقد وظیفہ دیا گیا اور پہلی وصیت جس کے رو سے جان کو اس کی تمام دولت ملنی تھی تلف کی گئی۔ اور مجھے یہ سکر افسوس ہوا۔ اور میں نے نانا کو کہا کہ پہلی وصیت کیوں

نہ رہنے دی۔ کیونکہ جان میری نسبت روپیہ کا استعمال اچھی طرح کرسکے گا۔ وہ کہنے لگا تم احمق ہو۔ اور تم نہیں جانتی ہو کہ کیا کہہ رہی ہو۔ مگر یہ تم یاد رکھو جو تم نے آج نہ کسی سے نہ کہنا۔

جب وکیل وصیت کو مکمل کرچکا۔ اس پر نانا اور گواہوں کے دستخط ہوئے۔ اور مہر لگائی گئی۔ اور نانا نے ایک الماری کے خفیہ خانہ میں وکیل اور میرے سامنے رکھدیا۔ اور کہنے لگا۔ تم دونوں دیکھ لو میں اسکو یہاں رکھتا ہوں۔ اور خیال کرو کہ اس خانہ کی کمانی اس طرح دبائی جاتی ہے۔ (کمانی کو دباکر) کیونکہ میری زندگی میں یہ یہاں سے نہ نکالی جائے گی۔ اس سے میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بدقسمتی سے آنسوؤں کیوجہ سے میں اس جگہ کو اچھی طرح نہ دیکھ سکی کہ بعد ازاں اسکو بخوبی بیان کرسکتی۔ غالباً نانا نے یہ احتیاط مجھے جان راڈویل کی سازشوں اور شرارتوں سے محفوظ رکھنے کیلئے کی تھی:

نوکروں نے جنکے دستخط ہوئے تھے جان کو جدید وصیت کا اور میرے وہاں موجود ہونے کا حال بتادیا۔ اس نے ایک دو مرتبہ یہ میرے سے سوال بھی کیا۔ میں نے اس کے سوالوں کا جواب نہ دیا۔ اور آخر اس نے پھر کوشش نہ کی۔ لیکن بتدریج وہ ہمارے سے زیادہ میل جول کرنے لگا۔ پہلے صرف شکار کے موسم میں آیا کرتا تھا۔ اور اس نے خوشامد سے نانا کو بھی پرچا لیا:

ایک روز اس نے نانا سے اجازت چاہی کہ میں اور وہ شہر برٹی میں باغبانی کی نمائش دیکھنے جائیں۔ میں جانا نہ چاہتی تھی۔ میں اس کے ساتھ اکیلے رہنے سے ڈرتی تھی۔ مگر نانا نے مجھے اس خیال سے کہ نمائش سے مجھے خوشی ہوگی۔ ہمیں وہاں جانے کی اجازت دیدی:

مجھے پھولوں سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ وہاں جاکر میں نہایت خوش ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ میں جان سے یونہی بدظن تھی۔ وہ میرے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے۔ اس نمائش میں ہماری ایک مکروہ صورت بڑھیا سے ملاقات ہوئی۔ جان نے کہا کہ یہ مسز ہمفری ہے۔ اور وہ ہم کو اپنے گھر کھانا کھلانے لے گئی۔ اس کے ہمراہ ایک نوجوان لڑکی تھی جسکے بال سرخ تھے۔ اور آنکھیں

دکھائی دیتی تھی۔ اس کا نام جوڈتھ تھا:

ہم اس بڑھیا کے مکان میں پہنچے۔ کھانے کے بعد وہ اور مس پورٹر۔ (جوڈتھ) مسمریزم کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ میں نے پہلے اسکا نام تک نہ سنا تھا۔ اور نہ جانتی تھی کہ یہ کیا بلا ہوتی ہے۔ یکایک جوڈتھ ہنسنے لگی۔ اگر تم چاہو تمہارے پر مسمریزم کیا جائے۔ یہ ایک نہایت عجیب حس ہوتی ہے

جان کہنے لگا۔ اس نوجوان لیڈی کو مسمریزم میں خوب مہارت ہے:

انہوں نے ترغیب دی تو میں نے خلاف مرضی اپنے پر مسمریزم کے جانیکو منظور کیا۔ وہ مجھے ایک تاریک کمرے میں لے گئے۔ مس پورٹر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ سامنے کی دیوار پر ایک سیاہ پردہ آویزاں تھا۔ اور مس پورٹر کے کندھوں کے گرد بھی ایک سیاہ رومال لپٹا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک لیمپ تھا جسکی روشنی نہایت تیز تھی۔ جو اسکے چہرے پہ پڑتی تھی۔ اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور کہا کہ میری طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھو میں نے ایسا ہی کیا اس کی آنکھوں کی چمک شیرنی کیطرح معلوم ہوتی تھی۔ اس نے میری آنکھوں کو معطل کر لیا۔ اور میں کشش مقناطیسی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں پھیل کر دو تاریک کروں کی نظر آتی تھیں۔ پھر میری قوت حافظہ مفقود ہو گئی:

مسمریزم کے اثر سے باقی رہنے کے اثنا میں انسان سے جو پوچھا جائے وہ سچ سچ بتا دیا کرتا ہے۔ اور اگر اس وقت معمول سے یہ وعدہ لیا جائے کہ فلاں فعل کرونگا۔ تو غنودگی سے بیدار ہونے پر وہ فعل کر دیتا ہے۔ غنودگی کی حالت میں انہوں نے میرے نانا کی وصیت کا تمام مضمون مجھ سے دریافت کر لیا

جب میں بیدار ہوئی۔ میں کھانے کے کمرے میں ایک پلنگ پر پڑی تھی بے چین ہو رہی تھی۔ جان کہنے لگا کچھ بات نہ تھی اور مسز ہمفریز نے میرے ناک سے نسخہ لگایا ہوا تھا۔ میں بہت پریشان اور ہو کر تم یونہی ڈر کر بے ہوش ہو گئی تھیں۔ اور پھر ترغیب دی کہ اپنے نانا سے اسکا تذکرہ نہ کرنا۔ اور میں نے یہ ذکر نہ کیا:

پھر اس نے بار بار مجھے ایسا خوفناک آنکھوں کے ذریعہ بیہوش کیا۔ اور میں لاغر اور نحیف ہوتی گئی۔ میری قوت حافظہ بہت ضعیف ہو گئی۔ اور ایک طرح کی غنودگی دماغ پر رہنے لگی۔ دن رات مجھے انگارا سی آنکھیں جلتے ہوئے یا سوتے نظر آیا کرتی تھیں۔ میں پژمردہ ہوتی جاتی تھی۔ میرے نانا نے لنڈن سے ڈاکٹر بلائے انہوں نے کہا کہ میرا دماغ بتدریج کمزور اور سرسام چلا جاتا ہے۔

جان مجھے دھمکی دیتا تھا کہ خبردار اگر بتایا تو نہ صرف تم کو بلکہ تمہارے نانا کو بھی قتل کر ڈالونگا۔ مجھے اس سے نہایت اضطراب ہوتا تھا میں عجیب عذاب میں مبتلا تھی۔ میں اسکی غلامی سے آزاد ہونے کی کوشش نہ کر سکتی تھی۔ آخر میں ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن گئی۔

ایک روز میرے سر پر جن سوار ہوا کہ اپنے نانا کی پلیاں چرا کر وصیت کو جان کے حوالے کر دوں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ یہ مسمریزم کی حالت میں مجھے کہا گیا تھا میں اس خیال کی تمام دن مزاحمت کرتی رہی۔ یکایک مجھے خیال آیا کہ یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔ پھر میں گھر سے نکلی اور عجلت میں لوپلی بجھا سر پر لے لی۔ اسوقت بالکل تاریکی تھی۔ اور کسی نے مجھے نہ دیکھا تھا۔

میں نے اپنے گھر سے دس اشرفیاں جو میں نے اپنی جیب خرچ سے بچائی تھیں ساتھ لیں۔ اور دروازہ سے نکلتے ہی دوڑی۔ مبادا کہ مسمریزم کا اثر عود کر آئے۔ میں اپنی گذشتہ زندگی اور اپنے واقفوں سے فرار ہونا چاہتی تھی۔ میں دوڑتے دوڑتے شہر ہی کے بازاروں میں پہنچی۔

اسوقت میں سوچنے لگی اب کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے لنڈن کے حالات پڑھے اور سنے تھے اور میں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ اس خیال میں میں قدیم برج کے پاس پہنچی۔ اتفاقاً تمہارے سے ملاقات ہوئی۔ پھر میں محض قیاس سے کیونکہ پہلے مجھے کسی نے اشارہ سے بتایا تھا کہ یہ سڑک لنڈن جاتی ہے۔ اس سڑک پر چلی۔ صبح کے قریب میں تھکاوٹ سے چور ہو کر ایک جنگل میں سو گئی۔ اور جب بیدار ہوئی۔ گاؤں سے کھانا خرید کر پیٹ بھرا۔

میں بڑی دقتوں سے اس طرح یہاں پہنچی اور اب تمہارے گھر آ پہنچی۔

سوار ہوکر لنڈن کی طرف چلی۔ جب یہاں آئی میری جیب میں آٹھ پونڈ تھے لیکن میں نے یہ خیال کیا کہ معاش کی کیا صورت ہوگی؟

بیل۔ لیکن کیا تم نے خط کے ذریعے اپنے نانا کو اپنی تمام تکالیف سے مطلع نہ کیا؟

وہ۔ نہیں میں یہ جرأت نہ کر سکتی تھی۔ میں نے خیال کیا۔ میں نے اسکا راز منکشف کر دیا ہے۔ اور میں چوروں کی طرح وہاں سے نکل آئی ہوں۔ اور اگر وہاں واپس گئی۔ تو پھر وہی واقعات پیش آئینگے میرا نانا مجھے مردود خیال کریگا اور میری اسکی تمام دولت پوتے کو مل جائیگی۔ اور میرے سے بلا ٹلے گی۔ میں نے گمنامی سے زندگی بسر کرنے کا ارادہ کیا لیکن لوگوں کی رنجوئی اور شک دور کرنے کے لیئے مجھے اپنا نام بتانا پڑا۔

بیل۔ تم کو ملازمت کسطرح ملی؟

وہ۔ لوگ میری تصویریں اور سوزنی کاموں کی بہت تعریف کیا کرتے تھے میں نے لنڈن کی وہ بڑی بڑی دکانیں دیکھیں جہاں تصویریں فروخت ہوتی تھیں میں نے وہاں تصویریں دیکھکر خود تصویریں بنانی شروع کیں۔ اور میری تصویریں دوکاندار بخوشی لینے لگے۔ اور پھر میں بھی کام کرنے لگی۔ یہ میری تمام تاریخ ہے۔

بیل۔ کیا اس مکان میں آنے کے بعد تم نے راڈویل کو دیکھا ہے؟

وہ۔ ہاں۔ آج شام کو غروب آفتاب کے وقت وہ اور وہ خوفناک عورت دونوں آئے تھے۔ میں بارے خوف کے بیہوش ہو گئی؟

بیل۔ وہ تم سے کیا چاہتے تھے؟

وہ۔ جان میرے سے اظہار محبت کرنے لگا۔ اور کہنے لگا میں تمہارے نانا کی طرف سے آیا ہوں۔ وہ میرے فرار ہو جانے پر بہت خفا ہے۔ اور خفا رہیگا۔ جب تک میں اس سے شادی نہ کر لوں۔ اور اس صورت میں (وہ کہنے لگا) ہم اکٹھے روز کا نیچ میں چلیں گے؟

بیل۔ تم نے کیا جواب دیا؟

وہ۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس عورت کی شکل دیکھ کر میں ڈر گئی۔ اور میں کچھ جواب دے سکی

میں ۔کیا تم نے اس سے شادی کرنے سے انکار کیا ہوگا :

وہ ۔ میں اس سے شادی کرنے سے موت کو ترجیح دیتی ہوں ۔ اگر اس عورت کی آنکھیں میرے پر پھر اثر ڈالیں تو پھر بے بس ہو جاؤں ۔ چلو یہاں سے بھاگ چلیں :

میں ۔ ممکن ہے کہ باہر کا پھاٹک کھولا ہو یا اسکا فرش کنڈا لگا ہو ۔ اور چونکہ ہمارا کمرہ کھلا ہے ہمکو بھاگنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے ۔ لیکن یہ بتاؤ کہ اس عورت نے تم کو کیا کہا تھا :

وہ ۔ کچھ نہیں ۔ وہ پیچھے کھڑی باتیں سنتی رہی تھی ۔ لیکن اب باتیں کرنی فضول ہیں آؤ چلدیں :

میں نے میز سے دیا سلائی جلائی اور ایک موتی لی ۔ اور ان کو جیب میں ڈالکر دروازے کی طرف بڑھا اور چٹخنی کھسکا کر دروازہ کھول دیا ۔ اور وہاں ....
اف یہ نہیں ہو سکتا ۔ ہمارے راستہ میں ایک لالٹین لئے سیاہ لمبا کوٹ پہنے ۔ اس کے سرخ بال کندوں پر بکھرے جو ڈلہ کھڑی تھی ۔ جس کی چمکتی ہوئی آنکھیں ہماری طرف دیکھ رہی تھیں :

چوتھا باب

ایک خوفناک راز کا انکشاف

کلیرا چیخ مار کر زمین پر گری ۔ اور میں بے حس و حرکت مایوسی کے عالم میں با ہمی ۔ دشمن جوڈلہ کو دیکھنے لگا :

جوڈلہ ۔ میری موجودگی سے تم چونک گئے ہو ۔ اور خوش نہیں معلوم ہوتا ہے ۔

کہ تم میزبان مرد اور میزبان عورت سے رخصت ہونے کے بغیر یہاں سے جانا
چاہتے تھے۔ لیکن ہم اپنے مہمان سے اسطرح آسانی سے رخصت نہیں ہوتے ؛

میں کلیرا کے قریب گویا اسکی حفاظت کے لئے چلا گیا۔ اور وہ ایک کرسی پر دراز ہو گئی تھی۔ اور اس اثنا میں جوڈتھ کمرے میں چلی آئی تھی ؛

جوڈتھ۔ چہ خوش ایک جوان لیڈی اور ایک نوجوان مرد جو ایک دوسرے سے اجنبی ہیں۔ صبح کے تین بجے ایک ہی کمرے میں جس کے دروازے بند ہیں باتیں کر رہے ہیں ؛

میں۔ جوڈتھ یہ کیا حماقت ہے ؛

کلیرا نے مجھے زیادہ بات کرنے سے منع کیا ؛

جوڈتھ۔ مسز کلیرا تم کو معلوم نہیں کہ یہ بھلا مانس اور میں بخوبی واقف ہیں میرے خیال میں اس نے یہ نہیں بتایا کہ ہمارا کیا تعلق ہے ؛

میں۔ خدا کے لئے رحم کرو۔ اور اسکو یہ حال نہ بتاؤ ؛

میں اگر بھوکی شیرنی سے یہ بات کہتا تو شاید بات مان جاتی۔ مگر اس نے کچھ نہ سنا ؛

جوڈتھ۔ شائید تمکو معلوم نہیں کہ تمہارا یہ عاشق میرا خاوند ہے ؛

کلیرا یہ سن کر حیران و ششدر ہو گئی ؛

میں۔ نہیں۔ نہیں ؛

جوڈتھ۔ کیا تم انکار کرنے کی جرات کرتے ہو۔ انکار کرو اگر کر سکتے ہو ؛

میں اس کمرے سے چپ چاپ اور لفظ اٹھانے کے بغیر باہر چل دیا ؛

جوڈتھ مجھے پہلی منزل پر میرے کمرے میں لے گئی۔ اس نے جا کر دایا کو خوب ڈانٹا اور کہا۔ مردود بے خبر سو رہی ہو جاؤ یہاں سے علیحدہ۔ وہ بیچاری دم دبا کر نکل گئی

میں (دل میں) آتش میں سڑ رہا ہوں ؛

جوڈتھ۔ (لہجہ بدلکر) اگر تم اس لڑکی سے ایسا سلوک نہ کرتے تو میں تمہارے پر ضرور رحم کرتی۔ لیکن تم نے اس سے کمینے اور پاجی کی طرح سلوک کیا ہے۔ تم نے اسکو اپنا عاشق بنا لیا ہے۔ اور اپنی اصلی حالت نہیں بتائی۔ اور اسکو اپنی کارستانی سے

اس کی بدنامی منظور ہے۔فرض کرو میں یہ بتا دوں کہ تم رات کو اس سے باتیں کر رہے تھے؛

میں۔ لیکن تم ایسا نہ کرو گی؛

وہ۔ نہیں کیونکہ تم دونوں بے گناہ ہو۔بلکہ تم کو گناہ کا خیال نہیں؛

میں۔خدا تم کو برکت دے؛

وہ۔ خدا نے مجھے ہرگز برکت نہیں دی۔میری پیدائش ہی منحوس ہوئی ہے میں نے بچپن مفلسی اور ناداری میں گذارہ گو میں اس حالت سے نہایت متنفر تھی۔ لیکن میں طرحدار تھی۔ اور تمسخر و تضحیک سے جل جایا کرتی تھی۔ لوگ میرے سرخ بالوں کا خاکہ اوڑایا کرتے تھے۔ اور بیڈول شکل اور آنکھوں کا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان آنکھوں میں کیسی قوت ہے تو میں تمسخر کرنے والوں سے خوب انتقام لیتی۔ جب میری حالت بہتر ہوئی میں نے اپنی گذشتہ زندگی سے نجات پانیکی بے حد کوشش کی۔ میں نے کوشش سے مطالعہ کیا۔ اور اپنے دماغ کو ترقی دی اور مجھے اس شخص سے محبت ہوئی اور محبت اچھی کیسی ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ میں خیال کرتی تھی کہ اس کی محبت سے میں تمام چیزوں سے جن سے میں متنفر ہوں۔ رہا ہو جاؤنگی۔ مگر وہ مجھے چھوڑ گیا۔ اور میرے دل میں انتقام کا جوش بھر گیا۔ اب میری ذلت میں ایک کسر رہ گئی تھی۔ یعنی کہ تم میرے سے نفرت کرو۔ تم کو میرے سے نفرت ہے۔ مگر تم اس لڑکی کیخاطر جان دینا چاہتے ہو۔ وہ کس بات میں میرے سے اعلےٰ ہے۔ اگر تم شہنشاہ ہوتے اور تم کو میرے ساتھ جان و دل سے محبت ہوتی۔ تو مجھے تمہارا رائی برابر محبت نہ ہوتی۔ تاہم میں عورت ہوں اور تم میرے برائے نام ہی خاوند ہو میں تمہارا یہ قصور معاف نہ کرونگی۔ کہ تم میرے سے نفرت اور ایک اور سے پیار کرتے ہو؛

میں۔ میرے سے انتقام لو میں اسکے بچانے کی خاطر بھی گوارا کر سکتا ہوں؛

وہ۔ خیر صبح کو جو عورت آئےگی۔ اس کے سامنے اپنی بیوی تسلیم کرنا۔ اور میں اس لڑکی کو بچا دونگی۔ اور اس طرح میں شیطان سے جس نے مجھے تباہ کیا ہے۔ انتقام لونگی۔ میں اس لڑکی کے نانا کو اس کا پتہ بتا دیتی۔ لیکن میں اسکو تمہارے

مقابلہ میں بطور حربہ استعمال کرنا چاہتی تھی۔ اب تم میری بات مان لو اور میں اسکو رہا کر دوں گی۔ تم جانتے ہو کہ میں تم سے یہ بازی اور بات کرا سکتی ہوں کیا تم میری بات مانو گے یا نہیں:

میں۔ اچھا مجھے تمہاری بات منظور ہے:

اب میرے دل میں یہ خیال تھا کہ میں اس امر کو تمام دنیا کے سامنے مشتہر کر سکتا ہوں۔ کہ یہ عورت میری بیوی ہے۔ کیونکہ کلبر اکو جسے یہ بات معلوم نہ ہونی چاہیئے تھی سب حال معلوم ہو گیا ہے:

جب ہمارا معاملہ یا سودا طے ہو گیا۔ وہ ایک پلنگ پر لیٹ گئی۔ میں اپنے بستر پر بیٹھا ہوا غور کر رہا تھا۔ میں نے اپنا منہ ہاتھوں سے چھپایا ہوا تھا۔ اس وقت صبح کی سفیدی کھڑکی کے پردوں سے نمودار ہونے لگی تھی:

پانچواں باب

میڈم برن اور میری ملاقات

میں میڈم برن اور بیدار ہی سے اٹھنے لگا کہ مسٹر پورٹر نے اپنی بیٹی کو جو میرے کمرے میں کھانا کھانے لگی تھی سلام کیا گویا میرا ایک دشمن بڑھ گیا:

پورٹر۔ (ریاکاری سے) میں نے سنا ہے کہ نسبت ایزدی تمہارے شامل ہوگئی ہے۔ اور تمکو رش سے بہت کچھ افاقہ ہوا ہے:

جوڈتھ۔ (حقارت سے) والد اس دھوکہ کا اب وقت نہیں رہا۔ ایسے دھوکے کے ذریعے میں لوگوں سے کیا کردہ کارستانی سے اب ہمارا کوئی راز پوشیدہ نہیں:

پورٹر۔ (ترچھی نظر سے) ماسٹر سیلاس تم فرار ہونا چاہتے تھے ۔ لیکن جوڈتھ نے اپنے مفرور خاوند کو گرفتار کر لیا ہے :

اس کمبخت کی باتیں سنانے سے کیا فائدہ ۔ ناظرین کی تضحیک کے خیال سے اسکی گفتگو کو قلم انداز کیا جاتا ہے ۔

اس روز بارہ بجے دروازہ پر دستک کی آواز آئی یہ دایا نے دی تھی ۔ وہ جوڈتھ سے سرگوشیاں کرنے لگی اور ایک منٹ بعد جوڈتھ میرے پاس آئی ۔ میں ایک آرام چوکی پر آگ کے سامنے بیٹھا تھا ۔ میڈم برن جس کی نسبت میں نے کہا تھا کہ آئیگی ۔ یہاں آئی ہے ۔ اپنا وعدہ یاد کرو ۔ اور میں نے اس ملاقات کے متعلق کچھ غور نہ کیا تھا ۔ تاہم یہ میرے حق میں ضروری اور مفید معلوم ہوتی تھی ۔ وہ عورت جو مجھے یتیم خانہ میں سپرد کر گئی تھی ۔ اسکو میری پیدائش کے حال سے ضرور خبر ہونی چاہیے تھی ۔ کیا اب یہ راز منکشف ہو گیا ۔ لیکن اب مجھ کو اس سے کیا ۔ جب زندگی میں مجھے کوئی امید نہیں رہی ۔ سوائے قبل از وقت موت کے

چند منٹ بعد ایک دراز قامت ۔ مستقل مزاج ۔ اچھی صورت عورت جسکو میں دو مرتبہ بیان کر چکا ہوں کمرے میں آئی ۔ جوڈتھ کا باپ خوشامد سے لجاجت کرتا تھا ۔ اور ترچھی نظروں سے دیکھتا تھا ۔ جوڈتھ میز پر ہاتھ رکھ کر سرد مہری اور دلیری سے کھڑی رہی اور اس نے نووارد لیڈی کو سلام تک نہ کیا ۔

میڈم برن ۔ سیلاس کارسٹن کہاں ہے ۔

میں چپ چاپ کرسی اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ میں بہت بہت بے چین ہو رہا تھا ۔

میڈم برن ۔ سیلاس کارسٹن تمہارا ہی نام ہے ۔

میں ۔ ہاں میں اسی نام سے معشوق ہوں ۔

میڈم جوڈتھ کی طرف اشارہ کر کے) اور کیا یہ عورت تمہاری بیوی ہے

میں متردد ہوا ۔ جوڈتھ نہایت تندی سے میری طرف دیکھ رہی تھی ۔

میں :: ہاں وہ میری بیوی ہے ۔

میڈم برن نے جوڈتھ کیطرف نہایت سرد مہری اور غرور کی نظر سے دیکھا اس نے بھی میڈم مذکور کو بیدھڑک دیکھا :

میڈم (میری طرف مخاطب کرکے) تم اس قدر نوجوان ہو کہ تمہاری شادی نہ ہونی چاہیئے تھی :

لورٹر - (منحوس آواز سے) دو پارسا شخصوں کو رشتہ ازدواج میں منسلک کرنا نہایت خوشگوار نظارہ ہے :

میڈم - ہر دوسے خاموش براہ مہربانی کمرے سے تشریف بیجا ئیے - تمہارا یہاں رہنا ضروری نہیں :

اسکے جابرانہ حکم کا عدم نہ ہوسکتا تھا - اور وہ اپنا سامنہ لیکر باہر چلدیا -

میڈم (دروازہ بند ہونے پر) پانچسو پونڈ سالانہ وظیفہ تم کو باقاعدہ ملا کریگا اور یہ روپیہ تم کو مائکل اور کوک و کلا کے پاس بذات خود درخواست کرنے پر ہر سہ ماہی میں دیا جائیگا - تمہاری بیوی نے ان وکلا کی معرفت میرے سے خط و کتابت کی تھی - چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ بیماری کیوجہ سے انکے دفتر میں نہیں جاسکتے - میں اس امر کا اندازہ کرنے کے لئے خود یہاں آئی ہوں - اور نیز یہ دیکھنے کیلئے کہ آیا تم وہی شخص ہو جو کہ تم اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہو - میں انگلستان جانے سے پہلے اس معاملہ کو طے کرنا چاہتی :

جوڈتھ - مسیلاس کیا تم اپنے والدین کی نسبت کچھ پوچھنا نہیں چاہتے :

میڈم - (سرد مہری) اس کا یہ سوال کرنا بے فائدہ ہوتا - اس کو یہ معلوم نہ ہوگا تم کو سمجھ آگیا ہوگا - کہ کیا کارروائی کرنی چاہئے - کیا والدین کے مضمون کے متعلق تم میرے سے کوئی سوال کرنا چاہتے ہو "

میں - نہیں - اگر کوئی اور موقعہ ہوتا تو میں اس سے اپنی پیدائش کے راز کے منکشف کرنے کی درخواست کرتا - لیکن اب مجھے اس کے معلوم کرنیکی کچھ پروا نہ تھی -

جب وہ کمرے سے چلی ایک اور صورت نمودار ہوئی یہ مانٹگمری تھا جو دروازہ میں کھڑا ہوا تھا وہ حسن کو دیکھ کر چونک گئی - اور نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھنے لگی - اور پھر وہ نوجوان استقلال سے کھڑا ہوگیا :

مانٹگمری (خوشی کے لہجہ میں) دیکھا آخر ہماری پھر ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اور میرا کسی نہ کسی صورت سے میل ضرور ہوتا ہے۔ ہمارے زیر سایہ لونڈے نے میری ایک دیرینہ آشنا عورت میڈم زینوبیا سے شادی کی ہے جو حضور ملکہ معظمہ کے جناب میں مسمریزم کے شعبدے دکھایا کرتی تھی۔ جیسا کہ کسی زمانہ میں اشتہاروں میں شائع ہوا کرتا تھا۔ اس عورت کا والد بھی میرا ایک قدیم آشنا ہے:

(تمسخر کے لہجہ کو انتقام میں تبدیل کر کے) یہ میرا کام ہے لیکن یہ میرے انتقام کی بیہود ابتدا ہوئی ہے۔ ابھی اسکا اور خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

میڈم برن (استقلال سے) کمزور احمق آدمی میں تمہاری حالت پر افسوس کرتی ہوں۔ تم کو شاید کسی روز معلوم ہوتا ہو کہ انتقام انسان جیسی ناچیز ہستی سے ایک اعلیٰ ہستی کے ہاتھوں میں ہے:

اس لیڈی نے یہ کلمات اس متانت سے کہے کہ کچھ دیر تک وہ سکتہ زدہ ہوگیا اور پھر وہ چپ چاپ دروازہ سے ملک ہوگیا۔ اور لیڈی مذکور کمرے سے باہر چلی گئی:

جو ڈانتھ۔ اس عورت کو میری زندگی کے حالات بتانے سے کیا فائدہ تھا:

نیں مسٹر مانٹگمری میں نے تمہارا کیا نقصان کیا تھا کہ تم نے میرے سے انتقام لینا چاہا:

مانٹگمری۔ تم نے مجھے ایذا نہیں پہنچایا لیکن اس عورت (جوڈتھ کی طرف اشارا کر کے) نے پہنچایا ہے

نیں۔ کیا دوسرے کے قصور کے بدلے مجھے سزا دینا انصاف تھا:

مسٹر پورٹر (اکر سے میں آکر) کیا بوڑھی شیرنی چلی گئی ہے۔ (سرگوشی کرتے ہوئے) کہو کتنا کوئی معقول رقم

جوڈتھ (آہستہ سے) پانچسو پونڈ سالانہ

مسٹر پورٹر۔ یہ رقم تھوڑی نہیں۔ لیکن یہ کون ہے۔ کیا اسی کے بارہ میں کچھ معلوم نہیں ہوا:

جوڈتھ - نہیں - اس نے اس کو بتلانے سے صاف انکار کر دیا -

مسٹر پورٹر - اچھا دیکھا جائیگا - اور وہ گویا کسی تجویز پر غور کرنے لگا - مسٹر مانٹگمری کی طرف مخاطب ہوکر - میں تمکو ایک چیز دکھانا چاہتا ہوں - میں ایک زیور کی قیمت جو میرے پاس ہے - دریافت کیا چاہتا ہوں - کیونکہ تم ایسی باتوں میں رائے دے سکتے ہو -

اس نے ایک ڈبیہ نکالی - جو میں نے فی الفور پہچان لی - کیونکہ مسٹر پورٹر نے پہلے مجھے دکھائی تھی - اور میرا خیال تھا کہ اسمیں میری والدہ کی تصویر ہے :

اب مجھے اسکی مکاری معلوم ہوئی ہے - وہ یہ دیکھتا تھا کہ آیا مسٹر مانٹگمری پیشتر بتانے کے بغیر اس تصویر کو شناخت کر سکتا ہے - ڈبیہ نہ کھلی اسلئے کی کمانی بگڑ گئی ہوگی : یہ کھلتی نہیں :

مانٹگمری - مجھے دو میں کھول لونگا -

پورٹر نے ڈبیہ اسکو دی :

پیشتر اس کے کہ وہ اس کو دیکھ سکتا - ایک شخص جسکی صورت خادم سی معلوم ہوتی تھی - دستک دیئے کے بغیر جلدی سے دروازہ میں آیا - اور ادھر ادھر دیکھکر مسٹر مانٹگمری کے کان میں کچھ کہا :

مانٹگمری - وہ کہاں ہے ؟

اس شخص نے پھر سرگوشی کی -

مانٹگمری - اگر ایسا حال ہے تو تب ہمیں ایک لحظہ نہ ضائع کرنا چاہیئے - کمرے میں جو حاضرین تھے حیران رہ گئے اور وہ دونوں فی الفور وہاں سے چلدئے :

مسٹر پورٹر - اس سے کیا مراد ہے میں حلف اٹھا کر کہتا ہوں کہ کوئی شرارت ہونے والی ہے :

جوڈتھ - واقعی کوئی خلاف معمول بات ہے - مگر ہم کو اندیشہ نہیں ہمارا اس لڑکی کے لے بھاگنے سے کچھ تعلق نہیں ہے - زیادہ سے زیادہ وہ ہم کو اس مکان سے بے جا مداخلت کے الزام پر نکال سکتے ہیں :

مسٹر پورٹر - ڈبیہ کہاں ہے - افسوس ہے مانٹگمری لے کر چلدیا ہے اور وہ اسکی تصویر دیکھ لیگا

جوڈلف - کیوں سیلاس اب تم جنٹلمین ہو - اور تمکو مستقل آمدنی ملا کرے گی
چند ہفتے پیشتر اگر میرے سے یہ سوال کیا جاتا میں کیا جاتا میں اسکا
اور یہی جواب دیتا - لیکن اب میں نے صرف سر ہلا دیا:

وہ - (ترشی سے) جب تک میں تمہاری خوشی کی راہ میں ہوں - روپیہ بھی تمہارے لئے باعث اطمینان نہیں - اس رقم سے تین سو پونڈ سالانہ حین حیات میرے نام کردو - اور میں تمکو ہمیشہ کے لئے آزاد کردونگا:

میں - اگر چاہو - سیارتم لے لو - تم نے میری تمام عمر خراب کردی ہے دنیا کے تمام روپیہ سے مجھے ذرا خوشی نہیں ہو سکتی:

اس اثنا میں مسٹر پورٹر آیا اور ہم گفتگو نہ کر سکے

پورٹر - وہ چلد یا ہے - وہ شخص جو آیا تھا - اور مسٹر مانٹگمری دونوں اس تیزی سے دوڑ گئے ہیں - کہ شاید راستہ میں گر کر کہیں اسکی گردن نہ ٹوٹ جائے اور وہ میری ڈبیہ ساتھ لے گیا ہے:

چھٹا باب

خوفناک سازش

ایک گھنٹے کے بعد گاڑی میں بسرعت سفر کرکے مسٹر مانٹگمری اور اسکا ساتھی لنڈن کے مضافات میں ایک ضلع میں پہنچے - وہ ایک عالیشان محل کے سامنے ٹھہرے - ایک جنٹلمین جو بظاہر اسکا منتظر تھا - محل کے دروازے سے باہر آیا:

وہ - (غصہ سے) تم نے کتنی دیر کردی؟

مانٹگمری کا ساتھی - جناب گھوڑے میں جتنی طاقت تھی - اسکے لحاظ سے بھی بہت جلد آئے ہیں - دیکھیو وہ پسینہ سے تر بتر ہو رہا ہے گو اسپر پانی سے انڈیل دیئے گئے ہیں ؛

راڈویل - (کیونکہ یہ وہی تھا) مسٹر مانٹگمری ادھر آؤ

وہ اسکو ایک عقبی کمرے میں لے گیا - اور اسکو ایک تار خبر دکھایا۔

اسکو پڑھو - تار خبر کا مضمون یہ تھا ؛

جوناتھین راڈویل ازبارلے ہوٹل کیطرف سے جان راڈویل کیطرف

کیا میں تمہارے مکان واقع اسیکس کو تھوڑی دیر تک استعمال کر سکتا ہوں - پولیس کو کلیرا کا سراغ اس طرف ملا ہے - تار کے ذریعے جواب دو۔

مانٹگمری - بہت بے ڈھب بات ہے ؛

راڈویل - کیسی حماقت کی بات کہی - یہ تباہی اور ہلاکت ہے - اب کیا کرنا چاہیئے کہ تم کوئی تجویز سوچ سکتے ہو -

مانٹگمری - کیا تم نے اس کا کچھ جواب دیا ہے ؟

راڈویل - ہاں میں نے یہ تار دیا ہے - کہ میں شام کو اس سے خود ملاقات کرونگا۔

مانٹگمری - اور پھر تم کیا کروگے ؟

راڈویل - اس بارے میں میں تم سے مشورہ چاہتا ہوں -

وہ ایک الماری کیطرف گیا - اور وہاں سے ایک برانڈی کی بوتل اور دو گلاس لایا - ایک گلاس بھر کر وہ خود چڑھا گیا - اس کے ساتھی نے دوسرا گلاس پیا راڈویل دروازہ بند کرکے ایک کرسی مسٹر مانٹگمری کے قریب لے آیا - اور آہستہ سے گفتگو کرنے لگا - اور کبھی کبھی چور نظر سے مسٹر مانٹگمری کیطرف دیکھنے لگا - گویا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اسکے الفاظ کا مسٹر مانٹگمری پر کیا اثر ہوتا ہے -

راڈویل - اس تار کے مضمون سے تمکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ پولیس کو سراغ مل گیا ہے - اور یہ سراغ درست ہے - ایک سو پونڈ انعام کے وعدہ کیوجہ سے وہ اس معاملہ میں مستعدی کرینگے - شاید اب ہم اس مکان میں بیٹھے ہیں - وہ اسی مکان کیطرف جا رہے ہوں ؛

کھو گئی تھی - اور جو غالباً بوڑھے نے چرالی تھی - اس آوارہ گرد نے اسکو بتایا تھا کہ وہ لنڈن جا رہا ہے - اور کلیرا کا سراغ ملتے ہی بوڑھا بھی لنڈن چلا آیا - اور اس کے حالات معلوم کرنے کے لئے اخباروں میں اشتہار دیئے - اس کو لنڈن میں آئے ہوئے چند یوم گذرے تھے کہ ایک تصویر فروش کی دوکان پر اسکو اپنے مکان کی تصویر تعلق نظر آئی - اس نے تصویر کو خرید لیا - اور اس کے ایک کونے پر کلیرا کا نام لکھا ہوا تھا - میں نے اس روز اس کے ساتھ کھانا کھایا - مجھے جب یہ حال معلوم ہوا میں بہت خوش ہوا - میں نے تمام تصویر فروشوں سے یہ معلوم کرنا چاہا کہ آیا وہ کسی عورت مصور سے تصویریں بنواتے ہیں - اور اس مدعا کے لئے میں نے بعض سے خود دریافت کیا اور بعض سے تمہاری معرفت اسکا حال معلوم کیا - تمکو معلوم ہے کہ اس تلاش کا کیا نتیجہ ہوا - مانٹگمری - لیکن وہ مجھے بالآخر ملگئی - لیکن ایک اور طرح پر - اگر میں شہر ہی میں پیر کے روز شام تک نہ رہتا - میں تمکو اس امر سے مطلع کرتا - خیر ہم نے بڑی صفائی سے اس معاملہ کو انجام دیا جب تم نے مجھے بتایا - کہ وہ لڑکی تماشہ گاہ کی مقابل کی نشستوں میں بیٹھی ہے - میں نے اپنے ایک لونڈے کو سیلاس کارسٹن کے پاس بھیجا - اور اسکو راستہ سے دور کر دیا - باقی کام بالکل سہل تھا خوش قسمتی سے تمہاری گاڑی کھڑی تھی - اور اس سے زیادہ خوش قسمتی کہ تمہارے پاس ایک اچھا سا خالی مکان بھی تھا "

راڈویل - ہاں یہ مکان مجھے کئی مرتبہ مفید ثابت ہوا ہے - میری خالہ یہ مکان مجھے ترکہ میں چھوڑ گئی تھی - خوش قسمتی سے میری ایک لیڈی دوست چند روز پہلے اسکو خالی کر کے گئی تھی جو یہاں رہنے سے اکتا گئی تھی - چنانچہ یہ ایک اور کیلئے خالی پڑا تھا - جب میں نے مسز کلیرا کو قابو کر لیا میں سوچنے لگا اس کے متعلق سب سے عمدہ انتظام کیا ہو سکتا ہے - بہت دیر تک غور کرنے کے بعد میں نے نتیجہ نکالا کہ اس شکل میں اس سے شادی کر لی نہایت مناسب ہے - شادی کرنے پر وہ گذشتہ زندگی کے حالات زبان سے نہ نکالیگی اور مدبرے رہنے دادا کی تمام دولت حاصل ہو جائیگی - مگر مجھے نہایت حیرت انگیز ہوئی کہ میری

وہ رک گیا گویا مسٹر مانٹگمری سے جواب کی توقع رکھتا تھا۔ مگر وہ خاموش رہا۔ سلسلہ سخن شروع کر کے۔ اب میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ اس لڑکی کے انگلستان میں آنے سے پیشتر اپنے دادا کا وارث خیال کیا جاتا تھا لیکن وہ اس بیوقوف لڑکی پر مفتون ہو گیا۔ اس نے تمام جائداد اسکے نام کر دی اور مجھے صرف آٹھ سو پونڈ سالانہ کی آمدنی اس جائیداد سے دینے کی وصیت کی جو تمام جائداد کے عوض میں جو مجھے پہلے ملنی تھی مجھے دی گئی۔ اس لڑکی کا دماغ بچپن سے کمزور تھا۔ اور جب وہ بالغ ہوئی وہ دیوانی ہو گئی۔ ایک رات وہ خدا جانے کہاں غائب ہو گئی میرا دادا پولیس کو سراغ پر لگایا گیا۔ قرب و جوار اور دور دور کے جوہڑ نالے اور دریا چھان ڈالے گئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے کچھ عرصہ بعد اس کے کان میں پھونکدیا کہ لڑکی مر گئی ہوگی۔ خود میرا یہی خیال تھا۔ لیکن اس کو یقین تھا کہ لڑکی زندہ ہے۔ اور کسی روز ضرور ملجائیگی۔ اس اثنا میں میں اس سے بہت احتیاط سے رہنے لگا اس سے میں نے دو فائدے سوچے تھے ایک یہ کہیں اس کی نظروں میں منظور ہو جاؤں۔ دوسرے یہ کہ اگر لڑکی کی خبر ملے وہ مجھے فوراً بتا دے۔ میرا خیال تھا کہ اگر لڑکی واپس نہ آئی تو بڈھے کی دولت کا حصہ کثیر مجھے ملیگا۔

مانٹگمری ۔ کیا اسکے پاس بے شمار دولت ہے۔

راڈوبل ۔ اس کی جائیداد کی آمدنی بیس ہزار پونڈ سالانہ سے کم نہ ہوگی اور مشکل دو ہزار خرچ کرتا ہے۔ وہ امریکہ کے ساتھ تجارت کرتا ہے۔ ایکسٹ آزادی سے پیشتر صنعتیوں سے خوب دولت کمائی۔ جب وہ تجارت سے دست کش ہوا۔ اس نے شریف دہقانوں کی طرح زندگی شروع کی اسطرح کئی سال گذر گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ کلیرا کی خبر نہ سنی جائے گی۔ ایک روز مجھے اس کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ میں لنڈن میں کلیرا کے سراغ پر آیا ہوں۔ میں فی الفور رائل کے ہوٹل میں جہاں وہ فروکش تھا آیا۔ اس نے ایک آوارہ گرد کو کپڑوں کا ایک جوڑا اگرو رکھ کر ایک اشرفی دی تھی۔ اور اسکی جیب سے کلیرا کی تصویر نکلی تھی۔ یہ وہ تصویر تھی جو چند سال پیشتر میری جیب سے

اس تجویز کو اس نے نہایت نفرت سے سنا اور اسکا باعث یہ معلوم ہوا کہ اس نے ایک کمینہ سے تعارف کر لیا ہے۔ جو جوڈتھ سلڈکس کا بھی خاوند ہے۔ لیکن یہ تباؤ تم کو ان لوگوں کے میرے مکان میں پہچانے کا کسطرح خیال آیا اتم نے یہ کیا لغویت کی کہ بیلاراس اس عورت کو بتا دیا جو میری جانی دشمن ہے۔

مانٹگمری۔ تمہاری جانی دشمن ہے۔ میں نے پہلے یہ بات نہ سنی تھی۔ میں نے خیال کیا تھا کہ تمہارا اسکے گہرا تعلق ہے۔ میں تمکو بتا دیتا ہوں۔ کہ انکو کسطرح وہاں لے گیا۔ جوڈتھ کا خاوند بھاگ گیا تھا۔ اور نظر بر حالات یہ تعجب کی بات نہ تھی۔ لیکن وہ اسکو اس طرح آسانی سے چھوڑنا نہ چاہتی تھی۔ جب اسکو اپنے خاوند کا پتہ معلوم ہوا وہ گاڑی میں سوار ہو کر لنڈن آئی۔ اور ہمارے اس مخصوص واقع کے دوسرے روز وہاں پہنچی۔ اور اسکو معلوم ہوا کہ اسکا خاوند سخت بخار میں مبتلا ہے وہ اسکو اجنبیوں کے ہاں سے لیجا کر اپنی نگرانی میں رکھنا چاہتی تھی۔ ڈاکٹر نے اسکو بہت دور لیجانے میں اسکے مر جانے کا اندیشہ بتلایا کیونکہ جوڈتھ اسکو بری والے مکان میں لیجانا چاہتی تھی۔ کہ اسکا خاوند مر جائے کیونکہ اس واقع کے بعد ڈاکٹری تحقیقات کا اندیشہ تھا۔ اس نے اپنے مکان میں اسکو لیجانیکا خیال ترک کر دیا۔ لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اسکو کہاں لے جائیں۔ ایک عورت جو لوپر کے ہاں خادمہ تھی اس واقعہ کے حالات جانتی تھی اور سیلاس کے بہت دور لیجانے پر غالباً اعتراض کرتی۔ میں اس لونڈے کے جوڈتھ کے زیر نگرانی میں لینے ایک مدعا کی وجہ سے خواہاں تھا۔ یکایک مجھے اس مکان کا خیال آیا۔ جہاں میں اس نوجوان لڑکی کو لے گیا تھا۔ میں نے خیال کیا تھا کہ چونکہ تم اور جوڈتھ ہمراز و دوست ہو تم اس کے اپنے مکان پر لائے جانے پر اعتراض نہ کرو گے :

رانڈولف۔ اور کیا تم کو یہ نہ سوجھا کہ یہ سخت گستاخی ہو گی :

مانٹگمری۔ ہرگز نہیں۔ مجھے اپنا ایک ضروری مقصد مد نظر تھا۔ مجھے پہلے اپنا خیال آیا کسطرح تمکو اپنا خیال آیا۔ جبکہ تم چند سال پیشتر اس لڑکی کو جو میرا ذریعہ خواہش تھی۔ میرے ہاتھ سے نکال کر لے گئے تھے۔ اور اسکا بدلہ

راڈویل ۔ (غضبناک ہو کر) اگر تمہارا یہی شیوہ ہے مجھے کسطرح یقین ہو کہ تم کسی روز تمام حقیقت جونا لفین راڈویل کے سامنے بیان نہ کر دو گے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ تمکو اس مخبری کے صلہ میں معقول رقم دیگا ؛

مانٹگمری ۔ میں ایسا نہ کرونگا ۔ چوروں کے درمیان عزت کا بہت پاس کیا جاتا ہے ۔ اگر اس سازش میں کامیابی ہوئی مجھے بہ نسبت اسکے تمہارے سے زیادہ نفع کی امید ہے اور اس کے علاوہ ایک اور بغائر تعلق ہے ۔ جسکی وجہ سے میں تمہارے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہوں ۔ یعنی انتقام

راڈویل ۔ کس پر ۔

مانٹگمری ۔ سیلاس کارسٹن پر ۔

راڈویل ۔ اس حالت میں ہم اکٹھے کارروائی خوب کر سکیں گے ۔ لیکن تم نے جوڈتھ کو اسی مکان میں لا کر جہاں کلیرا ہے ۔ میری مشکلات کو بہت بڑھا دیا ہے اسلئے مناسب ہے کہ تم مجھے ان مشکلات سے نکالنے میں زیادہ مستعدی سے مدد دو ۔

مانٹگمری ۔ تمہارا کیا عندیہ ہے ۔

راڈویل ۔ اول یہ کہ میری کلیرا سے فی الفور شادی ہو جائے ۔ چونکہ وہ رضامند نہیں اور جبراً شادی کرنے کا زمانہ نہیں ۔ غالباً ہمکو اس تمام سازش سے دست بردار ہونا پڑیگا ؛

مانٹگمری ۔ کیوں ؟

راڈویل ۔ کیونکہ مجھے یقین واثق ہے کہ جوڈتھ میرا راز منکشف کر دے گی ۔ وہ انتقام کے ایسے موقع کو ہاتھ سے نجانے دیگی ؛

مانٹگمری ۔ چاکن ۔ راچاہ در پیش ۔

راڈویل ۔ ابھی ملامت کا موقعہ ہے ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اس نے یہ راز منکشف کر دیا میں آیا ہو جاؤنگا ۔ میرا باپ مرا تھا تو وہ مجھے دو ہزار سالانہ آمدنی کی جائداد چھوڑ گیا تھا ۔ بتدریج وہ فروخت یا رہن کر دی گئی ہے ۔ ایک ہزار پونڈ میں نے گھوڑوں کی شرط ہار دیا ۔ میں نے آٹھ دس ہزار پونڈ قرض دینا ہے ۔ میرے

اور دروازہ پر قرضخواہ ہر وقت تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ میرا اعتبار اٹھ گیا ہے اور میں قریباً مفلس نادار ہوں۔ اگر میں یہ ثابت کر سکوں کہ مجھے اپنے دادا کی جائیداد اور ورثہ میں ملیگی میرے قرضخواہ تنگ نہ کرینگے اور میں اور روپیہ قرض لے سکونگا لیکن اگر یہی صورت رہی تو مجھے اس ملک سے فرار ہونا پڑیگا:

مانٹگمری۔ لیکن جب تک تمہارے دادا کو یہ یقین ہے کہ اسکی نواسی زندہ ہے تم اسکو وصیت کے تبدیل کرنیکی کس طرح رغبت دے سکتے ہو

راڈویل۔ فرض کرو یہ ثابت کیا جاوے کہ وہ مرگئی ہے۔

دونوں ایک دوسرے کے خیالات نگاہوں سے معلوم کرنے لگے:

راڈویل۔ فرض کرو میں ایک ایسی تجویز بتاؤں جس سے کلیسا اور جوڈتھ ایک ساتھ میرے سدراہ نہ ہوں۔ پھر مجھے کونسی مشکل پیش آئیگی:

مانٹگمری۔ تمہاری کیا مراد ہے۔

راڈویل۔ آج تمہارے دماغ میں مٹی بھر گئی ہے۔ بالخصوص جبکہ تمہارے اور میرے فوائد کا گہرا تعلق ہے۔

مانٹگمری۔ کس طرح؟

راڈویل۔ کس طرح؟ کیسا سوال کرتے ہو۔ کیا لڑکی یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ تم اسکو اغوا کر کے لیجاتے تھے اس سے تم کو دو سال کی قید بامشقت کی سزا مل سکتی ہے علاوہ بریں وہ روپیہ نہ مل سکے گا جس کے دینے کا میں نے وعدہ کیا ہے۔ اس تجویز میں اگر ہمکو خاطرخواہ کامیابی ہو جائے میں تمکو پانچ سو پونڈ سالانہ حین حیات دونگا تم دونوں کا بہت جلد فیصلہ کر سکتے ہو۔

مانٹگمری۔ صاف صاف کہو۔

راڈویل۔ تم مجھے کلیسا اور جوڈتھ دونوں سے نجات پانے میں مدد دو

مانٹگمری۔ اگر خونریزی کرنا مقصود ہے مجھے اس تجویز سے سروکار نہ ہوگا۔

راڈویل۔ لیکن خونریزی کرنا میرا مقصود نہیں۔ ہم خون کرنا نہیں چاہتے:

مانٹگمری۔ پھر کیا ارادہ ہے۔

راڈویل۔ فرض کرو اس گھر کو آگ لگ جائے یہ فرضی بات ہے مکانات کو بھی آگ

لگ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات آتش زدگی کا باعث معلوم نہیں ہوتا اور کبھی آدمیوں کی جانیں تلف ہو جاتی ہیں ؛

مانٹگمری۔ خدایا یہ تو شیطانیت ہے۔

راڈویل۔ میں نے تبھی پہلے ہی کہا تھا۔ مگر مکان کا بیمہ آتشزدگی ہو چکا ہے۔ ہم بیمہ کی رقم نصف کر لیں گے ؛

مانٹگمری کا رنگ فق ہو رہا تھا ؛

مانٹگمری۔ لیکن اس جرم سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا تم اپنے دادا سے یہ نہ کہہ سکو گے کہ لڑکی تمہارے مکان میں نہ تھی اور جب تک اسکی موت ثابت نہ ہو جائے تمکو فائدہ نہ ہوگا۔

راڈویل۔ میں نے یہ سب باتیں سوچ لی ہیں۔ لیکن اگر یہ انتظام ہو جائے میں اسکے پاس جا کے ہوٹل میں چلا جاؤنگا۔ اور پھر اسکو گاڑی میں بٹھا کر اس مکان کیطرف سے لے چلونگا۔ اور بتاؤنگا کہ کلیسا وہیں ہے۔ جب ہم وہاں پہنچیں گے تو مکان راکھ ہو جائیگا

مانٹگمری۔ (کانپکر) لیکن تم اس لڑکی سے اپنی ملاقات اور پھر غائب ہو جانیکی کیا وجہ بیان کرو گے ؛

راڈویل۔ سینکڑوں وجوہات ہو سکتی ہیں کہہ دونگا کہ دیوانی تھی نہ معلوم کہاں گئی

مانٹگمری۔ پولیس والوں کو کیونکر اطمینان ہوگا۔

راڈویل۔ یہ تو بالکل آسان بات ہے اس عرصہ سے بوڑھا میرے اشارے پر ناچیگا میں اسکو دیہات میں لے جاؤنگا۔ پولیس کی مٹھی خوب گرم کر دونگا۔ اور بوڑھے کیطرف سے کہہ دونگا کہ اس معاملہ کی مزید چھان بین نہ کی جائے۔ میں نے ہر بات سوچ رکھی ہے

مانٹگمری۔ اس واقعہ میں میرے سے کیا کام کرانا مد نظر ہے

راڈویل۔ میں اپنے دادا کی طرف جاؤنگا۔ اور باقی کام تمکو کرنا ہوگا ؛

مانٹگمری۔ ہاں جرم میں کروں تاکہ جب اسکا سراغ لگ جائے تو تمہارے سر آنچ نہ آئے یہ بہت قابل تعریف تجویز ہے اور تمہارے لئے نہایت مفید ہے میں تمام خطرہ گوارا کروں اور تم فائدہ اٹھاؤ میں اس میں شریک ہونا نہیں چاہتا ؛

راڈویل۔ تم مجھے مدد دینے سے انکار کرتے ہو ؛

مانٹگمری۔ ہاں میرا نامہ اعمال پہلے ہی سیاہ ہو رہا ہے میں اور گناہ کا ارتکاب کرنا نہیں چاہتا ؛

راڈویل۔ میں تم کو اپنی ہمشیرہ کلیرا کے اغوا کے الزام میں پولیس کے حوالے کر دونگا اور سیلاس کارسٹن کے بھاگنے اور حبس بے جا کے الزام پر بھی۔

مانٹگمری۔ تم ایسا ہرگز نہ کرو گے اسکا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔

راڈویل۔ مایوس آدمی جو کچھ کرے تھوڑا ہے۔ میں تم کو اس راز کے واقف ہونے پر جانے نہ دونگا۔ بلکہ تم کو بھی پھانسی دونگا۔

راڈویل چونکہ خود مصیبت میں مبتلا تھا۔ وہ مانٹگمری کو اپنے ساتھ جرم میں شریک کرنے کا مستقل ارادہ کر چکا تھا۔

مانٹگمری شریر تو ضرور تھا لیکن اس میں اس قدر حوصلہ نہ تھا کہ اول درجہ کا بدمعاش بن سکتا

مانٹگمری۔ اچھا مجھے اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے ذرا مہلت دو۔

راڈویل۔ گھڑی دیکھکر۔ نصف گھنٹہ کی مہلت دیتا ہوں۔ لیکن خبردار شراب نہ پینا۔ تمام بڑی بڑی تجویزوں پر غور کرنے اور انکے التوام کیلئے صاف دماغ ضروری ہے

یہ کہکر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اور مانٹگمری نے دروازہ مقفل کی آواز سنی

ساتواں باب

انتقام میرا ہے

مانٹگمری اکیلا رہگیا تو اس نے راڈویل کی تاکید کے خلاف پہلے شراب کی بوتل خالی کر دی لیکن اسکو شراب کا بالکل نشہ نہ ہوا۔ پھر وہ اپنی حالت پر غور کرنے لگا۔ وہ عجیب مشکل میں مبتلا تھا۔ خیال کرنے لگا میں بالکل راڈویل کے بس میں ہوں۔ جب اسنے مجھے پولیس کی حوالہ کر دیا تو میری باتوں پر کون یقین کریگا۔ لیکن یہ خوفناک جرم کرنا بھی بڑا بھاری گناہ ہے۔

اس تجویز پر غور کرتے ہوئے اس نے اپنا چرٹ بھرنا چاہا جیب سے دیا سلائی۔

ٹٹولنے لگا تو اسکے ہاتھ میں وہ ڈبیہ آئی جو مسٹر لوپرٹ سے لایا تھا۔ اسکی پشت پر الف۔ ب۔ ا اور ر ی۔ م۔ ا حروف خط طغرا میں لکھے تھے۔ گویا یہ عاشق و معشوق کے نام کے حروف تھے جو باہم وصل کئے گئے تھے۔ اسکو نہایت حیرت ہوئی۔ وہ کھڑکی کے قریب جاکر ڈبیہ کو غور سے دیکھنے لگا۔ اور اسکی کمانی تلاش کی۔ اس کو کھولا تو اس میں سے ایک چھوٹی تصویر نکلی۔ دوسری طرف ایک اور تصویر ہوگی۔ لیکن اب اسجگہ ایک سیاہ بالوں کا کل تھا؛

وہ ایک کرسی پر نڈھال ہو کر بیٹھ گیا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ بہت زور زور سے سسکیاں بھرنے لگا۔ اس نے تصویر کو نہایت محبت سے بوسے دیئے۔ اور پھر غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے عقب میں ایک کاغذ تھا اور اس پر نہایت باریک حروف لکھے تھے۔ اس نے بمشکل یہ الفاظ پڑھے یہ لڑکا جس پر یہ کاغذ نکلے۔ سیلاس سینٹ آف نفن نزالنس مورانٹ ہے۔ اور یہ اسکی والدہ کی تصویر ہے جو محل دنور میں رہتی ہے؛

چند منٹ تک مانٹگمری میں قوت و ہوش بالکل نہ رہی۔ پھر اسکو پریشان اور منتشر سے خیالات آنے لگے۔ یہ میری بیوی کی تصویر ہے۔ تو یہ مسٹر لوپرٹ کے پاس کیونکر گئی۔ سیلاس مورانٹ اور سیلاس کارسٹن ایک ہی ہے اور یہ میرا بیٹا ہے جسکی مجھے کچھ خبر نہ تھی میڈم بیرن کو اس سے کیوں دلچسپی ہے اف میں نے اپنے بیٹے کو اسکے نہایت عیاش دشمنوں کے حوالہ کر دیا۔ اور میری اس حرکت سے شاید وہ مر جاتا۔ اسکے دل میں میڈم بیرن کے وہ الفاظ یاد آگئے جو اس نے رخصت ہونیپر کہے تھے۔ یعنی انتقام انسان جیسی ناچیز ہستی سے اعلےٰ ہاتھوں میں ہے؛

بچپن کے زمانہ سے اس سنگدل آدمی کو دعا یا نماز کا کچھ خیال نہ آیا تھا لیکن اب دو زانوں ہو کر اپنے گناہوں کی خداوند سے معافی چاہی۔ پھر خیال کرنے لگا۔ اس حالت میں کیا کیا جائے اگر میں اس مکان سے نکل سکوں تو تمام مشکلات سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں لیکن بڈویل دروازہ بند کر گیا ہے مگر کھڑکی کو دیکھنا چاہیئے۔ میز پر چڑھ کر دیکھا تو وہاں سے باغ نظر آنے لگا؛

جناب ادھر سے آپ جا نہیں سکتے جگہ بہت بلند ہے؛

مانٹگمری۔ اگر مجھے کسی صورت سے یہاں سے نکالدو تو انعام دونگا۔
ملازم۔ یہ نہیں ہو سکتا۔
مانٹگمری۔ کیوں۔
ملازم۔ کیونکہ میرا آقا تاکید کر گیا ہے کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔
مانٹگمری۔ لیکن تمہارے آقا کے دوستوں کو کوئی روک ٹوک نہیں۔
ملازم۔ لیکن اسکے دوستوں کو مقابل کے دروازے سے جانا چاہیئے پچھواڑے سے نکلنے کی ممانعت ہے۔
مانٹگمری۔ اچھا اگر میرا ایک پیغام تار گھر لے جاؤ تو میں تمکو ایک اشرفی دونگا۔
ملازم۔ میں خود تو نہیں جا سکتا ایک اشرفی دیدو تو کسی لونڈے کے ہاتھ بھجوا دونگا
مانٹگمری۔ اچھا یونہی سہی۔ مگر ابھی بھجوا دو۔
ملازم۔ فوراً سب سے پہلے بھجوا سکتا ہوں۔
مانٹگمری۔ لیکن اپنے آقا کو یہ حال نہ بتانا۔
ملازم۔ بہت اچھا جناب۔

مانٹگمری نے قلم دوات لیکر ایک تار خبر جو ناقعین راڈویل مارلے ہوٹل کو لکھی یہ مضمون تھا۔ اگر تم اپنی لڑکی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو میرے ہوس ایسیکس رجان راڈویل کے پیچھے جانے میں تاخیر مت کرو۔ دوسری لوسٹ ریٹ کے نقشانہ پر لکھی۔

اس نے دونوں پیغام اسکو علیحدہ علیحدہ لفافوں میں بند کر دیا اور کھڑکی کے قریب جا کر اسکی طرف دیکھا۔ ایک سائیس لونڈا اسکے پاس کھڑا تھا۔ مانٹگمری نے ایک اشرفی اسکی طرف پھینکی اور دونوں لفافے بھی۔ مانٹگمری نے اس لونڈے کو تاکید کر دی کہ یہ لفافہ راڈویل کے ہاتھ نہ آئیں۔ لڑکا لفافے لیکر چلا گیا اور مانٹگمری کمرے میں واپس آیا۔ اب وہ یہ خیال کرنے لگا کہ مسٹر راڈویل کو کیا جواب دینا چاہیئے کیونکہ وہ ابھی واپس آئیگا۔ میں اسکی خوفناک تجویز میں شریک ہونے کا بہانہ کر دونگا۔ گو اس بے چینی میں یہ مشکل سی بات ہے۔ لیکن سوائے اس کے چارہ نہیں۔ لیکن کیا راڈویل میری اس بات پر یقین کرے گا۔

اس اثنا میں اسکی بیوی کی تصویر اسکے ہاتھ میں تھی اور وہ اسکو غور سے دیکھ رہا

عرصہ تک یہ سلسلہ تھا سوچ و شکوک ۔ پریشانیوں کے اثناء میں اکثر زمانہ گذشتہ کے
دلخوش کن اور نیز حسرتناک نظارے یاد آئینگے ہم ان میں سے بعض نظاروں کو قلمبند کرتے
ہیں۔ اور بعض ایسے حسرتناک کہ کبھی جو اسکو یاد تھے۔ لیکن اس داستان کو مسلسل بنانیکے
لئے ایسا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے:

وہ اب اس زمانہ کا خیال کرنے لگا تھا جب اسکی عمر اکیس سال کی تھی تبھی اسکی مزاج میں وحشت
ضرور تھی۔ وہ اسوقت کالج میں سے اپنے لندن محل میں اپنے والد کے پاس واپس آیا تھا لیکن
اس محل میں نہایت تغیر ہو گیا تھا۔ اسکی چاہنے والی شریف والدہ مرچکی تھی موت سے پیشتر
تبدیل آب و ہوا کیلئے جنیوا واقع سوئٹزرلینڈ میں لے گئے تھے۔ اور وہ بیماری اسی تبدیلی میں بڑھ گئی تھی
ہوئی چودہ برس بعد اسکا والد محل دلنور میں واپس آیا سوئٹزرلینڈ سے اسکے ساتھ دو اجنبی شخص
بھی آئیں ۔ یعنی میڈم برن اور اسکی بیٹی ۔ اسکی والدہ وفات سے پیشتر میڈم برن کے گھر رہی
تھی۔ میڈم برن درشت مزاج پرہیزگار اور متعصب عورت تھی اور ہر بات میں مذہبی اصولوں
کے الفاظ پر عمل کرتی تھی۔ اور خیال کرتی تھی کہ ان اصولوں کی پوری پوری پابندی کی
جائے تو دنیا و عقبےٰ میں فائدہ کی امید ہے میں مسٹر مورانٹ کے دماغ میں اپنی بیوی کی وفات
کیوجہ سے کمزوری پیدا ہوگئی تھی اور اس عورت کا اسپر اسقدر اثر غالب ہو گیا تھا کہ وہ اسکے محل
اور گھر کی مالک بنگئی تھی:

ایڈورڈ مورانٹ سے جب اسکا اول مرتبہ تعارف ہوا وہ اس سے نفرت کرنے لگی نوجوان
طبع شوخ ۔ آوارہ مزاج اور خود سر تھا ۔ گو اپنی والدہ کی موت کے صدمے سے اسکی مزاج
دھیمی پڑ گئی تھی مگر اسکو جبر اور مکروہ معلوم ہوتا تھا ۔ اس عورت کی مزاج میں شگفتگی مطلق
نہ تھی یہ نوجوان بھی اس سے کبیدہ خاطر یا بلکل اسکا علانیہ مخالف رہا تھا:

دونوں میں علانیہ لڑائی ہونے لگی لیکن ایڈورڈ اپنے زبردست حریف کا مقابل نہ
تھا ۔ میڈم کی مذہبی تعلیم کے اثر سے نوجوان کا باپ بھی متعصب ہو گیا تھا ۔ وہ شوخی
اور ہر قسم کی تفریح کو گناہ تصور کرنے لگا تھا۔ نوجوان محل دلنور میں رہنے سے اکتا گیا
اور اگر وہاں ایک خاص کشش نہ ہوتی مدت سے اسکو خیرباد کہکر چل دیتا ۔

یہ کشش میڈم برن کی بیٹی فرانسس تھی ۔ چودہ سالہ حسین مگر غمگین مزاج لیڈی تھی
وہ اس پر جان و دل سے فدا ہو گیا تھا لیکن اس وجہ سے کہ اس لڑکی کی طبیعت اس سے

بالکل برعکس تھی - اور یہ لیڈی بھی غالباً اسی وجہ سے اسپر شیدا تھی - مگر دونوں کی محبت کا راز
سوائے ایک خادمہ کے کسی کو معلوم نہ تھا جو میڈم برن کی خدمت کرنے لگی تھی - مگر وہ اپنی
اس نئی آقا سے محبت نہ رکھتی تھی ؛

کچھ عرصہ گذرنے پر یہ جوش عشق ہوا - ایڈورڈ نے فرانسس کو ترغیب دیکر خفیہ
طور پر عقد نکاح کر لینے پر راضی کیا - مسٹر ڈورانٹ کو لیڈن میں ایک قانونی کام انجام دینے
کے لئے لیا گیا - میڈم برن بھی اس کی امداد کرنے کیلئے لنڈن چلی گئی - اس موقع کو
غنیمت سمجھکر عاشق و معشوق نے نکاح کر لیا ؛

دو ہفتے بعد ایڈورڈ کی بیوی نے مدت سماجت کی تو اس نے اپنی خفیہ شادی کا
حال اپنے والد سے بیان کر دیا - بڈھا اپنے لڑکے کے اس نامناسب فعل کو معاف
کرنا چاہتا تھا - مگر میڈم برن مارے غصہ کے جامہ سے باہر ہونے لگی اور کہنے لگی میں
اپنی بیٹی کو میں شیطان لونڈے کے حوالے نہ کرونگی ؛

دونوں میں بے طرح لڑائی ہونے لگی - ایڈورڈ نے میڈم برن کو غصہ میں طرح طرح کی
صلواتیں سنائی شروع کیں - اور جو نہ کہنا تھا غصہ میں کہہ ڈالا - آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
اسکا والد اس سے بیزار ہو گیا اور اسکو اپنے گھر سے نکال دیا - اور کہا خبردار میرے گھر میں اپنی
منحوس شکل نہ دکھانا - نوجوان اپنی بیوی کو قانونی چارہ جوئی سے لیجانا چاہتا تھا - لیکن
وہ بے خانمان اور بالکل مفلس و نادار تھا - لڑکی کو ہمیشہ زیر حراست رکھا جانے لگا
اور ایڈورڈ سے ملاقات کی قطعی ممانعت ہو گئی ؛

بہت جلد وہ آوارہ ہو گیا - اور آوارہ گردی کی حالت میں اسکی مجرموں سے
واقفیت ہو گئی اور بتدریج وہ خود مجرم ہوا - آخر ایک چوری کے مقدمہ میں دھر
گیا اور تین سال کی قید با مشقت کی سزا ہو گئی ؛

اس اثنا میں اسکے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا - جسکے پیدا ہونیکی اسکو مطلق خبر نہ
تھی - فرانسس کی زندگی بھی بری طرح کٹتی تھی - مسٹر ڈورانٹ نے اس لڑکی کا
قصور معاف کر دیا تھا - مگر اسکی والدہ میڈم برن معاف کرنے والی عورت نہ تھی
اس متعصب عورت کی نظروں میں اسکی لڑکی سخت ناپاک ہو گئی تھی - اور وہ جلد
راستی اور نیکی سے گمراہ ہو گئی تھی - اور اسپر ظلم کر کے اسکے گناہ میں شریک ہونے

کے برابر تصور کر لی تھی وہ چاہتی تھی کہ لڑکی اسکی طرح متقی و پرہیزگار ہو اور اسکے
نقش قدم پر چلے گویا وہ ایک آئینہ تھی جس کو اپنی تصویر نظر آئے۔ ان اسباب [illegible] پادری ہونے
سے میڈم ہیرن کو نہایت صدمہ ہوا اور نہ ہی خوش میں [illegible] نے انتقام لیا
فرانسس کو اپنے اکلوتے بیٹے کی طرف سے بہت تسلی ہوتی تھی۔ میڈم ہیرن نے اس لڑکے کو بھی
ماں سے بھی جدا کر دیتی کیونکہ وہ اسکو گناہ کی یادگار [illegible] تھی۔ لیکن اس امر میں
مسٹر مورانٹ نے مزاحمت کی اور [illegible] تھی جس میں اسکو میڈم ہیرن پر
فتح حاصل ہوئی تین سال کے بعد بیچاری مظلوم اپنے خاوند کی جدائی میں جاں بحق ہو گئی
جب قید کی میعاد ختم ہونے پر اسکا خاوند باہر نکلا تو [illegible] اپنی بیوی کو لینے آیا۔
اسکی نعش کو دفن کرنے کیلئے جا رہے تھے اسکی نعش کی بے حرمتی [illegible] اس نے میڈم
ہیرن سے لڑائی شروع کی اور بے حد گالیاں دیں۔ اور کہا کہ تم میری تمام مصیبتوں کا
باعث ہو خدا کی تم پر لعنت ہو۔ اسوقت اسکے دل میں ندامت۔ عقل کا خیال
اور عزت خاندانی کا پاس سب بیکار و معاف رخصت ہو گئے ۔

میڈم ہیرن کو اپنے بھتیجے [illegible] ذلت سے بھی از حد نفرت تھی مسٹر مورانٹ کے مشورہ کے
خلاف لڑکے کو ایک دایہ کے سپرد کیا گیا۔ اور دو سال بعد اس چھوٹے لڑکے کو مسٹر گوڈرڈ
پادری کے سپرد کیا گیا ۔

میڈم ہیرن نے ارادہ کر لیا تھا کہ ایڈمنڈ مورانٹ کو اپنے بیٹے کی پیدائش کا حال
معلوم نہ ہو ورنہ اس لڑکے کو اپنے حسب و نسب کا پتہ دیا جائے مگر اسکی دایہ نے جسکو
ایڈمنڈ اور فرانسس سے محبت تھی لڑکے کے کوٹ میں ایک ڈپیٹا ٹانگ دی جس میں اسکی
والدہ کی تصویر اور اسکے بالوں کا ایک کاکل تھا اور تصویر کے ساتھ کاغذ کا ایک پرزہ
رکھدیا جو مورانٹ یا مانٹگمری نے پڑھا تھا جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے
یہ تصویر دایہ کو فرانسس نے مرنے سے پیشتر دی تھی۔ وہ علاوہ اسکے اور کچھ
اور نہ کر سکتی تھی۔ وہ سمجھی تھی کہ شاید اس تصویر سے لڑکا اپنے والدین کا
ثبوت دے سکے ؛

مسٹر مورانٹ نے وفات پائی اور اسکے وصیت نامہ کو کھولا گیا تو میڈم ہیرن اس
کی جائداد کی وارث قرار پائی مگر [illegible]

سیلاس سورانٹ یا سیلاس کارسٹن کو دی گئی۔ یہ شرط اس نے اپنی وصیت میں موت سے تھوڑا عرصہ پہلا ایزاد کی تھی:

اس تازہ وصیت کیوجہ سے وہ اشتہار دیا گیا جس سے بہت سے پیچیدہ نتائج پیدا ہوئے جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

• اس اثنا میں کمرے کا دروازہ کھلا اور مسٹر مانٹگمری خواب خرگوش سے بیدار ہوا۔ گذشتہ زندگی کے تصورات خواب و خیال ہو گئے اور آئندہ مصیبتوں اور دشمنوں کی فکر ہوئی جنکا مجسم نمونہ مسٹر راڈویل تھا جو اسوقت مسٹر مانٹگمری کے سامنے کھڑا تھا:

راڈویل۔ معلوم ہوتا ہے تم نے شراب کی بوتل خالی کر دی ہے۔ کیا شراب سے تمہارا مطلع صاف ہوتا۔

مانٹگمری۔ جب انسان کو اس قسم کی تجویز پر غور کرنا پڑے جو تم نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں اسکو کسی طرح نشے کی ضرورت ہوتی ہے۔

راڈویل۔ کیا تمکو یہ تجویز منظور ہے۔

مانٹگمری۔ جب شیطان مجبور کرے تو منظور کرنی ہی پڑیگی۔ لیکن مجھے کارسٹن (تماشگاہ) کا خیال ستا رہا تھا۔ میں نے وہاں ٹھیک سات بجے شام کے پہنچنا ہے۔

راڈویل۔ آج شام تماشائیوں کو تمہارے ایسے ہوشیار اور شوخ ایکٹر کی تقریر سننے کا موقع نہ ملے گا:

مانٹگمری۔ مجھے اس مہم پر کسوقت روانہ ہونا پڑیگا:

راڈویل۔ ہم دس بجے روانہ ہونگے:

مانٹگمری۔ ہم ؟

راڈویل۔ ہاں میں تمہارے اکیلے جانے پر کسطرح بھروسہ کر سکتا ہوں۔ شاید رات کی سرد ہوا سے تمہارے نازک دل پر اثر ہو یعنی جب تم حالا سے ساتھ کوئی دوست نہ ہو۔

مانٹگمری۔ لیکن تمہاری تجویز کے ذمہ سے حصہ کی تعمیل کون کریگا یعنی تمہارے دادا کے پاس کون پیغام لیکر جائیگا:

راڈویل کہا تمکو خبر ہے مدعا حاصل نہ ہوگا:

یہ سن کر مانٹگمری چونک گیا۔ خیال کرنے لگا کیا اسکو میرے ارادے کا حال معلوم ہو گیا

بے یارس نے سرسری بات کہی ہے۔

راڈویل (مسکراکر) تم جو سازشیں سوچتے رہتے ہو اگر انکا یہ مدعا ہو کہ مجھے مغلوب کرو۔ تو خود تمہارا ہی نقصان ہوگا۔ مگر اس وقت کھانا تیار ہے۔ آؤ کھانا کھائیں۔ اور شکرانہ کا کلمہ پڑھیں۔ کون جانتا ہے کہ ہمکو پھر کھانا نصیب ہوگا۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں:

مانٹگمری بزدل نہ تھا۔ لیکن اس کو راڈویل کی یاوہ گوئی پر بہت تعجب ہوا جو ایک خوفناک جرم کے ارتکاب کے ارادے کے باوجود مسخری کرتا تھا پھر اسکو یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ راڈویل کو تار ملگئی ہے ان باتوں پر غور کرکے وہ کانپنے لگا:

جب وہ کھانے کی میز پر بیٹھے مانٹگمری کو کچھ بھوک نہ تھی اس نے ایک صراحی سے صافی شراب کا ایک گلاس لیا لب پر گیا اور چڑھا لیا۔ اسکا حلق خشک ہو رہا تھا۔ شراب پینے کے بعد اسکی تلخی اور بدبو بری معلوم ہوئی:

کھانے سے فراغت نہ ہوئی تھی۔ کہ اسکو ایک عجیب غنودگی سی محسوس ہوئی۔ دس منٹ بعد وہ کرسی سے بے ہوش ہو کر فرش پر گرا۔

راڈویل۔ اطمینان سے کھانا کھاتا رہا اور نوکر کو جو کمرے میں کھڑا تھا کہنے لگا۔ یہ شخص بہت پی گیا ہے۔ اسکو پلنگ پر لٹادو۔ اور سائیس کو کہدو کہ بگھی تیار کرے۔ میں اس شخص کو اسکے گھر چھوڑ آؤنگا اور میں اکیلا ہی جاؤنگا۔ کسی کو ساتھ نہ لے جاؤنگا:

نو بجے کے قریب مانٹگمری کو جو اسوقت تک بے ہوش تھا بگھی میں لٹا دیا گیا مسٹر راڈویل بگھی کو خود ہانکتا ہوا روانہ ہوا۔ مگر کمبرلن لوٹن کی طرف نہیں بلکہ وہ دیہات کیطرف چلا وہ ایک درختوں کے جھنڈ میں سڑک سے نصف میل کے فاصلہ پر ٹھہرا۔ یہ مقام جیہوس سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس نے گھوڑی کو بگھی سے کھولا اور بگھی میں سے زین نکالا جو اس نے چھپائی ہوئی تھی نکالی اور تو ایک چور لالٹین جلا کر گھوڑی پر زین کس دی۔ پھر اس نے بے ہوش مانٹگمری کو کاٹھی کے آگے رکھا اور زین پر سوار ہو کر بگھی کی طرف نظر ڈال جو اس نے ایک درخت کے نیچے کھڑی کر دی تھی۔ گھوڑی دوڑاتا چلا۔

آٹھواں باب

ہر طرف موت کی شکل نظر آتی ہے

یہ رات نہایت وحشت خیز تھی۔ آندھی کے فراٹے۔ بادلوں کے غول کے غول آسمان پر۔ اور بارش کے بڑے بڑے قطرے درختوں کے پتوں پر ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ ایکیس کے میز موس کے درختوں کو جھکڑ جھنجوڑ رہی تھی اور مکان کے برآمدوں اور راستوں اور روشوں میں سائیں سائیں کرتی ہوئی گذرتی تھی۔ کبھی کبھی چاند کی جھلک بھی دکھائی دیتی تھی۔ لیکن جب اس پر بادل چھا جاتے تھے تو تاریکی پہلے سے دو چند اور خوفناک ہو جاتی تھی۔ اس رات ایک خوفناک شکل ہر جگہ نظر آتی تھی۔ یعنی موت کی شکل شکلی دنری سب جگہ پھرتی تھی۔

سیلاس کارسٹن اپنے تباہ و خستہ بستر پر آگ کے سامنے بیٹھا تھا۔ اور آگ کے ماحصم شعلوں کو دیکھ رہا تھا۔ جس سے ہوا آتی تھی تو وہ بے طرح ہلنے لگتے تھے۔ وہ اس وقت اکیلا تھا کیونکہ دایہ وہاں سے الگ کر دی گئی تھی اور اس کے کمرے کا دروازہ مقفل تھا۔ گویا وہ بالکل قید تھا۔ اس کے خیالات مایوسی بخش اور حسرت خیز تھے۔ اور ان پر ایک خوفناک شکل یعنی منحوس موت چھائی ہوئی تھی۔

اس کے کمرے کے اوپر دوسری منزل میں کلمیرا آسمان کے طوفان کو آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ مگر اس کا دل کسی اور طرف متوجہ تھا۔ وہ بہت مغموم۔ اداس اور مایوس تھی۔ خیال کرتی تھی کہ عاشق نے راز بھی فاش کر دیا اور دشمنوں کے قابو بھی چڑھ گئی ہوں۔ وہ بھی ایک عرصہ سے قید تھی اور اس پر بھی رات کی منحوس شکل یعنی موت کے خیال نے غلبہ کر رکھا ہے۔

مکان کے باورچی خانہ میں خادم آگ سینکتے اور بھوتوں کی داستانیں سنا رہے تھے

کلیرا کے کمرے سے دو دروازے چھوڑ کر مسٹر لوبرٹ اپنے کمرے میں گذشتہ زمانہ کے ناخوش آئندہ خیالات کو فراموش کرنے کیلئے برانڈی کے پیگ پہ پیگ چڑھا رہا تھا۔ مگر باوجود مینوشی کے اسکو تفکرات اور وسوسے چین نہ لینے دیتے تھے وہ کانپتا ہوا آگ کے قریب آیا۔ ہوا اسکے کمرے کے پردوں کو زور سے ہلاتی تھی گویا ان کے پیچھے کوئی جن چھپا ہوا تھا:

اس سے پرے دو تین کمرے چھوڑ کر جیڈتھ ایک تاریک منظر کمرے میں بیٹھی تھی۔ انگیٹھی میں آگ جل چکی تھی اور ہوا فاکسنز اڑا رہی تھی ایک لیمپ دستجلہ میز پر پڑا خوب روشنی پھیلا رہا تھا۔ مگر کمرے کے بعید گوشوں میں تاریکی تھی۔ جو گویا روشنی سے لڑائی کر رہی تھی۔ آندھی کے خراٹے سنائی دیتے تھے۔ اور نا کردہ وکردہ جرائم کا جو تاریکی میں ہوا کرتے ہیں پیغام دیتے تھے:

جیڈتھ کانپ رہی تھی گویا اس نے اس پیغام کو سن پایا تھا وہ ایک آرام چوکی پر دراز ہو گئی اس کے سرخ بال اسکے چہرے پر پریشان ہو کر گر رہے تھے۔ اور کبھی کبھی اس کی آنکھوں سے بڑے بڑے قطرے اشک حسرت جاری ہوتے اور رخسار پر گر لیتے تھے وہ محبت میں مایوس ہوتے یا امیدوں کے خاک میں مل جانے سے رو رہی تھی۔ اور اس خیال سے کہ زندگی بھی ضائع کی اور کچھ ہاتھ بھی نہ آیا۔ اس پر بھی رات کی منحوس شکل یعنی موت کے خیال نے تسلط کیا ہوا تھا۔

رات کا بہت سا حصہ گذر گیا تو بادلوں کا دل آسمان پر مسلط ہو گیا اور تاریکی نے دوسرے عالم کو چھپا دیا اور آندھی نے درختوں کو توڑنا پھوڑنا شروع کیا۔ چاروں طرف آندھی کے زلزلے اور درختوں کی سائیں سائیں سنائی دیتی تھی۔ بارش موسلا دھار شروع ہو گئی تھی اور آندھی سے پانی چکر کھاتا ہوا زمین پر گرتا تھا:

مکان کے سامنے جو سڑک یا روش تھی۔ اس پہ ایک بڑی تاریک سی شکل نظر آتی تھی۔ اور قدموں کی آہٹ آندھی اور بارش کی وجہ سے سنائی نہ دیتی تھی؛ یہ ایک شخص تھا جو ایک اور بیہوش آدمی کو پیٹھ پر اٹھا کر لئے آرہا تھا۔ وہ بوجھ سے دبا ہوا اور آندھی سے لڑکھڑاتا ہوا محل کے دروازے کے سامنے آیا۔ وہاں

اس نے اپنا بوجھ رکھدیا اور غور کرنے لگا۔ پھر وہ اس مکان کے قریب ایک درخت کے نیچے گیا۔ اور وہاں بے ہوش آدمی بارش سے بھیگنے لگا۔ پھر اس نے احتیاط سے مکان کے گرد چکر لگایا۔ دو کمروں میں خفیف سی روشنی تھی اور سب سونے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ یہ شخص الماس کے ایک سے ایک کھڑکی کے شیشے کاٹ کر ایک کمرے میں داخل ہوا اور وہاں سے ایک لالٹین اور دیا سلائیاں لیں۔ پھر وہ برآمدے میں چلا گیا۔ اور سیلاس کارسٹن کے کمرے کے کواڑ سے لگ کر سننے لگا۔ بالکل خاموشی تھی۔ یا یوں کہو کہ آندھی اور طوفان کے شور سے بلند کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی:

پھر وہ مکان کے زینہ پر چڑھا۔ جب وہ دوسری منزل کے برآمدہ میں پہنچا اسکو تیز بدبو محسوس ہوئی۔ اور ہوا میں دھواں سا نظر آیا۔ وہ اسکا باعث معلوم کے لئے برآمدہ میں آگے بڑھا۔ ایک کمرہ کی کھڑکیوں میں سے آگ سرخ شعلہ نظر آرہا تھا۔

خدایا کیا میرا ارادہ اتفاق سے پورا ہوگیا ہے کیا یہ آگ ہے۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اس کے تمام شکوک فوراً رفع ہوگئے۔ گرم دھوئیں کا بادل اندر سے نکلا۔ اور اسکی آنکھیں بند ہوگئیں۔ پیچھے ہٹا تو آگ کے شعلے زیادہ نمودار ہوئے:

ایک آرام چوکی پر ایک شخص مردہ یا بیہوش پڑا تھا۔ راڈویل اس خوفناک نظارہ کو دیکھکر حیران و ششدر رہ گیا تھا:

اسوقت جوڈتھ اپنے کمرے سے نکلکر آتشزدگی کے موقعہ پر آئی۔

ہم اس رات کے واقعات کو مسلسل کرنے کیلئے کسی قدر پیچھے نظر ڈالتے ہیں۔

چند میلوں کے فاصلے پر ایک گاڑی جسمیں ایک بوڑھا بیٹھا تھا۔ ایسیکس کی سڑک پر سرتوڑ آرہی تھی۔ اس کے اور سائیس کی جگہ دو پولیس مین بیٹھے تھے۔ ایک مقام پر پھاٹک تھا وہاں پھاٹکوالے کو مشکل سے بیدار کرکے مسز ہوس کا پتہ پوچھا اور گاڑی بدستور سابق پھر نہایت سرعت سے چلی:

یہ گاڑی موسلا دھار بارش اور آندھی کے فراٹوں میں کبھی درختوں سے

نیچے اور کبھی کبھی سڑک میں جا رہی تھی۔ گاڑی بان کو کچھ نظر نہ آتا تھا:

ایک پولیس مین نے آگے کی طرف اشارہ کر کے کہا دیکھو دیکھو:

تاریک آسمان میں آگ کا ایک شعلہ نظر آ رہا تھا۔ جو کبھی بہت روشن اور کبھی مدھم ہو جاتا تھا۔ بوڑھے آدمی نے بھی جو بار بار باہر سر نکالتا تھا۔ اس شعلے کو دیکھا:

بوڑھا: خدا کے لیے جلدی چلو۔ کیا وہ آگ نہیں نظر آتی۔ یہی منیر ہوس ہوگا وہاں اور کوئی مکان قریب نہیں:

لیکن گاڑی بان اور پولیس مین کو یہ آواز سنائی نہ دی۔ آندھی کے شور میں بھلا ایسی آواز سنائی دینی ممکن تھی۔ گاڑی بان نے خود بخود گھوڑوں کو چابک لگانے شروع کئے جو آندھی کا مقابلہ کرتے ہوئے سرپٹ دوڑے:

اس وقت ایک تاریک سا شکل ان کی طرف تیزی سے آتی ہوئی دکھائی دی۔ ایک گھوڑا ان کے پاس سے تیر کی طرح نکل گیا۔ اور تاریکی میں غائب ہو گیا:

بوڑھا: یہ کیا ہے۔ لیکن اس کی آواز کسی نے نہ سنی:

آگ کے شعلے زیادہ بلند ہو رہے تھے۔ شرارے اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے گھوڑے نہایت سرعت سے جا رہے تھے گویا آندھی سے دوڑ اور جھکڑ سے مقابلہ کرتے ہیں:

جوڈتھ اور راڈولف کا ایک مدت تک آمنا سامنا ہوا۔ وہ اپنے والد کی طرف بے تحاشہ دوڑی مگر شعلے اس کے گرد لپٹ گئے تھے۔ اور اسکو انسانی مدد سے فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا۔ پھر وہ راڈولف کی طرف جھپٹی۔ مگر وہ بھاگ نکلا تھا۔ لیکن جوڈتھ نے اسکو ایک مقام پر ایک زینہ پر پکڑ لیا اور زور سے چیخنا شروع کیا:

اس نے جوڈتھ کے بالوں میں ہاتھ ڈال لیا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے سر اور منہ پر مکے مارنے لگا مگر اس نے بل ڈاگ کی طرح گرفت نہ چھوڑی اور زور زور سے مدد کے لیے چیختی رہی۔ تھوڑی دیر بعد مکان سے اور چیخیں سنائی دینی لگیں۔ قیدی اپنی خوفناک حالت سے خبردار ہو گئے تھے۔ اور [illegible] راڈولف نے جوڈتھ کو دھکا دیکر گرا دیا



اشتہار

ماہران علوم منطقیہ وطالبان فنون فلسفیہ کو مژدہ ہو کہ مجموعہ حواشی میرزاہد ملا جلال حاشیہ
جناب مولانا مفتی محمد ظہور اللہ ابن مولانا محمد ولی اللکھنوی غفرہما اللہ العلی کہ عمدہ ترین
حواشی ہی ہر عالم وفاضل اسکو پسند کرتا ہی بنا برعلیہ اس فقیر سراپا التقصیر نے بقصد اسکی طبع کا کیا
ایک نسخہ اسکا چند نسخ متعددہ سے مقابلہ کیا اور تصحیح مین اہتمام تمام کیا اور مطبع [illegible]
مین باہتمام سید سخاوت حسین صاحب کے مطبوع کرا کے مطبوع طبائع کرایا اور حق تالیف اس
کتاب کا ورثہ جناب ممدوح الانام مرحوم نے فقیر کو ہبہ کیا لہذا بلا اجازت اس فقیر کے کوئی صاحب قصد
طبع اس کتاب کا نہ کریں نہیں تو عوض فائدہ کے نقصان حاصل ہوگا اور نیز پاس اس [illegible]
ہدایہ تمام وکمال مطبوعہ مطبع مصطفائی و فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ و حاشیہ
بحر العلوم بر میر زاہد رسالہ و میر زاہد ملا جلال و شرح عقائد نسفیہ و حاشیہ
مولانا ظہور اللہ بر میر زاہد ملا جلال تیار موجود ہین جن لوگون کو انمین سے
کوئی مطلوب ہو وہ اس فقیر سے مقام لکھنؤ محلہ فرنگی محل سے طلب کریں اور جن [illegible]
یعنی شرح ملا و شرح سلم قاضی مبارک مع حاشیہ مولانا محمد یوسف مرحوم و جمال [illegible]
شرح ملا مع حاشیہ عبد الرحمن حسب فرمائش فقیر زیر طبع ہین انشاء اللہ تعالی عنقریب طبع [illegible]

الراقم
خادم حسین عفی عنہ